متّی کی اِنجیل

پیش لفظ

اِس اِنجیل کو متّی رسول نے ۶۰ تا ۷۰ عیسوی کے درمیان شہر انطاکیہ میں تحریر کیا۔ خداوند یسُوع مسیح نے اپنی خدمت اور بشارت کے آغاز ہی میں متّی کو اپنا شاگرد بنالیا تھا۔ یہی وجہ ہے کہ متّی نے اِس اِنجیل میں اُنہی واقعات کو قلمبند کیا ہے جن کا وہ چشم دید گواہ ہے۔

یہ اِنجیل خداوند یسُوع کی پیدایش سے شروع ہو کر آپ کی مَوت اور آپ کے زندہ ہو جانے کے واقعات پر ختم ہوتی ہے۔ آخر میں آپ کا یہ حکم بھی درج کیا گیا ہے کہ تُم جاؤ اور سب قوموں کو شاگرد بناؤ۔ (۱۹:۲۸)

اِس اِنجیل سے متّی کا مقصد اِس حقیقت کو ظاہر کرنا ہے کہ خداوند یسُوع کے بارے میں خدا کا وہ وعدہ جو اُس نے پُرانے عہدنامہ میں کیا تھا، پُورا ہو گیا ہے۔ لہٰذا متّی خداوند یسُوع کو داؤد اور ابرہام کی نسل سے بتاتا ہے (۱:۱) اور آپ کی زندگی سے متعلق پُرانے عہدنامہ کی بہت سی پیش گوئیوں اور عبارتوں کو نقل کرتا ہے۔ جن سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ نہ فقط یہُودیوں کے (۱:۲۱) بلکہ غیر قوموں (۴:۱۳-۱۶) اور ساری دُنیا کے (۱۹:۲۸) نجات دہندہ ہیں۔

خداوند یسُوع کی تعلیم کا اہم موضوع آسمان کی بادشاہی ہے۔ سب لوگ توبہ اور ایمان کے وسیلہ سے اِس بادشاہی میں داخل ہو کر ہمیشہ کی زندگی حاصل کر سکتے ہیں۔ خدا کی بادشاہی کے لوگوں کا اخلاق کیسا ہونا چاہیے؟ اِس سوال کا جواب ہمیں پہاڑی وعظ (۵ تا ۷ باب) میں ملتا ہے جس میں خدا کی بادشاہی اور راستبازی کو سب سے اونچا درجہ دیا گیا ہے۔ (۶:۳۳)

خداوند یسُوع کا شجرہ نَسَب

۱ یسُوع مسیح داؤد اور ابرہام کی نسل سے تھا اور اُس کے
باپ دادا کے نام یہ ہیں:
۲ ابرہام سے اِضحاق پیدا ہُوا، اِضحاق سے یعقوب اور
یعقوب سے یہُوداہ اور اُس کے بھائی پیدا ہُوئے،
۳ یہُوداہ سے فارص اور زارح پیدا ہُوئے۔ اُن کی ماں کا
نام تمر تھا۔ اور فارص سے حصرون اور حصرون سے رام پیدا
ہُوا،
۴ رام سے عمّیناداب اور عمّیناداب سے نحسُون اور نحسُون سے
سلمون پیدا ہُوا،
۵ اور سلمون سے بُوعز پیدا ہُوا۔ اُس کی ماں کا نام راحب
تھا۔ اور بُوعز سے عوبید پیدا ہُوا جس کی ماں کا نام رُوت
تھا۔ اور عوبید سے یسّی پیدا ہُوا،
۶ اور یسّی سے داؤد بادشاہ پیدا ہُوا۔
داؤد سے سُلیمان پیدا ہُوا جس کی ماں پہلے اُوریاہ کی بیوی
تھی۔
۷ سُلیمان سے رَحبعام، رَحبعام سے ابیّاہ اور ابیّاہ سے آسا
پیدا ہُوا،
۸ آسا سے یہوسفط، یہوسفط سے یُورام اور یُورام سے
عزیّاہ پیدا ہُوا۔
۹ عزیّاہ سے یُوتام، یُوتام سے آخز اور آخز سے حزقیاہ پیدا
ہُوا۔
۱۰ حزقیاہ سے منسّی، منسّی سے آمُون اور آمُون سے یُوسیاہ
پیدا ہُوا۔
۱۱ (یہُودیوں کے) جلاوطن ہو کر بابل جاتے وقت یُوسیاہ
سے یکونیاہ اور اُس کے بھائی پیدا ہُوئے۔

۱۲ بابل میں جلاوطنی کے بعد:

یکونیاہ سے سیالتی ایل اور سیالتی ایل سے زرُبابل پیدا ہُوا۔
۱۳ زرُبابل سے ابیہُود، ابیہُود سے الیاقیم اور الیاقیم سے
عازُور پیدا ہُوا،
۱۴ عازُور سے صدُوق، صدُوق سے اخیم اور اخیم سے الیہُود
پیدا ہُوا،
۱۵ الیہُود سے الیعزر، الیعزر سے متّان اور متّان سے یعقوب
پیدا ہُوا،
۱۶ اور یعقوب سے یُوسُف پیدا ہُوا جو مریم کا شوہر تھا اور
مریم سے یسُوع پیدا ہُوا جو مسیح کہلاتا ہے۔

۱۷ چنانچہ ابرہام سے داؤد تک چودہ پُشتیں ہُوئیں، داؤد
سے یہُودیوں کے جلاوطن ہوکر بابل جانے تک چودہ پُشتیں اور
بابل میں جلاوطنی کے ایّام سے مسیح تک چودہ پُشتیں ہُوئیں۔

خداوند یسُوع کی پیدایش

۱۸ یسُوع مسیح کی پیدایش اِس طرح ہُوئی کہ جب اُس کی
ماں مریم کی منگنی یُوسُف کے ساتھ ہوگئی تو وہ شادی سے پہلے ہی
پاک روح کی قدرت سے حاملہ ہوگئی۔ ۱۹ اُس کا شوہر یُوسُف
ایک راستباز آدمی تھا، اِس لیے اُس نے چُپکے سے منگنی توڑ دینے کا
ارادہ کرلیا تاکہ مریم کی بدنامی نہ ہونے پائے۔
۲۰ ابھی وہ یہ باتیں سوچ ہی رہا تھا کہ خداوند کے ایک فرشتہ
نے خواب میں ظاہر ہوکر اُس سے کہا: اَے یُوسُف اِبن داؤد! اپنی
بیوی مریم کو اپنے گھر لے آنے سے مت ڈر کیونکہ جو بچّہ اُس کے
پیٹ میں ہے وہ پاک روح کی قدرت سے ہے۔ ۲۱ مریم کے بیٹا
ہوگا اور تُو اُس کا نام یسُوع رکھنا کیونکہ وہی اپنے لوگوں کو اُن کے
گناہوں سے نجات دے گا۔
۲۲ یہ سب کچھ اِس لیے ہُوا کہ خداوند کا وہ پیغام جو اُس نے
اپنے نبی کی معرفت دیا تھا پُورا ہو کہ ۲۳ ایک کنواری حاملہ ہوگی اور اُس
کے بیٹا ہوگا۔ وہ عمّانُوایل کہلائے گا جس کا ترجمہ ہے "خدا ہمارے ساتھ۔"
۲۴ یُوسُف نے جاگ اُٹھنے کے بعد خداوند کے فرشتہ کے
کہنے پر عمل کیا اور اپنی بیوی مریم کو گھر لے آیا ۲۵ لیکن اُس سے
دُور رہا جب تک کہ اُس کے بیٹا نہ ہُوا، اور یُوسُف نے بچّے کا نام
یسُوع رکھا۔

مجُوسیوں کی آمد

۲ جب یسُوع ہیرودیس بادشاہ کے عہد میں یہودیہ کے شہر
بیت لحم میں پیدا ہُوا تو مشرق سے کئی مجُوسی یروشلیم پہنچے
اور پوچھنے لگے کہ ۲ یہُودیوں کا بادشاہ جو پیدا ہُوا ہے وہ کہاں ہے؟
کیونکہ ہم مشرق میں اُس کا ستارہ دیکھ کر اُسے سجدہ کرنے آئے ہیں۔
۳ جب ہیرودیس بادشاہ نے یہ بات سُنی تو وہ اور اُس کے
ساتھ یروشلیم کے سب لوگ گھبرا گئے۔ ۴ ہیرودیس سب سردار
کاہنوں اور قوم کے علماءِ شریعت کو جمع کر کے اُن سے پُوچھنے لگا کہ
مسیح کس جگہ پیدا ہوگا۔ ۵ اُنہوں نے اُس سے کہا: یہُودیہ کے
بیت لحم میں کیونکہ نبی کی معرفت یوں کہا گیا ہے کہ

۶ اَے بیت لحم تُو جو یہُوداہ کے علاقہ میں واقع ہے،
یہُوداہ کے حاکموں میں ہرگز کمترین نہیں؛
کیونکہ تجھ میں سے ایک ایسا حاکم برپا ہوگا
جو میری اُمّت اِسرائیل کی گلّہ بانی کرے گا۔

۷ تب ہیرودیس نے مجُوسیوں کو چُپکے سے بلا کر اُن سے
ستارے کے نمودار ہونے کا ٹھیک وقت دریافت کیا ۸ اور اُنہیں یہ
کہہ کر بیت لحم بھیجا کہ جاؤ اور اُس بچّے کا ٹھیک ٹھیک پتہ کرو اور جب
وہ تمہیں مل جائے تو مجھے خبر دو تاکہ میں بھی جا کر اُسے سجدہ کروں۔
۹ وہ بادشاہ کی بات سُن کر روانہ ہُوئے اور وہ ستارہ جو اُنہیں
مشرق میں دکھائی دیا تھا اُن کے آگے آگے چلنے لگا یہاں تک کہ
اُس جگہ کے اوپر جا ٹھہرا جہاں وہ بچّہ موجود تھا۔ ۱۰ ستارے کو دیکھ
کر اُنہیں بڑی خوشی ہُوئی۔ ۱۱ تب وہ اُس گھر میں داخل ہُوئے اور
بچّے کو اُس کی ماں مریم کے پاس موجود پا کر اُس کے آگے سجدہ میں
گر گئے اور اپنے ڈِبّے کھول کر سونا، لوبان اور مُر اُس کی نذر کیا
۱۲ اور خواب میں یہ ہدایت پا کر کہ وہ ہیرودیس کے پاس واپس نہ
جائیں، وہ کسی دوسرے راستے سے اپنے وطن لَوٹ گئے۔

مِصر میں پناہ لینا

۱۳ اُن کے چلے جانے کے بعد خداوند کا ایک فرشتہ یُوسُف
کو خواب میں دکھائی دیا اور کہنے لگا: اُٹھ! بچّے اور اُس کی ماں کو
ساتھ لے کر مِصر بھاگ جا اور میرے کہنے تک وہیں رہنا کیونکہ
ہیرودیس اس بچّے کو ڈھونڈ کر ہلاک کرنا چاہتا ہے۔
۱۴ چنانچہ وہ اُٹھا اور بچّے اور اُس کی ماں کو ساتھ لے کر
راتوں رات مِصر کو روانہ ہوگیا ۱۵ اور ہیرودیس کی وفات تک وہیں
رہا تاکہ جو بات خداوند نے نبی کی معرفت کہی تھی وہ پُوری ہو جائے کہ
میں نے مِصر سے اپنے بیٹے کو بلا لیا۔
۱۶ جب ہیرودیس کو مجُوسیوں کی دھوکہ بازی کا پتہ چلا تو

اُسے بہت غُصّہ آیا۔ اُس نے بیت لحم اور اُس کی سب سرحدوں
کے اندر سپاہی بھیج کر تمام لڑکوں کو جو دو سال یا اُس سے کم عمر کے
تھے قتل کروا دیا۔ اُس نے (دو سال کے) اُس وقت کا حساب
اُس صحیح اطّلاع کی بنیاد پر لگایا تھا جو وہ مجُوسیوں سے حاصل کر چکا
تھا۔ ۱۷ اِس طرح جو بات یرمیاہ نبی کی معرفت کہی گئی تھی پُوری
ہوگئی کہ

۱۸ رامہ شہر میں ایک آواز سُنائی دی،
چیخنے، چلّانے اور بڑے ماتم کی آواز،
راخل اپنے بچّوں کے لیے رو رہی ہے
اور تسلّی نہیں پاتی،
کیونکہ وہ مر چُکے ہیں۔

مِصر سے واپس آنا

۱۹ ہیرودیس کی مَوت کے بعد خداوند کا پاک فرشتہ مِصر میں
یُوسُف کو خواب میں دکھائی دیا اور کہنے لگا: ۲۰ اُٹھ! بچّے اور اُس کی
ماں کو لے کر اِسرائیل کے ملک میں چلا جا کیونکہ جو لوگ بچّے کو جان
سے مار ڈالنا چاہتے تھے وہ مر چُکے ہیں۔
۲۱ لہٰذا وہ اُٹھا اور بچّے اور اُس کی ماں کو لے کر اِسرائیل
کے ملک میں آ گیا۔ ۲۲ مگر یہ سُن کر کہ ارخلاؤس اپنے باپ
ہیرودیس کی جگہ یہُودیہ کا بادشاہ بن چُکا ہے وہاں جانے سے ڈرا اور
خواب میں آگاہی پا کر گلیل کے علاقہ کو روانہ ہوگیا۔ ۲۳ اور وہاں
پہنچ کر ناصرت نام شہر میں رہنے لگا تا کہ جو بات نبیوں کی معرفت
کہی گئی تھی وہ پُوری ہو کہ وہ ناصری کہلائے گا۔

یوحنّا بپتسمہ دینے والے کی منادی

۳ اُن دِنوں یوحنّا بپتسمہ دینے والا آیا اور یہُودیہ کے
بیابان میں جا کر یہ منادی کرنے لگا کہ ۲ توبہ کرو
کیونکہ آسمان کی بادشاہی جلد ہی قائم ہونے والی ہے۔ ۳ یہ یوحنّا
وہی ہے جس کے بارے میں یسعیاہ نبی کی معرفت یوں کہا گیا تھا:

بیابان میں پکارنے والے کی آواز آ رہی ہے کہ
خداوند کے لیے راستہ تیّار کرو،
اُس کی راہوں کو سیدھا کرو۔

۴ یوحنّا اونٹ کے بالوں کا لباس پہنتا تھا اور اپنی کمر کے گرد
چمڑے کا پٹکا باندھے رہتا تھا اور اُس کی خوراک ٹڈّیوں اور جنگلی شہد
پر مشتمل تھی۔ ۵ یروشلیم، یہُودیہ اور یردن کے سارے علاقوں سے
لوگ نکل کر یوحنّا کے پاس جاتے تھے۔ ۶ اور جب وہ اپنے گناہوں
کا اقرار کرتے تھے تو یوحنّا اُنہیں دریائے یردن میں بپتسمہ دیتا تھا۔
۷ لیکن جب اُس نے دیکھا کہ بہت سے فرِیسی اور صدُوقی
بپتسمہ لینے کی غرض سے اُس کے پاس آ رہے ہیں تو اُن سے کہا: تُم
سانپوں کی اولاد ہو، تمہیں کس نے آگاہ کر دیا کہ آنے والے غضب
سے بچ کر بھاگ نکلو۔ ۸ اپنی توبہ کے لائق پھل بھی لاؤ۔ ۹ اور اِس
گمان میں نہ رہو کہ تُم ابرہام کی اولاد ہو۔ کیونکہ میں تُم سے کہتا ہُوں
کہ خدا اِن پتّھروں سے ابرہام کے لیے اولاد پیدا کر سکتا ہے۔
۱۰ اب درختوں کی جڑ پر کلہاڑا رکھ دیا گیا ہے لہٰذا جو درخت اچھا
پھل نہیں لاتا وہ کاٹا اور آگ میں جھونکا جاتا ہے۔
۱۱ میں تو تمہیں توبہ کے لیے پانی سے بپتسمہ دیتا ہُوں لیکن جو
میرے بعد آنے والا ہے وہ مجھ سے زیادہ طاقتور ہے۔ میں تو اُس
کی جوتیاں بھی اُٹھانے کے لائق نہیں ہُوں۔ وہ تمہیں پاک رُوح
اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ ۱۲ اُس کا چھاج اُس کے ہاتھ میں ہے
اور وہ اناج کو خوب پھٹکے گا۔ وہ گیہوں کو تو اپنے کھتّے میں جمع کرے
گا لیکن بھوسے کو اُس آگ میں جھونک دے گا جو کبھی نہ بجھے گی۔

خداوند یسُوع کا بپتسمہ

۱۳ اُس وقت یسُوع گلیل سے دریائے یردن کے کنارے
پہنچا تا کہ یوحنّا سے بپتسمہ لے۔ ۱۴ لیکن یوحنّا نے اُسے منع کرتے
ہُوئے کہا کہ تجھ سے بپتسمہ لینے کا محتاج تو میں ہُوں اور تُو میرے
پاس آیا ہے؟
۱۵ مگر یسُوع نے جواب دیا: ابھی تو تُو ایسا ہی ہونے دے
کیونکہ مناسب تو یہی ہے کہ ہم ساری راستبازی کو اِسی طرح پُورا
کریں۔ تب یوحنّا راضی ہوگیا۔
۱۶ یسُوع بپتسمہ لینے کے بعد جوں ہی پانی سے باہر نکلا تو
آسمان کُھل گیا اور اُس نے خدا کے روح کو کبوتر کی مانند اپنے اوپر
اُترتے دیکھا۔ ۱۷ ساتھ ہی آسمان سے یہ آواز سُنائی دی کہ یہ میرا
پیارا بیٹا ہے جس سے میں بہت خوش ہُوں۔

خداوند یسُوع کی آزمایش

۴ اُس کے بعد یسُوع روح کی ہدایت سے بیابان میں
گیا تا کہ اِبلیس اُسے آزمائے۔ ۲ چالیس دِن اور
چالیس رات روزے رکھنے کے بعد یسُوع کو بھوک لگی، ۳ تب
آزمایش کرنے والے نے اُس کے پاس آ کر کہا: اگر تُو خدا کا بیٹا

ہے تو اِن پتّھروں سے کہہ کہ روٹیاں بن جائیں۔
۴ یسُوعؔ نے جواب دیا: پاک کلام میں لکھا ہے کہ اِنسان
صرف روٹی ہی سے زندہ نہیں رہتا بلکہ ہر بات سے جو خدا کے مُنہ
سے نکلتی ہے۔
۵ پھر اِبلیسؔ اُسے مُقدّس شہر میں لے گیا اور ہیکل کی چھت
کے سب سے اونچے مقام پر کھڑا کر کے ۶ اُس سے کہنے لگا: اگر تُو
خدا کا بیٹا ہے تو یہاں سے نیچے کُود جا کیونکہ لکھا ہے کہ

خدا تیرے بارے میں اپنے فرشتوں کو حکم دے گا،
اور وہ تجھے اپنے ہاتھوں پر اُٹھا لیں گے،
تا کہ تیرے پاؤں کو کسی پتّھر سے ٹھیس نہ لگنے پائے۔

۷ لیکن یسُوعؔ نے کہا: یہ بھی تو لکھا ہے کہ تُو خداوند اپنے خدا
کی آزمایش نہ کر۔
۸ تب اِبلیسؔ اُسے ایک بہت اونچے پہاڑ پر لے گیا اور
وہاں سے دنیا کی تمام سلطنتیں اور اُن کی شان وشوکت اُسے دکھائی
۹ اور کہا کہ اگر تُو میرے سامنے گھٹنے ٹیک کر مجھے سجدہ کرے تو میں
یہ سب کچھ تجھے دے دوں گا۔
۱۰ تب یسُوعؔ نے اُس سے کہا: اَے شیطان! دُور ہو، کیونکہ
لکھا ہے کہ تُو اپنے خداوند خدا ہی کو سجدہ کر اور صرف اُسی کی
عبادت کر۔
۱۱ اِس پر اِبلیسؔ اُسے چھوڑ کر چلا گیا اور فرشتے آ کر اُس کی
خدمت کرنے لگے۔

گلیلؔ میں خداوند یسُوعؔ کی خدمت کا آغاز

۱۲ جب یسُوعؔ نے سُنا کہ یوحنّاؔ کو قید کر لیا گیا ہے تو وہ گلیلؔ
لَوٹ گیا۔ ۱۳ اور ناصرتؔ کو چھوڑ کر کفرنحوم میں رہنے لگا جو جھیل کے
کنارے زبولونؔ اور نفتالیؔ کے علاقہ میں ہے ۱۴ تا کہ وہ بات جو
یسعیاہؔ نبی کی معرفت کہی گئی تھی پُوری ہو جائے کہ

۱۵ زبولونؔ اور نفتالیؔ کے علاقے،
جھیل کی اُس طرف، یردنؔ کے اُس پار،
اور گلیلؔ کا وہ علاقہ جس میں غیر یہوُدی بستے ہیں ۔
۱۶ جو لوگ اندھیرے میں زندگی گزارتے تھے
اُنہوں نے بڑی روشنی دیکھی؛
اور جس ملک پر مَوت کا سایہ پڑا ہُوا تھا
اُس کے باشندوں پر نور چمکا۔

۱۷ اُس وقت سے یسُوعؔ نے یہ منادی شروع کر دی کہ توبہ
کرو کیونکہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ پہنچی ہے۔

چار شاگردوں کا چُنا جانا

۱۸ ایک دِن جب یسُوعؔ جھیل کے کنارے کنارے چلا جا
رہا تھا تو اُس نے دو بھائیوں، شمعُونؔ جو پطرسؔ کہلاتا ہے اور اُس
کے بھائی اندریاسؔ کو دیکھا۔ وہ اُس وقت جھیل میں جال ڈال رہے
تھے کیونکہ اُن کا پیشہ ہی مچھلی پکڑنا تھا۔ ۱۹ یسُوعؔ نے اُن سے کہا:
میرے پیچھے ہو لو تو میں تمہیں اِنسانوں کو پکڑنے والا بنا دوں گا۔
۲۰ وہ اُسی وقت اپنے جال چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیے۔
۲۱ جب وہ تھوڑا آگے بڑھا تو اُس نے یعقوبؔ اور یوحنّا دو
بھائیوں کو دیکھا جو زبدیؔ کے بیٹے تھے۔ وہ کشتی میں اپنے باپ
زبدیؔ کے ساتھ جالوں کی مرمّت کر رہے تھے۔ یسُوعؔ نے اُنہیں
بلایا ۲۲ اور وہ بھی ایک دم کشتی کو اور اپنے باپ کو چھوڑ کر اُس کے
پیچھے چل دیئے۔

بیماروں کا اچھا کرنا

۲۳ یسُوعؔ سارے گلیلؔ میں گھومتا پھرتا رہا۔ وہ اُن کے
عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہی کی خوشخبری سناتا تھا اور
لوگوں کی ہر قِسم کی بیماری اور کمزوری کو دُور کرتا تھا۔ ۲۴ اُس کی
شہرت تمام سوریہ میں پھیل گئی اور لوگ سب مریضوں کو جو طرح
طرح کی بیماریوں اور تکلیفوں میں مبتلا تھے اور جو مِرگی کے مریض
تھے، مفلوج تھے اور جن میں بدروحیں تھیں یسُوعؔ کے پاس لائے
اور اُس نے اُنہیں شفا دی۔ ۲۵ اور گلیلؔ، دکپلسؔ، یروشلیمؔ،
یہودیہ اور دریائے یردنؔ کے پار کے علاقوں سے بیشمار لوگ یسُوعؔ
کے پیچھے ہو لیے۔

مبارکبادیاں

۵ وہ اُس بڑے ہجوم کو دیکھ کر پہاڑ پر چڑھ گیا اور جب
بیٹھ گیا تو اُس کے شاگرد بھی اُس کے پاس آ گئے ۲ تب
وہ اپنی زبان کھول کر اُنہیں اِس طرح تعلیم دینے لگا:

۳ مبارک ہیں وہ لوگ جو دل کے غریب ہیں،
کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے،
۴ مبارک ہیں وہ جو غمگین ہیں،
کیونکہ وہ تسلّی پائیں گے۔

۵ مبارک ہیں وہ جو حلیم ہیں،
کیونکہ وہ زمین کے وارث ہوں گے۔
۶ مبارک ہیں وہ جنہیں راستبازی کی بھوک اور پیاس ہے،
کیونکہ وہ آسودہ ہوں گے۔
۷ مبارک ہیں وہ جو رحمدل ہیں،
کیونکہ اُن پر رحم کیا جائے گا۔
۸ مبارک ہیں وہ جو پاک دل ہیں،
کیونکہ وہ خدا کو دیکھیں گے۔
۹ مبارک ہیں وہ جو صلح کراتے ہیں،
کیونکہ وہ خدا کے بیٹے کہلائیں گے۔
۱۰ مبارک ہیں وہ جو راستبازی کے سبب ستائے جاتے ہیں،
کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُن ہی کی ہے۔

۱۱ مبارک ہو تُم جب لوگ تمہیں میرے سبب سے لعن طعن
کریں اور ستائیں اور طرح طرح کی بُری باتیں تمہارے بارے
میں ناحق کہیں۔ ۱۲ تُم خوش ہونا اور جشن منانا کیونکہ آسمان پر تمہارا
اجر بڑا ہے۔ اِس لیے کہ لوگوں نے پرانے زمانے کے نبیوں کو اِسی
طرح ستایا تھا۔

نمک اور نُور

۱۳ تُم زمین کا نمک ہو لیکن اگر نمک کی نمکینی جاتی رہے تو
اُسے کیسے نمکین کیا جا سکتا ہے؟ تب وہ کسی کام کا نہیں رہتا سِوائے
اِس کے کہ باہر پھینکا جائے اور لوگوں کے پاؤں سے روندا جائے۔
۱۴ تُم دنیا کا نُور ہو۔ پہاڑی پر بسا ہُوا شہر چھِپ نہیں سکتا۔
۱۵ چراغ جلا کر برتن کے نیچے نہیں بلکہ چراغدان پر رکھا جاتا ہے
تاکہ وہ گھر کے سارے لوگوں کو روشنی دے۔ ۱۶ اِسی طرح تمہاری
روشنی لوگوں کے سامنے چمکے تاکہ وہ تمہارے نیک کاموں کو دیکھ کر
تمہارے آسمانی باپ کی تمجید کریں۔

شریعت کی تکمیل

۱۷ یہ نہ سمجھو کہ میں توریت یا نبیوں کو ردّ کرنے آیا ہُوں۔
میں اُنہیں ردّ کرنے نہیں بلکہ پُورا کرنے آیا ہُوں۔ ۱۸ کیونکہ میں
تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک آسمان اور زمین نابود نہیں ہو جاتے
شریعت کا کوئی چھوٹا سا حرف یا ذرا سا شوشہ تک مٹنے نہ پائے گا جب
تک سب کچھ پُورا نہ ہو جائے۔ ۱۹ اِس لیے جو کوئی اِن چھوٹے
سے چھوٹے حکموں میں سے کسی کو توڑتا ہے اور دوسروں کو بھی یہی
کرنا سکھاتا ہے وہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا کہلائے گا
لیکن جو اِن پر عمل کرتا ہے اور دوسروں کو بھی اِن حکموں کی تعلیم دیتا
ہے وہ آسمان کی بادشاہی میں بڑا کہلائے گا ۲۰ کیونکہ میں تُم سے
کہتا ہُوں کہ جب تک تمہاری زندگی شریعت کے عالموں اور
فرِیسیوں سے بہتر نہ ہوگی تُم آسمان کی بادشاہی میں داخل نہ ہو سکو گے۔

قتل و خُون

۲۱ تُم سُن چُکے ہو کہ پرانے زمانہ کے لوگوں سے کہا گیا تھا
کہ خُون نہ کرنا اور جو خُون کرے گا وہ عدالت کی طرف سے سزا
پائے گا۔ ۲۲ لیکن میرا کہنا یہ ہے کہ جو کوئی اپنے بھائی پر ناحق غُصّہ
کرتا ہے وہ بھی عدالت کی طرف سے سزا پائے گا اور جو کوئی اپنے
بھائی کو گالی دیتا ہے وہ عدالتِ عالیہ میں جواب دہ ہوگا اور جو اُسے
احمق کہے گا وہ جہنّم کی آگ کا سزاوار ہوگا۔
۲۳ چنانچہ اگر قربانگاہ پر نذر چڑھاتے وقت تجھے یاد آئے
کہ تیرے بھائی کو تجھ سے کوئی شکایت ہے ۲۴ تو تُو اپنی نذر وہیں
قربانگاہ کے سامنے چھوڑ دے اور جا کر پہلے اپنے بھائی سے صلح کر
لے، پھر آ کر اپنی نذر چڑھا۔
۲۵ اگر کوئی شخص تجھ پر دعویٰ کر کے تجھے عدالت میں لے
جا رہا ہو تو تُو راستے ہی میں جلدی سے اُس سے صلح کر لے ورنہ وہ
تجھے مُنصِف کے سامنے لا کھڑا کرے گا اور مُنصِف تجھے سپاہی کے
حوالہ کر دے گا اور وہ تجھے لے جا کر قید خانہ میں ڈال دے گا۔
۲۶ میں تجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ تُو اپنے جرمانہ کا ایک ایک پیسہ ادا
کرنے تک وہاں سے نکل نہ پائے گا۔

زناکاری

۲۷ تُم سُن چُکے ہو کہ کہا گیا تھا کہ تُم زنا نہ کرنا۔ ۲۸ لیکن
میں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو کوئی کسی عورت پر بُری نظر ڈالتا ہے وہ اپنے
دل میں پہلے ہی اُس کے ساتھ زنا کر چُکا ہے۔ ۲۹ اِس لیے اگر
تیری دائیں آنکھ تیرے گناہ کا باعث بنتی ہے تو اُسے نکال کر پھینک
دے کیونکہ تیرے لیے یہی مفید ہے کہ تیرے اعضا میں سے ایک
عضو جاتا رہے بہ نسبت اِس کے کہ تیرا سارا بدن جہنّم میں ڈال دیا
جائے۔ ۳۰ اور اگر تیرا دایاں ہاتھ تجھ سے گناہ کراتا ہے تو اُسے کاٹ
کر پھینک دے۔ تیرے لیے یہی بہتر ہے کہ تیرے اعضا میں سے
ایک عضو جاتا رہے بہ نسبت اِس کے کہ تیرا سارا بدن جہنّم میں ڈال
دیا جائے۔

طلاق

۳۱ یہ بھی کہا گیا تھا کہ جو کوئی اپنی بیوی کو چھوڑ دے اُسے
لازم ہے کہ وہ ایک طلاق نامہ لکھ کر اُس کے حوالے کرے۔

۳۲ لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو بدکاری کے
باعث نہیں بلکہ کسی اور وجہ سے طلاق دیتا ہے وہ اُسے زناکار بنانے
کا سبب بنتا ہے اور جو کوئی اُس طلاق یافتہ عورت سے شادی کرتا
ہے، زناکاری کا مرتکب ہوتا ہے۔

قسمیں کھانا

۳۳ تُم یہ بھی سُن چُکے ہو کہ پرانے زمانہ کے لوگوں سے کہا
گیا تھا کہ جھوٹی قسم نہ کھانا اور اگر خداوند کی قسمیں کھاؤ تو اُنہیں پُورا
کرنا۔ ۳۴ لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ قسم ہرگز مت کھانا، نہ تو
آسمان کی کیونکہ وہ خدا کا تخت ہے؛ ۳۵ نہ زمین کی کیونکہ وہ اُس
کے پاؤں کی چوکی ہے، نہ یروشلیم کی کیونکہ وہ عظیم بادشاہ کا شہر
ہے۔ ۳۶ نہ اپنے سر کی قسم کھانا کیونکہ تُم اپنے ایک بال کو بھی سفید یا
سیاہ نہیں کر سکتے۔ ۳۷ چنانچہ ہاں کی جگہ ہاں اور نہیں کی جگہ نہیں کہو
کیونکہ اِس سے زیادہ کہنا شیطانی کام ہے۔

انتقام لینا

۳۸ تُم نے سُنا ہے کہ کہا گیا تھا: آنکھ کے عوض آنکھ
اور دانت کے عوض دانت۔ ۳۹ لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ
شریر کا مقابلہ ہی مت کرنا۔ اگر کوئی تیرے دائیں گال پر تھپّڑ
مارتا ہے تو دوسرا گال بھی اُس کی طرف پھیر دے۔ ۴۰ اور اگر
کوئی تجھ پر دعویٰ کر کے تیرا کرتہ ہتھیا لینا چاہے تو اپنا چوغہ بھی
اُس کے حوالے کر دے۔ ۴۱ اگر کوئی تجھے بیگار میں ایک میل
لے جانا چاہے تو اُس کے ساتھ دو میل چلا جا۔ ۴۲ جو تجھ سے
کچھ مانگے اُسے ضرور دے۔ جو تجھ سے قرض لینا چاہے اُس سے
مُنہ نہ موڑ۔

دشمنوں سے محبّت

۴۳ تُم نے سُنا ہے کہ کہا گیا تھا کہ اپنے پڑوسی سے محبّت
رکھو اور دشمن سے عداوت، ۴۴ لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اپنے
دشمنوں سے محبّت رکھو اور جو تمہیں ستاتے ہیں اُن کے لیے دعا
کرو ۴۵ تاکہ تُم اپنے آسمانی باپ کے بیٹے بن سکو جو اپنے سورج
کو اچھے لوگوں پر چمکاتا ہے اور بُرے لوگوں پر بھی اور راستبازوں
پر مینہ برساتا ہے اور ناراستوں پر بھی۔ ۴۶ اگر تُم صرف اُن ہی
سے محبّت رکھتے ہو جو تُم سے محبّت رکھتے ہیں تو تُم کیا اجر
پاؤ گے؟ کیا محصول لینے والے بھی ایسا نہیں کرتے؟ ۴۷ اور اگر تُم
صرف اپنے ہی بھائیوں کو سلام کرتے ہو تو دوسروں سے کیا زیادہ
کرتے ہو؟ کیا غیر یہوُدی بھی یہی نہیں کرتے؟ ۴۸ پس تُم کامل
بنو جیسا کہ تمہارا آسمانی باپ کامل ہے۔

خیرات

۶ خبردار اپنے مذہبی فرائض محض لوگوں کو دکھانے کے لیے
ادا نہ کرو کیونکہ تمہارا آسمانی باپ تمہیں کوئی اجر نہ دے گا۔
۲ چنانچہ جب تُو خیرات دے تو اپنے آگے ڈھنڈورا نہ پٹوا
جیسا کہ ریاکار عبادتخانوں اور گلیوں میں کیا کرتے ہیں تاکہ لوگ
اُن کی تعریف کریں۔ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو اجر اُنہیں ملنا
چاہیے تھا مل چُکا۔ ۳ بلکہ خیرات کرتے وقت جو کچھ تُو اپنے دائیں
ہاتھ سے دے اُس کی بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہونے پائے ۴ تاکہ تیری
خیرات پوشیدہ رہے۔ تب تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے، تجھے
اجر دے گا۔

دعا

۵ جب تُم دعا کرو تو ریاکاروں کی مانند مت بنو۔ وہ عبادتخانوں
اور بازاروں کے موڑوں پر کھڑے ہو کر دعا کرنا پسند کرتے ہیں
تاکہ لوگ اُنہیں دیکھیں۔ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو اجر اُنہیں
ملنا چاہیے تھا مل چُکا۔ ۶ بلکہ جب تُو دعا کرے تو اپنی کوٹھری میں
جا اور دروازہ بند کر کے اپنے آسمانی باپ سے جو نظر سے پوشیدہ
ہے، دعا کر۔ تب تیرا باپ جو پوشیدگی میں دیکھتا ہے تجھے اجر دے
گا۔ ۷ اور جب تُم دعا کرو تو غیر یہوُدیوں کی طرح محض رٹے
رٹائے جملے ہی نہ دہراتے رہا کرو۔ وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ اُن کے
بہت بولنے کے باعث اُن کی سُنی جائے گی۔ ۸ اُن کی مانند مت
بنو کیونکہ تمہارا آسمانی باپ تمہارے مانگنے سے پہلے ہی تمہاری
ضرورتوں سے واقف ہے۔
۹ چنانچہ تُم اِس طرح دعا کیا کرو:

اَے ہمارے باپ، تُو جو آسمان پر ہے،
تیرا نام پاک مانا جائے،
۱۰ تیری بادشاہی آئے،
اور تیری مرضی جیسی آسمان پر پُوری ہوتی ہے، زمین پر بھی ہو۔
۱۱ ہماری روز کی روٹی آج ہمیں دے۔
۱۲ اور جیسے ہم نے اپنے قرضداروں کو معاف کیا ہے،
تُو بھی ہمارے قرض معاف کر دے۔
۱۳ ہمیں آزمایش میں نہ لا،
بلکہ بُرائی سے بچا،
(کیونکہ بادشاہی، قدرت اور جلال،
ہمیشہ تیرے ہی ہیں۔ آمین۔)

۱۴ اگر تُم لوگوں کے قصور معاف کرو گے تو تمہارا آسمانی باپ بھی
تمہیں معاف کرے گا 15 اور اگر تُم لوگوں کے قصور معاف نہ
کرو گے تو تمہارا باپ بھی تمہارے قصور معاف نہ کرے گا۔

روزہ رکھنا

۱۶ جب تُم روزہ رکھو تو ریاکاروں کی طرح اپنا چہرہ اُداس
مت بناؤ۔ وہ اپنا مُنہ بگاڑتے ہیں تاکہ لوگوں کو معلوم ہو کہ وہ روزہ
سے ہیں۔ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو اجر اُنہیں ملنا چاہیے تھا وہ
مل چکا۔ ۱۷ بلکہ جب تُو روزہ رکھے تو اپنا مُنہ دھو اور سر میں تیل
ڈال 18 تاکہ لوگوں کو نہیں بلکہ تیرے آسمانی باپ کو جو نظر سے
پوشیدہ ہے معلوم ہو کہ تُو روزہ دار ہے اور تیرا باپ جو پوشیدگی میں
دیکھتا ہے تجھے اجر دے گا۔

آسمانی خزانہ

19 اپنے لیے زمین پر مال و زر جمع نہ کرو جہاں کیڑا اور زنگ
لگ جاتا ہے اور چور نقب لگا کر چُرا لیتے ہیں۔ ۲۰ بلکہ اپنے لیے
آسمان پر خزانہ جمع کرو جہاں کیڑا اور زنگ نہیں لگتا اور نہ چور نقب
لگا کر چراتے ہیں۔ ۲۱ کیونکہ جہاں تیرا مال ہے وہیں تیرا دل بھی ہوگا۔

بدن کا چراغ

۲۲ آنکھ بدن کا چراغ ہے۔ لہٰذا اگر تیری آنکھ اچھی ہے تو تیرا
سارا بدن پُر نُور ہوگا۔ ۲۳ اگر تیری آنکھ خراب ہے تو تیرا سارا بدن
تاریک رہے گا۔ پس اگر تیرے اندر کی روشنی ہی تاریکی بن جائے
تو وہ تاریکی کیسی بڑی ہوگی!

خدا اور دولت

۲۴ کوئی آدمی دو مالکوں کی خدمت نہیں کر سکتا۔ یا تو وہ ایک
سے دشمنی رکھے گا اور دوسرے سے محبّت یا ایک کا ہو کر رہے گا اور
دوسرے کو حقیر جانے گا۔ تُم خدا اور دولت دونوں کی خدمت نہیں کر
سکتے۔

فکر اور پریشانی

۲۵ یہی وجہ ہے کہ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ نہ تو اپنی جان کی
فکر کرو کہ تُم کیا کھاؤ گے یا کیا پیو گے۔ نہ اپنے بدن کی کہ کیا
پہنو گے؟ کیا جان خوراک سے اور بدن پوشاک سے بڑھ کر نہیں؟
۲۶ ہوا کے پرندوں کو دیکھو جو بوتے نہیں اور نہ ہی فصل کو کاٹ کر
کھتّوں میں جمع کرتے ہیں۔ پھر بھی تمہارا آسمانی باپ اُن کی
پرورش کرتا ہے۔ کیا تمہاری قدر اُن سے زیادہ نہیں؟ ۲۷ تُم میں
کون ہے جو فکر کر کے اپنی عمر میں ایک گھڑی بھی بڑھا سکے؟
۲۸ پوشاک کے لیے کیوں فکر کرتے ہو؟ جنگل میں سوسن
کے پھولوں کو دیکھو کہ وہ کس طرح بڑھتے ہیں۔ نہ وہ محنت کرتے
ہیں نہ کاتتے ہیں ۲۹ پھر بھی میں تُم سے کہتا ہُوں کہ سلیمانؔ بھی اپنی
ساری شان و شوکت کے باوجود اُن میں سے کسی کی طرح مُلبّس نہ
تھا۔ ۳۰ جب خدا میدان کی گھاس کو جو آج ہے اور کل تنور میں جھونکی
جاتی ہے ایسی پوشاک عطا فرماتا ہے تو اَے کم ایمان والو! کیا وہ
تمہیں نہ پہنائے گا؟ ۳۱ لہٰذا فکرمند ہو کر یہ نہ کہو کہ ہم کیا کھائیں گے
یا کیا پیئیں گے یا یہ کہ ہم کیا پہنیں گے؟ ۳۲ کیونکہ اِن چیزوں کی
تلاش میں تو غیر قوموں کے لوگ رہتے ہیں۔ اور تمہارا آسمانی باپ
تو جانتا ہی ہے کہ تمہیں اِن سب چیزوں کی ضرورت ہے۔
۳۳ لیکن پہلے تُم اُس کی بادشاہی اور راستبازی کی جستجو کرو تو یہ
چیزیں بھی تمہیں عطا کر دی جائیں گی۔ ۳۴ پس کل کی فکر نہ کرو کیونکہ کل
کا دِن اپنی فکر خود ہی کر لے گا۔ آج کے لیے آج ہی کا دکھ بہت ہے۔

عیب جوئی

۷ عیب جوئی نہ کرو تا کہ تمہاری بھی عیب جوئی نہ ہو۔
۲ کیونکہ جس طرح تُم عیب جوئی کرو گے اُسی طرح
تمہاری بھی عیب جوئی کی جائے گی اور جس پیمانہ سے تُم ناپتے ہو
اُسی سے تمہارے لیے بھی ناپا جائے گا۔
۳ تُو اپنے بھائی کی آنکھ کا تنکا کیوں دیکھتا ہے جب کہ تیری
اپنی آنکھ میں شہتیر ہے جس کا تُو خیال تک نہیں کرتا؟ ۴ جب تیری
اپنی آنکھ میں شہتیر ہے تو تُو کس مُنہ سے اپنے بھائی سے کہہ سکتا ہے
کہ لا میں تیری آنکھ سے تنکا نکال دُوں؟ ۵ اَے ریاکار! پہلے اپنی
آنکھ کا شہتیر تو نکال پھر اپنے بھائی کی آنکھ کے تنکے کو اچھی طرح
دیکھ کر نکال سکے گا۔
۶ پاک چیز کُتّوں کو مت دو اور اپنے موتی سؤروں کے آگے نہ
ڈالو، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اُنہیں پاؤں سے روند کر پلٹیں اور تمہیں
پھاڑ ڈالیں۔

مانگنا، ڈھونڈنا اور کھٹکھٹانا

۷ مانگو تو تمہیں دیا جائے گا۔ ڈھونڈو تو پاؤ گے۔ کھٹکھٹاؤ تو
تمہارے لیے دروازہ کھول دیا جائے گا ۸ کیونکہ جو کوئی مانگتا ہے
اُسے ملتا ہے، جو ڈھونڈتا ہے پاتا ہے اور جو کوئی کھٹکھٹاتا ہے اُس
کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔
۹ تُم میں ایسا کون ہے کہ اگر اُس کا بیٹا روٹی مانگے تو وہ
اُسے پتّھر دے۔ ۱۰ یا اگر مچھلی مانگے تو اُسے سانپ دے؟ ۱۱ اگر
تُم بُرے ہونے کے باوجود اپنے بچّوں کو اچھی چیزیں دینا جانتے
ہو تو تمہارا آسمانی باپ اُنہیں جو اُس سے مانگتے ہیں تُم سے بڑھ کر

اچھی چیزیں کیوں نہ دے گا؟ ۱۲ پس جیسا تُم چاہتے ہو کہ لوگ
تمہارے ساتھ کریں، تُم بھی اُن کے ساتھ ویسا ہی کرو کیونکہ
توریت اور نبیوں کی تعلیم یہی ہے۔

تنگ دروازہ

۱۳ تنگ دروازہ سے داخل ہو کیونکہ وہ دروازہ چوڑا اور وہ
راستہ کشادہ ہے جو ہلاکت کی طرف لے جاتا ہے اور اُس سے
داخل ہونے والے بہت ہیں ۱۴ کیونکہ وہ دروازہ تنگ اور وہ
راستہ سکڑا ہے جو زندگی کی طرف لے جاتا ہے اور اُس کے پانے
والے تھوڑے ہیں۔

درخت اور پھل

۱۵ جھوٹے نبیوں سے خبردار رہو۔ وہ تمہارے پاس بھیڑوں
کے لباس میں آتے ہیں لیکن باطن میں پھاڑنے والے بھیڑیئے
ہیں۔ ۱۶ تُم اُن کے پھلوں سے اُنہیں پہچان لوگے۔ کیا لوگ
جھاڑیوں سے انگور یا کانٹے دار درختوں سے انجیر توڑتے ہیں؟
۱۷ لہٰذا ہر اچھا درخت اچھا پھل اور ہر بُرا درخت بُرا پھل دیتا
ہے۔ ۱۸ نہ اچھا درخت بُرا پھل دیتا ہے اور نہ بُرا درخت اچھا۔
۱۹ وہ درخت جو اچھا پھل نہیں دیتا کاٹا اور آگ میں ڈالا جاتا ہے۔
۲۰ پس تُم جھوٹے نبیوں کو اُن کے پھلوں سے پہچان لوگے۔
۲۱ مجھے اَے خداوند ؑ اَے خداوند کہنے والا ہر شخص آسمان کی
بادشاہی میں داخل نہ ہوگا مگر وہ جو میرے آسمانی باپ کی مرضی کے
مطابق عمل کرتا ہے ؑ ضرور داخل ہوگا۔ ۲۲ اُس دِن کئی مجھ سے کہیں
گے: اَے خداوند! اَے خداوند! کیا ہم نے تیرے نام سے نبوّت
نہیں کی؟ تیرے نام سے بدروحوں کو نہیں نکالا اور تیرے نام سے
بہت سے معجزے نہیں دکھائے؟ ۲۳ اُس وقت میں اُن سے صاف
صاف کہہ دُوں گا کہ میں تُم سے کبھی واقف نہ تھا۔ اَے بدکارو!
میرے سامنے سے دُور ہو جاؤ۔

دو قسم کی بنیادیں

۲۴ چنانچہ جو کوئی میری یہ باتیں سُنتا اور اُن پر عمل کرتا ہے
وہ اُس عقلمند آدمی کی مانند ٹھہرے گا جس نے اپنا گھر چٹان پر تعمیر
کیا۔ ۲۵ بارش ہُوئی، سیلاب آیا اور آندھیاں چلیں اور اُس گھر
سے ٹکرائیں مگر وہ نہ گرا کیونکہ اُس کی بنیاد چٹان پر رکھی گئی تھی۔
۲۶ لیکن جو میری یہ باتیں سُنتا ہے اور اُن پر عمل نہیں کرتا وہ اُس
بیوقوف آدمی کی مانند ہے جس نے اپنا گھر ریت پر بنایا۔ ۲۷ بارش
ہُوئی، سیلاب آیا، آندھیاں چلیں اور اُس گھر سے ٹکرائیں اور وہ گر
گیا اور بالکل برباد ہو گیا۔

۲۸ جب یسُوعؔ یہ باتیں ختم کر چُکا تو ہجوم اُس کی تعلیم سے
حیران ہُوا ۲۹ کیونکہ وہ اُنہیں اُن کے علمائے شریعت کی طرح نہیں
بلکہ ایک صاحبِ اختیار کی طرح تعلیم دیتا تھا۔

ایک کوڑھی کا شفا پانا

۸ جب یسُوع پہاڑ سے نیچے آیا تو بہت بڑا ہجوم اُس
کے پیچھے ہو لیا۔ ۲ اِس دوران ایک کوڑھی نے یسُوعؔ
کے پاس آکر اُسے سجدہ کیا اور کہا: اَے خداوند! اگر تُو چاہے تو مجھے
پاک صاف کر سکتا ہے۔
۳ یسُوعؔ نے ہاتھ بڑھا کر اُسے چھُوا اور کہا: میں چاہتا ہُوں
کہ تُو پاک صاف ہو جائے اور وہ اُسی وقت کوڑھ سے پاک صاف
ہو گیا۔ ۴ تب یسُوعؔ نے اُس سے کہا: خبردار کسی سے نہ کہنا بلکہ اپنے
آپ کو کاہن کو دکھا اور جو نذر مُوسیٰؔ نے مقرّر کی ہے اُسے ادا کرتا کہ
لوگوں کے لیے گواہی ہو۔

رُومی افسر کا ایمان

۵ جب یسُوعؔ کفرنحُومؔ شہر میں داخل ہُوا تو رُومی فوج کا ایک
افسر اُس کے پاس آیا اور منّت کرنے لگا ۶ کہ اَے خداوند! میرا
خادم فالج کا مارا گھر میں بیمار پڑا ہے اور بڑی تکلیف میں ہے۔
۷ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: میں آؤں گا اور اُسے اچھا کر دُوں گا۔
۸ لیکن افسر کہنے لگا: اَے خداوند! میں اِس لائق نہیں کہ تُو
میری چھت کے نیچے آئے، تُو صرف زبان سے کہہ دے اور میرا
خادم شفا پائے گا۔ ۹ کیونکہ میں خود کسی اور کے اختیار میں ہُوں اور
سپاہی میرے اختیار میں ہیں اور جب میں ایک سے کہتا ہُوں کہ جا،
تو وہ جاتا ہے اور دوسرے سے کہ آ، تو وہ آتا ہے اور جب اپنے
خادم سے کچھ کرنے کو کہتا ہُوں تو وہ کرتا ہے۔
۱۰ یسُوعؔ کو یہ سُن کر بڑا تعجب ہُوا اور وہ پیچھے آنے والے
لوگوں سے کہنے لگا کہ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ میں نے اِسرائیلؔ
میں بھی ایسا ایمان نہیں پایا۔ ۱۱ اور میں تُم سے کہتا ہُوں کہ بہت
سے لوگ مشرق اور مغرب سے آکر ابرہامؔ، اضحاقؔ اور یعقوبؔ کے
ساتھ آسمانی بادشاہی کی ضیافت میں شریک ہوں گے۔ ۱۲ مگر
بادشاہی کے وارث باہر اندھیرے میں ڈالے جائیں گے جہاں وہ
روتے اور دانت پیستے رہیں گے۔
۱۳ اور یسُوع نے اُس افسر سے کہا: جا، جیسا تیرا ایمان ہے،
تیرے لیے ویسا ہی ہوگا اور اُسی گھڑی اُس کے خادم نے شفا پائی۔

کئی مریضوں کا شفا پانا

۱۴ جب یسُوعؔ پطرسؔ کے گھر میں داخل ہُوا تو اُس

نے پطرس کی ساس کو بخار میں بستر پر پڑی پایا۔ ۱۵ اُس نے
اُس کا ہاتھ چھُوا اور اُس کا بخار اُتر گیا اور وہ اُٹھ کر اُس کی
خدمت میں لگ گئی۔ ۱۶ جب شام ہُوئی تو لوگ کئی مریضوں کو
جن میں بدروحیں تھیں اُس کے پاس لائے۔ یسُوعؔ نے صرف
اپنے حکم سے بدروحوں کو نکال دیا اور سب مریضوں کو اچھا کر
دیا ۱۷ تاکہ یسعیاہؔ نبی کی معرفت کہی گئی یہ بات پُوری ہو جائے کہ

اُس نے خود ہماری کمزوریاں لے لیں
اور بیماریاں اُٹھالیں۔

خداوند یسُوعؔ کی شاگردی

۱۸ یسُوعؔ نے اپنے چاروں طرف لوگوں کا بڑا ہجوم دیکھ
کر اپنے شاگردوں کو جھیل کے پار چلنے کا حکم دیا ۱۹ اور ایک
عالمِ شریعت اُس کے پاس آکر کہنے لگا: اَے اُستاد! تُو جہاں بھی
جائے گا میں تیری پیروی کروں گا۔
۲۰ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: لومڑیوں کے بھٹ اور ہوا کے
پرندوں کے لیے گھونسلے ہوتے ہیں لیکن ابنِ آدم کے لیے کوئی جگہ
نہیں جہاں وہ اپنا سر بھی رکھ سکے۔
۲۱ شاگردوں میں سے ایک نے اُس سے کہا: اَے خداوند!
مجھے اجازت دے کہ پہلے جا کر اپنے باپ کو دفن کروں۔
۲۲ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: تُو میرے پیچھے چل اور مُردوں
کو اپنے مُردے دفن کرنے دے۔

خداوند یسُوعؔ کا طوفان کو روکنا

۲۳ اور جب وہ کشتی پر سوار ہُوا تو اُس کے شاگرد اُس کے
ساتھ ہو لیے ۲۴ اور اچانک جھیل میں ایسا زبردست طوفان اُٹھا
کہ کشتی لہروں میں چھپ گئی مگر یسُوعؔ سو رہا تھا۔ ۲۵ شاگردوں
نے پاس آکر اُسے جگایا اور کہا: اَے خداوند! ہمیں بچا! ہم تو
ڈوبے جا رہے ہیں!
۲۶ اُس نے جواب دیا: اَے کم ایمان والو! تُم ڈرتے کیوں
ہو؟ تب اُس نے اُٹھ کر ہوا اور لہروں کو ڈانٹا اور طوفان تھم گیا۔
۲۷ لوگ حیرت سے کہنے لگے: یہ کس قسم کا آدمی ہے کہ ہوا
اور لہریں بھی اِس کا حکم مانتی ہیں؟

بدرُوحوں کا نکالا جانا

۲۸ جب وہ جھیل کے اُس پار گدرینیوں کے علاقے میں پہنچا
تو دو آدمی جن میں بدروحیں تھیں قبرستان سے نکل کر اُسے ملے۔ وہ
اِس قدر تند مزاج تھے کہ کوئی اُس راستے سے گزر نہیں سکتا تھا۔
۲۹ وہ چلّا چلّا کر کہنے لگے! اَے خدا کے بیٹے! تجھے ہم سے کیا
مطلب؟ تُو وقت سے پہلے ہی ہمیں عذاب میں ڈالنے آیا ہے؟
۳۰ اُن سے کچھ دُور سؤروں کا ایک بڑا غول چر رہا تھا۔
۳۱ پس بدروحوں نے اُس کی منّت کر کے کہا: اگر تُو ہمیں نکالنا ہی
چاہتا ہے تو ہمیں سؤروں کے غول میں بھیج دے۔
۳۲ لہٰذا اُس نے اُن سے کہا جاؤ اور وہ نکل کر سؤروں میں
داخل ہو گئیں اور سؤروں کا سارا غول ڈھلوان سے لپکا اور جھیل میں
ڈوب مرا۔ ۳۳ تب اُن کے چرانے والے بھاگے اور شہر میں جا کر
لوگوں سے سارا ماجرا بیان کیا اور جن میں بدروحیں تھیں اُن کا حال
بھی بتایا، ۳۴ اور شہر کے سب لوگ یسُوعؔ سے ملنے کو نکلے اور اُسے
دیکھتے ہی منّت کرنے لگے کہ تُو ہمارے علاقے سے باہر چلا جا۔

ایک مفلوج کا شفا پانا

۹ پھر وہ کشتی میں سوار ہو کر پار گیا اور اپنے شہر میں جا پہنچا۔
۲ کچھ لوگ ایک مفلوج کو لائے جو چارپائی پر تھا۔ جب
یسُوعؔ نے اُن کا ایمان دیکھا تو مفلوج سے کہا: بیٹا! اِطمینان رکھ،
تیرے گناہ بخشے گئے۔
۳ اِس پر بعض علماءِ شریعت اپنے دل میں کہنے لگے کہ یہ تو کفر
بکتا ہے۔
۴ یسُوعؔ نے اُن کے خیالات جانتے ہُوئے کہا: تُم اپنے
دل میں بُری باتیں کیوں سوچتے ہو؟ ۵ یہ کہنا کہ تیرے گناہ معاف
ہُوئے آسان ہے یا یہ کہنا کہ اُٹھ اور چل پھر؟ ۶ لیکن تمہیں معلوم ہو
کہ ابنِ آدم کو زمین پر گناہ معاف کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ تب
اُس نے مفلوج کو حکم دیا کہ اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا اور اپنے گھر چلا
جا۔ ۷ وہ اُٹھا اور اپنے گھر چلا گیا۔ ۸ جب لوگوں نے یہ دیکھا تو
خوف زدہ ہو گئے اور خدا کی تمجید کرنے لگے جس نے اِنسان کو ایسا
اختیار بخشا تھا۔

متّیؔ کا بلایا جانا

۹ جب یسُوعؔ وہاں سے آگے بڑھا تو اُس نے ایک شخص کو
جس کا نام متّیؔ تھا محصول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُس سے کہا کہ
میرے پیچھے ہو لے اور متّیؔ اُٹھا اور اُس کے پیچھے ہو لیا۔
۱۰ جب یسُوعؔ متّیؔ کے گھر میں کھانا کھانے بیٹھا تو کئی محصول
لینے والے اور گنہگار لوگ آئے اور یسُوعؔ اور اُس کے شاگردوں
کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گئے۔ ۱۱ جب فِریسیوں نے یہ دیکھا
تو اُس کے شاگردوں سے کہا: تمہارا اُستاد محصول لینے والوں اور

گنہگاروں کے ساتھ کیوں کھاتا ہے؟
۱۲ یسُوعؔ نے اُن کا سوال سُن کر کہا: تندرستوں کو طبیب کی
ضرورت نہیں ہوتی بلکہ بیماروں کو ہوتی ہے۔ ۱۳ پھر بھی تُم جا کر اِس
بات کا مطلب دریافت کرو کہ میں قربانی سے رحم دلی کو زیادہ پسند کرتا
ہُوں کیونکہ میں راستبازوں کو نہیں بلکہ گنہگاروں کو بلانے آیا ہُوں۔

روزہ رکھنے کے بارے میں سوال

۱۴ اُس وقت یوحنّاؔ کے شاگرد اُس کے پاس آ کر کہنے لگے کہ
کیا وجہ ہے کہ ہم اور فریسی تو اکثر روزہ رکھتے ہیں لیکن تیرے شاگرد
نہیں رکھتے؟
۱۵ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: کیا براتی دُلہا کی موجودگی میں
ماتم کر سکتے ہیں؟ لیکن وہ وقت بھی آئے گا کہ دُلہا اُن سے جدا کر
دیا جائے گا، تب وہ روزہ رکھیں گے۔
۱۶ پرانی پوشاک پر نئے کپڑے کا پیوند کوئی نہیں لگاتا کیونکہ
نیا کپڑا اُس پرانی پوشاک میں سے کچھ کھینچ لیتا ہے اور وہ زیادہ
پھٹ جاتی ہے۔ ۱۷ اِسی طرح نئی مَے کو بھی پرانی مشکوں میں نہیں
بھرتے کیونکہ مشکیں پھٹ جاتی ہیں، مَے ضائع ہو جاتی ہے اور
مشکیں بھی کسی کام کی نہیں رہتیں۔ لہٰذا نئی مَے کو نئی مشکوں میں
بھرتے ہیں تاکہ وہ دونوں سلامت رہیں۔

مُردہ لڑکی اور بیمار عورت

۱۸ یسُوعؔ یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ عبادتخانہ کا ایک سردار آیا
اور اُسے سجدہ کر کے کہنے لگا: میری بیٹی ابھی ابھی مری ہے لیکن تُو
چل کر اپنا ہاتھ اُس پر رکھ تو وہ زندہ ہو جائے گی۔ ۱۹ یسُوعؔ اُٹھا اور
اُس کے ساتھ چل دیا اور اُس کے شاگرد بھی ساتھ ہو لیے۔
۲۰ اور ایسا ہُوا کہ ایک عورت نے جس کے بارہ برس سے
خون جاری تھا، یسُوعؔ کے پیچھے آ کر اُس کی پوشاک کا کنارہ چھُو لیا
۲۱ کیونکہ وہ اپنے دل میں یہ کہتی تھی کہ اگر میں یسُوعؔ کی پوشاک
ہی چھُو لُوں گی تو اچھی ہو جاؤں گی۔
۲۲ یسُوعؔ نے مُڑ کر اُسے دیکھا اور کہا: بیٹی! اطمینان رکھ۔
تیرے ایمان نے تجھے اچھا کر دیا ہے اور وہ اُسی گھڑی اچھی ہو گئی۔
۲۳ جب یسُوعؔ سردار کے گھر پہنچا تو لوگوں کو بانسری
بجاتے اور ماتم کرتے دیکھا۔ ۲۴ اُس نے کہا: ہٹ جاؤ، لڑکی
مری نہیں بلکہ سو رہی ہے اور وہ اُس پر ہنسنے لگے۔ ۲۵ جب لوگوں
کی بھیڑ کو وہاں سے نکال دیا گیا تو یسُوعؔ نے اندر جا کر لڑکی کا ہاتھ
پکڑا اور وہ اُٹھ بیٹھی ۲۶ اور اِس بات کی خبر سارے علاقے میں
پھیل گئی۔

دو اندھوں کا بینائی پانا

۲۷ جب یسُوعؔ وہاں سے آگے روانہ ہُوا تو دو اندھے اُس
کے پیچھے چلّا چلّا کر کہنے لگے: اَے ابنِ داؤدؔ! ہم پر ترس کھا۔
۲۸ جب وہ گھر میں داخل ہُوا تو وہ اندھے اُس کے پاس
آئے اور اُس نے اُن سے پُوچھا: کیا تمہیں یقین ہے کہ میں تمہیں
اچھا کر سکتا ہُوں؟
اُنہوں نے جواب دیا: ہاں خداوند۔
۲۹ تب اُس نے اُن کی آنکھوں کو چھُوا اور کہا: تمہارے ایمان
کے موافق تمہارے لیے ہو۔ ۳۰ اور اُن کی آنکھیں کھل گئیں۔
یسُوعؔ نے اُنہیں تاکید کر کے کہا: خبردار یہ بات کسی کو معلوم نہ ہونے
پائے۔ ۳۱ لیکن وہ باہر نکلے اور اُسے تمام علاقے میں مشہور کر دیا۔

ایک گُونگے کی شفایابی

۳۲ جب وہ باہر جا رہے تھے تو لوگ ایک گُونگے کو جس پر
بدروح کا قبضہ تھا، اُس کے پاس لائے۔ ۳۳ اور جب وہ بدروح
اُس میں سے نکال دی گئی تو گُونگا بولنے لگا۔ لوگوں کو بڑا تعجب ہُوا
اور وہ کہنے لگے: ایسا واقعہ اِسرائیلؔ میں پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا۔
۳۴ لیکن فریسیوں نے کہا کہ یہ تو بدروحوں کے سردار کی مدد
سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔

مزدوروں کی کمی

۳۵ یسُوعؔ تمام قصبوں اور دیہات میں جا کر اُن کے
عبادت خانوں میں تعلیم دیتا اور بادشاہی کی خوشخبری سناتا تھا اور
لوگوں کو اُن کی بیماری اور تکلیف سے نجات دیتا تھا۔ ۳۶ جب اُس
نے لوگوں کے ہجوم کو دیکھا تو اُسے اُن پر بڑا ترس آیا کیونکہ وہ اُن
بھیڑوں کی طرح جن کا کوئی چرواہا نہیں ہوتا، بڑے خستہ حال اور
پراگندہ تھے۔ ۳۷ تب اُس نے اپنے شاگردوں سے کہا: فصل تو
بہت ہے لیکن مزدور کم ہیں ۳۸ لہٰذا تُم فصل کے مالک سے
درخواست کرو کہ وہ اپنی فصل کاٹنے کے لیے مزدور بھیج دے۔

رسُولوں کا تقرّر

۱۰ پھر اُس نے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس بلایا اور
اُنہیں بدروحوں کو نکالنے اور ہر طرح کی بیماری اور
تکلیف دُور کرنے کا اختیار عطا فرمایا۔
۲ اور بارہ رسُولوں کے نام یہ ہیں: اوّل شمعوؔن جو پطرسؔ
کہلاتا ہے اور پھر اُس کا بھائی اندریاسؔ۔ زبدیؔ کا بیٹا یعقوبؔ
اور اُس کا بھائی یوحنّاؔ۔ ۳ فلپّسؔ اور برتلمائیؔ، توماؔ اور متّیؔ محصول
لینے والا، ۴ حلفئیؔ کا بیٹا یعقوبؔ اور تدّیؔ۔ شمعوؔن قنانی اور

یہوُداہ اِسکریوتی جس نے اُسے پکڑوایا تھا۔
۵ یہ بارہ اِن ہدایات کے ساتھ روانہ کیے گئے: غیر یہودی
قوموں کی طرف مت جانا اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ
ہونا۔ ۶ بلکہ اِسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہُوئی بھیڑوں کے پاس
جانا ۷ اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آ گئی
ہے۔ ۸ بیماروں کو شفا دینا، مُردوں کو زندہ کرنا، کوڑھیوں کو کوڑھ سے
پاک صاف کرنا، بدروحوں کو نکالنا۔ تُم نے مفت پایا ہے، مفت
دینا۔ ۹ اپنے کمر بند میں سونا چاندی ہی رکھنا نہ پیسے، ۱۰ نہ راستے
کے لیے تھیلا لینا نہ دو دو کرتے، نہ جوتے اور نہ لاٹھی کیونکہ مزدور
اپنی روزی کا حقدار ہے۔
۱۱ جب تُم کسی شہر یا گاؤں میں داخل ہو تو کسی ایسے شخص کا پتہ
کرو جو اعتبار کے لائق ہو اور جب تک تمہارے رخصت ہونے کا
وقت نہ آ جائے اُسی کے پاس رہو۔ ۱۲ کسی گھر میں داخل ہوتے
وقت سلام کہو۔ ۱۳ اگر وہ گھر تمہارے لائق ہوگا تو تمہارا سلام اُسے
پہنچے گا، اگر لائق نہ ہوگا تو تمہارا سلام تمہارے پاس واپس آ جائے
گا۔ ۱۴ اگر کوئی تمہیں قبول نہ کرے اور تمہاری بات نہ سُنے تو اُس
گھر یا شہر کو چھوڑتے وقت اپنے پاؤں کی گرد بھی وہاں جھاڑ دو۔
۱۵ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اِنصاف کے دِن اُس شہر کے حال سے
سدُوم اور عمُوراہ کے علاقے کا حال زیادہ قابلِ برداشت ہوگا۔

آنے والی آفات

۱۶ دیکھو میں تمہیں گویا بھیڑوں کو بھیڑیوں کے درمیان بھیج
رہا ہُوں۔ لہٰذا تُم سانپوں کی طرح ہوشیار اور کبوتروں کی مانند
بھولے بنو۔
۱۷ آدمیوں سے خبردار رہنا کیونکہ وہ تمہیں پکڑ کر عدالتوں
میں پیش کریں گے اور اپنے عبادتخانوں میں تمہیں کوڑے مارینگے۔
۱۸ اور تُم میری وجہ سے حاکموں اور بادشاہوں کے سامنے حاضر
کیے جاؤ گے تاکہ اُن کے اور غیر قوموں کے درمیان گواہی دے
سکو۔ ۱۹ لیکن جب وہ تمہیں پکڑ کر حوالے کریں تو فکر نہ کرنا کہ ہم
کیا کہیں گے اور کیسے کہیں گے کیونکہ جو کچھ کہنا ہوگا اُسی گھڑی
تمہیں بتا دیا جائے گا۔ ۲۰ اِس لیے کہ بولنے والے تُم نہیں بلکہ
تمہارے آسمانی باپ کا روح ہوگا جو تمہارے ذریعہ کلام کرے گا۔
۲۱ بھائی اپنے بھائی اور باپ اپنے بچّے کو قتل کے لیے حوالے
کرے گا۔ بچّے اپنے والدین کے برخلاف اُٹھ کھڑے ہوں گے
اور اُنہیں مروا ڈالیں گے۔ ۲۲ اور میرے نام کے باعث سب لوگ
تمہارے دشمن بن جائیں گے۔ مگر جو آخر دم تک ثابت قدم رہے گا
وہی نجات پائے گا۔ ۲۳ جب لوگ تمہیں کسی شہر میں ستانے لگیں تو
کسی دوسرے شہر بھاگ جانا۔ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اِس سے
پہلے کہ تُم اِسرائیل کے تمام شہروں میں پھر چکو ابنِ آدم آ جائے گا۔
۲۴ شاگرد اپنے استاد سے بڑا نہیں ہوتا ہے اور نہ ہی نوکر
مالک سے۔ ۲۵ شاگرد کے لیے کافی ہے کہ وہ اپنے استاد کی مانند
اور نوکر کے لیے یہ کہ وہ اپنے مالک کی مانند ہو۔ اگر اُنہوں نے گھر
کے مالک کو بعلزبول کہا ہے تو اُس کے گھر والوں کو تو اور بھی زیادہ
بُرا کہیں گے۔
۲۶ تُم اُن سے مت ڈرو کیونکہ کوئی چیز ڈھکی ہُوئی نہیں ہے
جو کھولی نہ جائے گی اور کوئی چیز چھپی ہُوئی نہیں ہے جو ظاہر نہ کی جائے
گی۔ ۲۷ جو کچھ میں تُم سے اندھیرے میں کہتا ہُوں تُم اُسے دِن کی
روشنی میں کہو اور جو کچھ تمہارے کانوں میں چپکے سے کہا جاتا ہے تُم
کوٹھوں سے اُس کا اعلان کرو۔ ۲۸ اُن سے مت ڈرو جو جسم کو تو مار
سکتے ہیں لیکن روح کو نہیں بلکہ اُس سے ڈرو جو جسم اور جان دونوں کو
جہنّم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ ۲۹ کیا ایک پیسے میں دو چڑیاں نہیں بکتیں؟
لیکن اُن میں سے ایک بھی تمہارے آسمانی باپ کی مرضی کے بغیر
زمین پر نہیں گرتی۔ ۳۰ تمہارے سر کے بال تک گنے ہُوئے ہیں۔
۳۱ لہٰذا ڈرو مت تمہاری قدر تو بہت سی چڑیوں سے بھی زیادہ ہے۔
۳۲ جو کوئی آدمیوں کے سامنے میرا اقرار کرتا ہے، میں بھی
اپنے آسمانی باپ کے سامنے اُس کا اقرار کروں گا۔ ۳۳ لیکن جو
کوئی آدمیوں کے سامنے میرا انکار کرتا ہے، میں بھی اپنے آسمانی
باپ کے سامنے اُس کا انکار کروں گا۔
۳۴ یہ نہ سمجھو کہ میں زمین پر صلح کرانے آیا ہُوں، صلح کرانے
نہیں بلکہ تلوار چلوانے آیا ہُوں۔ ۳۵ کیونکہ میں اِس لیے آیا ہُوں کہ

بیٹے کو باپ سے،
اور بیٹی کو ماں سے
اور بہُو کو ساس سے جدا کر دُوں۔
۳۶ آدمی کے دشمن اُس کے اپنے گھر ہی کے لوگ ہونگے۔

۳۷ جو کوئی اپنے باپ یا اپنی ماں کو مجھ سے زیادہ پیار کرتا
ہے وہ میرے لائق نہیں اور جو کوئی اپنے بیٹے یا بیٹی کو مجھ سے زیادہ
پیار کرتا ہے میرے لائق نہیں۔ ۳۸ جو کوئی اپنی صلیب اُٹھا کر
میرے پیچھے نہیں چلتا، میرے لائق نہیں۔ ۳۹ جو کوئی اپنی جان
بچاتا ہے، اُسے کھوئے گا اور جو کوئی میرے لیے اپنی جان کھو دیتا

ہے، اُسے سلامت پائے گا۔
۴۰ جو تمہیں قبول کرتا ہے، مجھے قبول کرتا ہے اور جو مجھے قبول
کرتا ہے وہ اُسے قبول کرتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ ۴۱ جو نبی کو
نبی سمجھ کر قبول کرتا ہے وہ نبی کا اجر پائے گا اور جو کسی راستباز کو
راستباز سمجھ کر قبول کرتا ہے وہ راستباز کا اجر پائے گا۔ ۴۲ اور جو
اِن چھوٹوں میں سے کسی کو میرا شاگرد مان کر ایک پیالہ ٹھنڈا پانی ہی
پلا دے گا تو میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اپنا اجر ہرگز نہ کھوئے گا۔

خداوند یسُوعؔ اور یوحنّا بپتسمہ دینے والا

۱۱ جب یسُوعؔ اپنے بارہ شاگردوں کو ہدایت دے چُکا تو
وہاں سے روانہ ہُوا تاکہ اُن کے دوسرے شہروں میں
بھی تعلیم دے اور منادی کرے۔
۲ یوحنّا نے قیدخانہ میں مسیح کے کاموں کے بارے میں سُنا تو
اُس نے اپنے شاگردوں کو بھیجا ۳ کہ وہ مسیح سے پُوچھیں کہ وہ شخص
جو آنے والا تھا تُو ہی ہے یا ہم کسی اور کا انتظار کریں۔
۴ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا کہ جو کچھ تُم دیکھتے اور سُنتے ہو
جا کر یوحنّا سے بیان کر دو ۵ کہ اندھے دیکھتے ہیں، لنگڑے چلتے
ہیں، کوڑھی پاک صاف کیے جاتے ہیں، بہرے سُنتے ہیں، مُردے
زندہ کیے جاتے ہیں اور غریبوں کو خوشخبری سُنائی جاتی ہے۔
۶ مبارک ہے وہ شخص جو میرے سبب سے ٹھوکر نہیں کھاتا۔
۷ جب یوحنّا کے شاگرد چلے گئے تو یسُوعؔ لوگوں سے یوحنّا
کے بارے میں کہنے لگا کہ تُم بیابان میں کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا ہوا
سے ہلتے ہُوئے سرکنڈے کو؟ ۸ اگر نہیں تو پھر اور کیا دیکھنے گئے تھے؟
نفیس کپڑے پہنے ہُوئے کسی شخص کو؟ جو نفیس کپڑے پہنتے ہیں شاہی
محلوں میں رہتے ہیں۔ ۹ آخر تُم کیا دیکھنے گئے تھے؟ کسی نبی کو؟ ہاں،
لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ نبی سے بھی بڑے کو۔ ۱۰ یوحنّا ہی وہ
شخص ہے جس کی بابت کلام میں لکھا ہے کہ

دیکھ میں اپنا پیغمبر تیرے آگے بھیج رہا ہُوں،
جو تیرے آگے تیری راہ تیّار کرے گا۔

۱۱ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو عورتوں سے پیدا ہُوئے ہیں
اُن میں یوحنّا بپتسمہ دینے والے سے بڑا کوئی پیدا نہیں ہُوا لیکن جو
آسمان کی بادشاہی میں سب سے چھوٹا ہے وہ یوحنّا سے بھی بڑا ہے۔
۱۲ یوحنّا بپتسمہ دینے والے کے دِنوں سے اُس وقت تک خدا کی
بادشاہی کی شدّت سے مخالفت ہوتی رہی ہے اور زورآور اُس پر
قابض ہوتے رہے ہیں۔ ۱۳ کیونکہ سارے نبیوں اور توریت نے
یوحنّا تک پیش گوئی کی۔ ۱۴ اگر تُم ماننے کے لیے تیّار ہو تو وہ ایلیّاہ جو
آنے والا تھا یہی ہے۔ ۱۵ جس کے پاس سُننے کے کان ہوں وہ سُن لے۔
۱۶ میں اِس زمانہ کے لوگوں کو کِس سے تشبیہ دُوں؟ وہ اُن
لڑکوں کی طرح ہیں جو بازاروں میں بیٹھے ہُوئے اپنے ہمجولیوں کو
پکار کر کہتے ہیں:

۱۷ ہم نے تمہارے لیے بانسری بجائی،
لیکن تُم نہ ناچے؛
ہم نے ماتم کیا،
تب بھی تُم نے چھاتی نہ پیٹی۔

۱۸ کیونکہ یوحنّا نہ کھاتا آیا اور نہ پیتا اور لوگ کہتے ہیں کہ
اُس میں بدروح ہے ۱۹ اِبنِ آدم کھاتا اور پیتا آیا اور وہ کہتے ہیں
دیکھو! یہ کھاؤ اور شرابی ہے بلکہ محصول لینے والوں اور گنہگاروں کا یار
ہے۔ مگر حکمت اپنے کاموں سے راست ٹھہرتی ہے۔

توبہ نہ کرنے والوں پر افسوس

۲۰ تب یسُوعؔ اُن شہروں کو ملامت کرنے لگا جن میں اُس
نے اپنے بیشتر معجزے دکھائے تھے لیکن اُنہوں نے توبہ نہ کی تھی۔
۲۱ اَے خُرازِین! تجھ پر افسوس، اَے بیت صیدا! تجھ پر افسوس۔ اگر
یہ معجزے جو تمہارے یہاں دکھائے گئے صور اور صیدا میں دکھائے
جاتے تو وہاں کے لوگ ٹاٹ اوڑھ کر اور سر پر راکھ ڈال کر کب کے
توبہ کر لیتے۔ ۲۲ لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِنصاف کے دِن
صور اور صیدا کا حال تمہارے حال سے زیادہ قابلِ برداشت ہوگا۔
۲۳ اور اَے کفرنحوم! کیا تُو آسمان تک بلند کیا جائے گا؟ نہیں، تُو
پاتال میں اُترے گا کیونکہ یہ معجزے جو تُجھ میں دکھائے گئے اگر
سدُوم میں دکھائے جاتے تو وہ آج تک باقی رہتا۔ ۲۴ لیکن میں تُم
سے کہتا ہُوں کہ اِنصاف کے دِن سدُوم کا حال تیرے حال سے
زیادہ قابلِ برداشت ہوگا۔

سکُون اور اطمینان

۲۵ اُس وقت یسُوعؔ نے کہا: اَے باپ آسمان اور زمین
کے خداوند! میں تیرا شکر کرتا ہُوں کہ تُو نے یہ باتیں عالموں اور
عقلمندوں سے پوشیدہ رکھیں اور بچّوں پر ظاہر کیں۔ ۲۶ ہاں اَے
باپ! تیری خوشی یہی تھی۔
۲۷ میرے باپ کی طرف سے سب کچھ میرے سپرد کر دیا

گیا ہے۔کوئی اور شخص بیٹے کو نہیں جانتا سوائے باپ کے اور نہ ہی
کوئی باپ کو جانتا ہے سوائے بیٹے کے یا پھر اُس شخص کے جس پر
بیٹا اُسے ظاہر کرنا چاہے۔
۲۸ اَے محنت کشو اور بوجھ سے دبے ہُوئے لوگو! میرے
پاس آؤ۔ میں تمہیں آرام بخشوں گا۔ ۲۹ میرا جوُا اُٹھا لو اور مجھ سے
سیکھو کیونکہ میں حلیم ہُوں اور میرا دل فروتن ہے اور تمہاری روحوں کو
آرام نصیب ہوگا۔ ۳۰ اِس لیے کہ میرا جوُا نرم اور میرا بوجھ ہلکا ہے۔

سبَت کا مالک

۱۲ اُس وقت سبَت کے دِن یسُوؔع کھیتوں میں سے ہوکر
جا رہا تھا۔ اُس کے شاگرد بھوکے تھے اور وہ بالیں توڑ
توڑ کر کھانے لگے۔ ۲ جب فرِیسیوں نے یہ دیکھا تو اُس سے کہنے لگے:
دیکھ تیرے شاگرد وہ کام کر رہے ہیں جو سبَت کے دِن کرنا روا
نہیں۔
۳ اُس نے جواب دیا: کیا تُم نے کبھی نہیں پڑھا کہ جب
داؤؔد اور اُس کے ساتھی بھوکے تھے تو اُس نے کیا کِیا؟ ۴ وہ خدا
کے گھر میں داخل ہُوا اور نذر کی روٹیاں لے کر خود بھی کھائیں اور
اپنے ساتھیوں کو بھی کھلائیں۔ ایسی روٹیوں کا کھانا اُس ہی کے لیے
روا تھا نہ اُس کے ساتھیوں کے لیے۔ صرف کاہن ہی اُنہیں کھا
سکتے تھے۔ ۵ یا تُم نے توریت میں یہ بھی نہیں پڑھا کہ کاہن سبَت
کے دِن ہیکل میں سبَت کی بےحُرمتی کرنے کے باوجود بےقصور
رہتے ہیں۔ ۶ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ یہاں وہ موجود ہے جو ہیکل
سے کہیں بڑا ہے۔ ۷ اگر تُم اِس کا مطلب جانتے کہ میں رحمدلی کو
قربانی سے زیادہ پسند کرتا ہُوں تو بےقصوروں کو قصوروار نہ ٹھہراتے
۸ کیونکہ ابنِ آدم سبَت کا بھی مالک ہے۔
۹ وہاں سے روانہ ہوکر وہ اُن کے عبادتخانہ میں داخل ہُوا۔
۱۰ وہاں ایک آدمی تھا جس کا ایک ہاتھ سوکھا ہُوا تھا۔ اُنہوں نے
یسُوؔع پر الزام لگانے کے ارادے سے اُس سے پُوچھا: کیا سبَت
کے دِن شفا دینا جائز ہے؟
۱۱ اُس نے اُن سے کہا: اگر تُم میں سے کسی کی بھیڑ سبَت کے
دِن گڑھے میں گر جائے تو کیا تُم اُسے پکڑ کر باہر نہ نکالو گے؟
۱۲ اِنسان کی قدر تو بھیڑ سے کہیں زیادہ ہے۔ اِس لیے سبَت کے
دِن نیکی کرنا جائز ہے۔
۱۳ تب اُس نے اُس آدمی سے کہا: اپنا ہاتھ دراز کر۔ اُس
نے دراز کیا اور وہ اُس کے دوسرے ہاتھ کی طرح درست ہو گیا۔
۱۴ مگر فرِیسی باہر جا کر اُسے مار ڈالنے کی سازش کرنے لگے۔

خدا کا چُنا ہُوا خادم

۱۵ یسُوؔع کو پتا چلا تو وہ وہاں سے روانہ ہو گیا اور بہت سے
لوگ اُس کے پیچھے ہو لیے اور اُس نے سب کو اچھا کر دیا۔ ۱۶ اور
اُنہیں تاکید بھی کی کہ اُسے ظاہر نہ کریں ۱۷ تاکہ یسعیاؔہ نبی کی
معرفت کہی گئی یہ بات پُوری ہو جائے کہ

۱۸ یہ میرا خادم ہے جسے میں نے چُنا ہے،
میرا محبوب ہے جس سے میرا دل خوش ہے؛
میں اپنا روح اُس پر نازل کروں گا،
اور یہ غیر قوموں میں اِنصاف کا اعلان کرے گا۔
۱۹ یہ نہ تو جھگڑا کرے گا نہ شور؛
اور راہوں میں کوئی اُس کی آواز نہ سُنے گا۔
۲۰ یہ کُچلے ہُوئے سرکنڈے کو نہ توڑے گا،
نہ ٹمٹماتے ہُوئے دیئے کو بُجھائے گا،
جب تک کہ اِنصاف کو فتح نہ بخش دے۔
۲۱ اور اُس کا نام غیر یہُودی قوموں کے لیے امید کا باعث
ہوگا۔

خداوند یسُوؔع اور بعلز بوؔل

۲۲ تب لوگ ایک اندھے اور گُونگے آدمی کو جس میں بدرُوح
تھی، یسُوؔع کے پاس لائے اور اُس نے اُسے اچھا کر دیا۔ چنانچہ
وہ دیکھنے اور بولنے لگا۔ ۲۳ اور لوگ حیران ہو کر کہنے لگے: کیا یہ
ممکن نہیں کہ یہی ابنِ داؤؔد ہو؟
۲۴ لیکن فرِیسیوں نے یہ بات سُن کر کہا: یہ بدرُوحوں کے
سردار بعلز بوؔل کی مدد سے بدروحوں کو نکالتا ہے۔
۲۵ یسُوؔع اُن کے خیالات سے واقف تھا اِس لیے اُس نے
اُن سے کہا: اگر کسی حکومت میں پھُوٹ پڑ جائے تو وہ ویران ہو جاتی
ہے اور جس شہر یا گھر میں پھُوٹ پڑ جائے وہ بھی قائم نہیں رہتا۔
۲۶ اگر شیطان ہی شیطان کو نکالنے لگے تو وہ آپ ہی اپنا مخالف ہو
جاتا ہے، پھر اُس کی حکومت کیسے قائم رہ سکتی ہے؟ ۲۷ اور اگر میں
بعلز بوؔل کی مدد سے بدرُوحوں کو نکالتا ہُوں تو تمہارے اپنے آدمی
اُنہیں کس کی مدد سے نکالتے ہیں؟ وہی تمہارے مُنصِف ہوں گے۔
۲۸ لیکن اگر میں خدا کے رُوح کی مدد سے بدرُوحوں کو نکالتا ہُوں
تو خدا کی بادشاہی تمہارے پاس آ پہنچی ہے۔
۲۹ کوئی کسی زور آور کے گھر میں گھُس کر کیسے اُس کا

مال واسباب لُوٹ سکتا ہے جب تک کہ پہلے اُس زورآور کو باندھ
نہ لے؟ تب وہ اُس کا گھر لُوٹ سکتا ہے۔
۳۰ جو میرے ساتھ نہیں وہ میرے خلاف ہے اور جو میرے
ساتھ جمع نہیں کرتا وہ بکھیرتا ہے۔ ۳۱ اِس لیے میں تُم سے کہتا ہُوں
کہ آدمیوں کا ہر گناہ اور کفر معاف کیا جائے گا لیکن جو کفر پاک
رُوح کے خلاف ہوگا وہ نہیں بخشا جائے گا۔ ۳۲ اگر کوئی ابنِ آدم
کے خلاف کچھ کہتا ہے تو اُسے بھی معاف کر دیا جائے گا لیکن جو
پاک رُوح کے خلاف کچھ کہتا ہے اُسے نہ تو اِس دنیا میں معاف کیا
جائے گا نہ آنے والی دنیا میں۔
۳۳ یا تو درخت کو اچھا کہو اور اُس کے پھل کو بھی اچھا یا پھر
اُسے بُرا کہو اور اُس کے پھل کو بھی بُرا، کیونکہ درخت اپنے پھل
سے پہچانا جاتا ہے۔ ۳۴ اَے سانپ کے بچّو! تُم بُرے ہوکر کوئی
اچھی بات کیسے کہہ سکتے ہو؟ کیونکہ جو دل میں بھرا ہوتا ہے وہی
زبان پر آتا ہے۔ ۳۵ اچھا آدمی اچھے خزانہ سے اچھی چیزیں نکالتا
ہے اور بُرا آدمی بُرے خزانہ سے بُری چیزیں باہر لاتا ہے۔
۳۶ لہٰذا میں تُم سے کہتا ہُوں کہ اِنصاف کے دِن لوگوں کو اپنی ہر
بُری بات کا حساب دینا ہوگا ۳۷ کیونکہ تُم اپنی باتوں کے باعث
راستباز یا گنہگار ٹھہرائے جاؤ گے۔

یُوناہ کا نشان

۳۸ تب بعض فرِیسی اور شریعت کے عالم بول اُٹھے: اَے
استاد! ہم تجھ سے کوئی نشان دیکھنا چاہتے ہیں۔
۳۹ لیکن اُس نے جواب میں اُن سے کہا: اِس زمانہ کے
بُرے اور حرامکار لوگ نشان دیکھنا چاہتے ہیں مگر اُنہیں یُوناہ نبی کے
نشان کے سوا کوئی اور نشان نہ دیا جائے گا۔ ۴۰ کیونکہ جس طرح
یُوناہ تین دِن اور تین رات مچھلی کے پیٹ میں رہا اُسی طرح ابنِ
آدم تین دِن اور تین رات زمین کے اندر رہے گا۔ ۴۱ نینوہ کے
لوگ عدالت کے دِن اِس زمانہ کے لوگوں کے ساتھ کھڑے ہوکر
اُنہیں مجرم ٹھہرائیں گے، اِس لیے کہ اُنہوں نے یُوناہ کی منادی کی
وجہ سے توبہ کر لی تھی اور دیکھو یہاں وہ موجود ہے جو یُوناہ سے بھی
بڑا ہے۔ ۴۲ دکّن کی ملکہ عدالت کے دِن اِس زمانہ کے لوگوں کے
ساتھ کھڑی ہوکر اُنہیں مجرم ٹھہرائے گی کیونکہ وہ بڑی دُور سے
سلیمانؔ کی حکمت سُننے کے لیے آئی تھی اور دیکھو یہاں سلیمانؔ
سے بھی بڑا موجود ہے۔
۴۳ جب کسی شخص میں سے بدرُوح نکل جاتی ہے تو وہ آرام
ڈھونڈنے کے لیے ویرانوں کے چکّر لگاتی ہے لیکن نہیں پاتی۔
۴۴ تب وہ کہتی ہے کہ میں اپنے اُسی گھر کو لَوٹ جاؤں گی جس
میں سے نکلی تھی۔ جب وہ واپس آتی ہے تو وہ اُس گھر کو خالی، صاف
ستھرا اور آراستہ پاتی ہے۔ ۴۵ تب وہ جاتی ہے اور اپنے سے بھی
بدتر سات روحیں اپنے ساتھ لے کر آتی ہے اور وہ اندر جا کر رہنے
لگتی ہیں اور اُس آدمی کا حال پہلے سے بھی زیادہ بُرا ہو جاتا ہے۔
اِس زمانے کے بُرے لوگوں کا حال بھی ایسا ہی ہوگا۔

خداوند یسُوعؔ کی ماں اور بھائی

۴۶ ابھی یسُوعؔ ہجوم سے بات کر ہی رہا تھا کہ اُس کی ماں
اور بھائی باہر آ کھڑے ہُوئے۔ وہ اُس سے بات کرنا چاہتے تھے۔
۴۷ کسی نے اُسے خبر دی کہ دیکھ تیری ماں اور تیرے بھائی باہر
کھڑے ہیں اور تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔
۴۸ اُس نے خبر لانے والے سے کہا: کون ہے میری ماں
اور کون ہیں میرے بھائی؟ ۴۹ تب اُس نے اپنے شاگردوں کی
طرف اشارہ کر کے کہا: دیکھ! میری ماں اور بھائی یہ ہیں
۵۰ کیونکہ جو کوئی میرے آسمانی باپ کی مرضی پر چلتا ہے وہی میرا
بھائی اور میری بہن اور میری ماں ہے۔

بیج بونے والے کی تمثیل

۱۳ اُسی دِن یسُوعؔ گھر سے باہر نکلا اور جھیل کے
کنارے جا بیٹھا۔ ۲ اُس کے چاروں طرف لوگوں
کی اتنی بھیڑ جمع ہوگئی کہ وہ ایک کشتی میں سوار ہوگیا اور ساری بھیڑ
کنارے پر کھڑی رہی۔ ۳ تب وہ اُن سے تمثیلوں میں بہت سی
باتیں کہنے لگا کہ دیکھو، ایک بیج بونے والا بیج بونے نکلا۔ ۴ بوتے
وقت کچھ بیج راہ کے کنارے جا گرے اور چڑیوں نے آ کر اُنہیں
چُگ لیا۔ ۵ کچھ پتھریلی زمین پر گرے جہاں مٹّی کم تھی، اِس لیے وہ
جلد اُگ آئے۔ ۶ لیکن جب سورج نکلا تو جل گئے اور جڑ گہری نہ
ہونے کے باعث سوکھ گئے۔ ۷ کچھ بیج جھاڑیوں میں گرے اور
جھاڑیوں نے پھیل کر اُنہیں دبا لیا۔ ۸ لیکن کچھ اچھی زمین میں
گرے اور پھل لائے، کچھ سَو گُنا، کچھ ساٹھ گُنا، کچھ تیس گُنا۔
۹ جسکے پاس کان ہوں وہ سُن لے۔
۱۰ تب شاگردوں نے یسُوعؔ کے پاس آ کر پُوچھا: تُو لوگوں
سے تمثیلوں میں باتیں کیوں کرتا ہے؟
۱۱ اُس نے جواب دیا: تمہیں تو آسمان کی بادشاہی کے بھید
سمجھنے کی قابلیت دی گئی ہے لیکن اِنہیں نہیں ۱۲ کیونکہ جس کے پاس
ہے اُسے اور بھی دیا جائے گا اور اُس کے پاس افراط سے ہوگا لیکن
جس کے پاس نہیں کے برابر ہے اُس سے وہ بھی جو اُس کے پاس

ہے، لے لیا جائے گا۔ ۱۳ میں اُن سے تمثیلوں میں اِس لیے بات
کرتا ہُوں کہ

وہ دیکھنے کو تو دیکھتے ہیں مگر پہچان نہیں پاتے؛
اور سُننے کو تو سُنتے ہیں مگر سمجھ نہیں پاتے۔

۱۴ یسعیاہ نبی کی یہ پیش گوئی اُن ہی پر صادق آتی ہے:

تُم سُنتے تو رہو گے لیکن سمجھو گے نہیں؛
دیکھتے رہو گے لیکن پہچان نہ پاؤ گے؛
۱۵ کیونکہ اِس قوم کے دل پر چربی چھا گئی ہے؛
وہ اونچا سُننے لگے ہیں،
اور اُنہوں نے اپنی آنکھیں بند کر رکھی ہیں۔
کہیں ایسا نہ ہو کہ اُن کی آنکھیں دیکھ لیں
اُن کے کان سُن لیں،
اُن کے دل سمجھ لیں،
اور وہ میری طرف پھریں
اور میں اُنہیں شفا بخشوں۔

۱۶ لیکن تمہاری آنکھیں مبارک ہیں کیونکہ وہ دیکھتی ہیں اور
تمہارے کان مبارک ہیں کیونکہ وہ سُنتے ہیں۔ ۱۷ کیونکہ میں تُم
سے سچ کہتا ہُوں کہ بہت سے نبی اور خدا کے بندے چاہتے تھے
کہ جو تُم دیکھتے ہو وہ بھی دیکھیں مگر نہ دیکھ سکے اور جو تُم سُنتے ہو سُنیں
مگر نہ سُن سکے۔
۱۸ اب بیج بونے والے کی تمثیل کا مطلب سُنو۔ ۱۹ جب
کوئی بادشاہی کا پیغام سُنتا ہے لیکن سمجھتا نہیں تو شیطان آتا ہے اور
جو بیج اُس کے دل میں بویا گیا تھا اُسے نکال لے جاتا ہے۔ یہ اُس
بیج کی مانند ہے جو راہ کے کنارے بویا گیا تھا۔ ۲۰ جو بیج پتھریلی
زمین پر گرا، اُس شخص کی مانند ہے جو کلام کو سُنتے ہی خوشی سے اُسے
قبول کر لیتا ہے۔ ۲۱ لیکن وہ اُس میں جڑ نہیں پکڑنے پاتا اور دیرپا
ثابت نہیں ہوتا۔ کیونکہ جب کلام کے سبب سے ظلم یا مصیبت آتی
ہے تو وہ فوراً گر پڑتا ہے۔ ۲۲ جھاڑیوں میں گرنے والے بیج سے
مراد وہ ہے جو کلام کو سُنتا تو ہے لیکن دنیا کی فکر اور دولت کا فریب
اُسے دبا دیتا ہے اور وہ بے پھل رہ جاتا ہے۔ ۲۳ لیکن جو اچھی
زمین میں بوئے گئے بیج کی طرح ہے وہ کلام کو سُنتا اور سمجھتا ہے
اور پھل لاتا ہے، کوئی سَو گُنا، کوئی ساٹھ گُنا اور کوئی تیس گُنا۔

جنگلی بُوٹیوں کی تمثیل

۲۴ یسوعؔ نے اُنہیں ایک اور تمثیل سُنائی کہ آسمان کی
بادشاہی اُس شخص کی مانند ہے جس نے اپنے کھیت میں اچھا بیج بویا
۲۵ لیکن جب لوگ سو رہے تھے تو اُس کا دشمن آیا اور گیہوں میں
جنگلی بُوٹیوں کا بیج بو گیا۔ ۲۶ جب پتّیاں نکلیں اور بالیں آئیں تو وہ
جنگلی بُوٹیاں بھی نمودار ہو گئیں۔
۲۷ مالک کے نوکروں نے آ کر اُس سے کہا: کیا تُو نے اپنے
کھیت میں اچھا بیج نہ بویا تھا؟ پھر یہ جنگلی بُوٹیاں کہاں سے آ گئیں؟
۲۸ اُس نے جواب دیا: یہ کسی دشمن کا کام ہے۔ نوکروں
نے پُوچھا: کیا تُو چاہتا ہے کہ ہم اُنہیں اُکھاڑ پھینکیں؟
۲۹ لیکن اُس نے کہا: نہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ اُنہیں
اُکھاڑتے وقت تُم گیہوں کو بھی نقصان پہنچا بیٹھو۔ ۳۰ کٹائی تک
دونوں کو اکٹھا بڑھنے دو اور کٹائی کے وقت میں کٹائی کرنے والوں
سے کہہ دُوں گا کہ پہلے جنگلی بُوٹیوں کو جمع کرو اور جلانے کے لیے
اُن کے گٹھے باندھ لو۔ پھر گیہوں کو میرے کھتّے میں جمع کر دینا۔

رائی کے بیج اور خمیر کی تمثیل

۳۱ اُس نے اُنہیں ایک اور تمثیل سُنائی کہ آسمان کی بادشاہی
رائی کے بیج کی طرح ہے جسے ایک آدمی نے لیا اور اپنے کھیت
میں بو دیا۔ ۳۲ یہ بیجوں میں سب سے چھوٹا ہوتا ہے لیکن اُگنے کے بعد
پودوں میں سب سے بڑا ہو جاتا ہے اور گویا درخت بن جاتا
ہے۔ یہاں تک کہ ہوا کے پرندے آ کر اُس کی ڈالیوں پر بسیرا
کرتے ہیں۔
۳۳ اُس نے اُنہیں ایک اور تمثیل سُنائی کہ آسمان کی
بادشاہی خمیر کی طرح ہے جسے ایک عورت نے لیا اور ڈھیر سے آٹے
میں ملا دیا یہاں تک کہ سارا آٹا خمیر ہو گیا۔
۳۴ یہ ساری باتیں یسوعؔ نے لوگوں سے تمثیلوں میں کہیں
اور بغیر تمثیل کے وہ اُن سے کچھ نہ کہتا تھا ۳۵ تاکہ نبی کی کہی ہُوئی
بات پُوری ہو جائے کہ

میں تمثیلوں کے لیے اپنا مُنہ کھولوں گا،
اور وہ باتیں کہوں گا جو بنائے عالم کے وقت سے پوشیدہ
رہی ہیں۔

جنگلی بُوٹیوں کی تمثیل کا مطلب

۳۶ تب وہ لوگوں سے جدا ہو کر گھر کے اندر چلا گیا اور اُس

کے شاگرد اُس کے پاس آ کر کہنے لگے کہ ہمیں جنگلی بُوٹیوں کی تمثیل
کا مطلب سمجھا دے۔
۳۷ یسُوع نے جواب دیا: جو اچھا بیج بوتا ہے وہ ابنِ آدم ہے۔
۳۸ کھیت یہ دنیا ہے اور اچھے بیج سے مراد ہے بادشاہی کے
فرزند، جنگلی بُوٹیاں شیطان کے فرزندوں کے مترادف ہیں ۳۹ اور
دشمن جس نے اُنہیں بویا، شیطان ہے۔ کٹائی کا مطلب ہے دنیا کا
آخر اور کٹائی کرنے والوں سے مراد ہیں فرشتے۔
۴۰ جس طرح جنگلی بُوٹیاں جمع کر کے آگ میں جلا دی جاتی
ہیں اُسی طرح دنیا کے آخر میں ہوگا۔ ۴۱ ابنِ آدم اپنے فرشتوں کو
بھیجے گا اور وہ اُس کی بادشاہی میں سے گناہ کا باعث بننے والی
ساری چیزوں اور بدکاروں کو جمع کر لیں گے ۴۲ اور اُنہیں آگ کی
بھٹّی میں جھونک دیں گے جہاں وہ لوگ روتے اور دانت پیستے
رہیں گے۔ ۴۳ اُس وقت راستباز اپنے باپ کی بادشاہی میں
سورج کی مانند چمکیں گے۔ جس کے پاس کان ہیں وہ سُن لے۔

چھپے ہُوئے خزانے اور موتی کی تمثیل

۴۴ آسمان کی بادشاہی اُس خزانہ کی مانند ہے جو ایک کھیت
میں چھپا ہُوا تھا جسے ایک شخص نے ڈھونڈ لیا اور پھر سے چھپا دیا۔
تب وہ خوشی خوشی گیا اور اپنا سب کچھ بیچ کر کھیت کو خرید لیا۔
۴۵ پھر آسمان کی بادشاہی ایک سوداگر کی مانند ہے جو عمدہ
موتیوں کی تلاش میں تھا۔ ۴۶ جب اُسے ایک بیش قیمت موتی ملا تو
اُس نے جا کر اپنا سب کچھ فروخت کر دیا اور اُسے خرید لیا۔

جال کی تمثیل

۴۷ پھر آسمان کی بادشاہی ایک بڑے جال کی مانند ہے
جو جھیل میں ڈالا گیا اور ہر قسم کی مچھلیاں سمیٹ لایا ۴۸ اور
جب بھر گیا تو لوگ اُسے کھینچ کر کنارے پر لے آئے اور بیٹھ کر اچھی
اچھی مچھلیوں کو ٹوکروں میں جمع کر لیا اور خراب مچھلیوں کو پھینک
دیا۔ ۴۹ دنیا کے آخر میں بھی ایسا ہی ہوگا۔ فرشتے نکلیں گے اور
بدکاروں کو راستبازوں سے جدا کریں گے ۵۰ اور اُنہیں آگ کی
بھٹّی میں ڈال دیں گے جہاں وہ لوگ روتے اور دانت پیستے رہیں
گے۔

۵۱ کیا تُم یہ ساری باتیں سمجھ گئے؟
اُنہوں نے اُس سے کہا: ہاں۔
۵۲ تب اُس نے اُن سے کہا: شریعت کا ہر عالم جو آسمان کی
بادشاہی کی تربیت پا چکا ہے، ایک ایسے مالک مکان کی مانند ہے جو
اپنے خزانے سے نئی اور پرانی، دونوں قسم کی چیزیں نکالتا ہے۔

نبی کی بے قدری

۵۳ جب یسُوع یہ تمثیلیں سُنا چُکا تو وہاں سے چل دیا
۵۴ اور اپنے شہر میں آ کر وہاں کے عبادتخانہ میں تعلیم دینے لگا۔
لوگ اُس کی تعلیم سُن کر حیران ہُوئے اور کہنے لگے کہ یہ حکمت اور
معجزے اِسے کہاں سے حاصل ہو گئے؟ ۵۵ کیا یہ بڑھئی کا بیٹا
نہیں؟ کیا اِس کی ماں کا نام مریم نہیں اور کیا یعقوب، یُوسُف،
شمعُون اور یہوداہ اِس کے بھائی نہیں؟ ۵۶ اور کیا اِس کی سب
بہنیں ہمارے یہاں نہیں رہتیں؟ پھر یہ سب کچھ اِس میں کہاں
سے آ گیا؟ ۵۷ اور اُنہوں نے اُس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔
لیکن یسُوع نے اُن سے کہا: نبی کی بے قدری اُس کے
اپنے شہر اور رشتہ داروں میں ہوتی ہے اور کہیں نہیں۔
۵۸ چنانچہ اُس نے اُن کی بے اعتقادی کے سبب وہاں
زیادہ معجزے نہیں دکھائے۔

یوحنّا بپتسمہ دینے والے کا قتل

۱۴ اُس وقت ہیرودیس نے جو ملک کے چوتھے حِصّہ
پر حکومت کرتا تھا یسُوع کی شہرت سُنی ۲ اور اپنے
خادموں سے کہا: یہ یوحنّا بپتسمہ دینے والا ہے جو مُردوں میں سے
جی اُٹھا ہے اور اِسی وجہ سے وہ معجزے دکھا رہا ہے۔
۳ اصل میں ہیرودیس نے یوحنّا کو پکڑوا کر بندھوایا اور
قیدخانہ میں ڈلوایا تھا۔ اِس کی وجہ اُس کے بھائی فلپّس کی بیوی
ہیرودیاس تھی ۴ کیونکہ یوحنّا نے ہیرودیس سے کہا تھا کہ تجھے
اُسے اپنے پاس رکھنا روا نہیں۔ ۵ اور ہیرودیس یوحنّا کو قتل کرنا
چاہتا تھا لیکن عوام سے ڈرتا تھا کیونکہ وہ یوحنّا کو نبی مانتے تھے۔
۶ ہیرودیس کی سالگرہ کے جشن میں ہیرودیاس کی بیٹی
نے مہمانوں کے سامنے ناچ کر ہیرودیس کو بہت خوش کیا
۷ اور ہیرودیس نے قسم کھا کر اُس سے وعدہ کیا کہ تُو جو چاہے مانگ
لے، میں تجھے دُوں گا۔ ۸ لڑکی نے اپنی ماں کے سکھانے پر کہا
کہ مجھے یوحنّا بپتسمہ دینے والے کا سر تھال میں یہاں منگوا دے۔
۹ یہ سُن کر ہیرودیس کو سخت افسوس ہُوا لیکن اپنی قسم کی خاطر
اور مہمانوں کی موجودگی کے باعث اُس نے حکم دیا کہ لڑکی کو
یوحنّا کا سر دے دیا جائے۔ ۱۰ چنانچہ اُس نے آدمی بھیج کر یوحنّا کا
سر قلم کروایا ۱۱ اور اُسے تھال میں رکھوا کر لڑکی کو دے دیا۔ وہ اُسے
اپنی ماں کے پاس لے گئی۔ ۱۲ تب یوحنّا کے شاگرد آئے اور اُس
کی لاش اُٹھا کر لے گئے اور اُسے دفن کر دیا اور جا کر یسُوع کو خبر
دی۔

خداوند یسُوعؔ کا پانچ ہزار کو کھلانا

۱۳جب یسُوعؔ نے یہ سُنا تو وہ کشتی کے ذریعہ ایک ویران
مقام کی طرف روانہ ہو گیا۔ لوگوں کو پتہ چلا تو وہ شہر شہر سے نکل کر
پیدل ہی اُس کے پیچھے چل دیئے۔ ۱۴جب یسُوعؔ کشتی سے اُترا
اور اُس نے لوگوں کے ایک بڑے ہجوم کو دیکھا تو اُسے اُن پر بڑا
ترس آیا اور اُس نے اُن کے بیماروں کو شفا بخشی۔
۱۵جب شام ہُوئی تو اُس کے شاگرد اُس کے پاس آ کر کہنے
لگے کہ یہ جگہ ویران ہے اور دیر بھی ہو چُکی ہے۔ لوگوں کو رخصت کر
دے تاکہ وہ دیہات میں جا کر اپنے لیے کھانا مول لے سکیں۔
۱۶یسُوعؔ نے کہا: اُن کا جانا ضروری نہیں، تُم ہی اُنہیں کچھ
کھانے کو دو۔
۱۷اُنہوں نے جواب دیا کہ یہاں ہمارے پاس صرف
پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں ہیں۔
۱۸اُس نے کہا: اُنہیں یہاں میرے پاس لے آؤ۔ ۱۹تب
اُس نے لوگوں کو گھاس پر بیٹھ جانے کا حکم دیا اور پانچ روٹیاں اور دو
مچھلیاں لیں اور آسمان کی طرف دیکھ کر برکت دی۔ پھر اُس نے
روٹیوں کے ٹکڑے کیے اور شاگردوں کو دیئے اور شاگردوں نے
اُنہیں لوگوں کو دیا۔ ۲۰سب نے پیٹ بھر کھایا اور شاگردوں نے
بچے ہُوئے ٹکڑوں سے بھری ہُوئی بارہ ٹوکریاں اُٹھائیں۔ ۲۱کھانے
والوں کی تعداد عورتوں اور بچّوں کے علاوہ تقریباً پانچ ہزار تھی۔

خداوند یسُوعؔ کا پانی پر چلنا

۲۲اُس کے فوراً بعد یسُوعؔ نے شاگردوں کو حکم دیا کہ تُم کشتی
میں بیٹھ کر جھیل کے پار چلے جاؤ اور میں لوگوں کو رخصت کر کے آتا
ہُوں۔ ۲۳جب وہ اُنہیں رخصت کر چُکا تو اکیلا دعا کرنے کے
لیے ایک پہاڑی پر چلا گیا۔ رات ہو چُکی تھی اور وہ وہاں اکیلا تھا۔
۲۴اتنے میں کشتی کنارے سے کافی دُور پہنچ چُکی تھی اور مخالف ہوا
کے باعث لہروں سے ڈگمگا رہی تھی۔
۲۵رات کے چوتھے پہر یسُوعؔ جھیل پر چلتا ہُوا اُن کے
نزدیک پہنچا۔ ۲۶جب شاگردوں نے اُسے جھیل پر چلتے دیکھا تو
گھبرا گئے اور کہنے لگے یہ تو کوئی بھُوت ہے اور ڈر کے مارے
چلّانے لگے۔
۲۷لیکن یسُوعؔ نے اُن سے فوراً کہا: خاطر جمع رکھو، میں
ہُوں، ڈرو مت۔
۲۸پطرسؔ نے اُسے جواب میں کہا: اَے خداوند! اگر تُو ہی
ہے تو مجھے حکم دے کہ میں بھی پانی پر چل کر تیرے پاس آؤں۔
۲۹یسُوعؔ نے کہا: آ۔
چنانچہ پطرسؔ کشتی سے اُتر کر یسُوعؔ کے پاس جانے کے لیے
پانی پر چلنے لگا۔ ۳۰مگر جب ہوا کا زور دیکھا تو ڈر گیا اور ڈوبنے
لگا۔ تب اُس نے چلّا کر کہا: اَے خداوند، مجھے بچا۔
۳۱یسُوعؔ نے فوراً ہاتھ بڑھایا اور پطرس کو پکڑ لیا اور کہا: اَے
کم اعتقاد! تُو نے شک کیوں کیا؟
۳۲جب وہ دونوں کشتی میں بیٹھے تو ہوا تھم گئی۔ ۳۳تب جو
کشتی میں تھے اُنہوں نے اُسے سجدہ کیا اور کہنے لگے: تُو یقیناً خدا
کا بیٹا ہے۔
۳۴جب وہ جھیل پار کر کے گنیسرتؔ کے علاقہ میں اُترے
۳۵تو وہاں کے لوگوں نے یسُوعؔ کو پہچان لیا اور آس پاس کے
سارے علاقہ میں خبر کر دی۔ لوگ سب بیماروں کو اُس کے پاس
لے آئے اور ۳۶منّت کرنے لگے کہ اُنہیں اپنی پوشاک کا کنارہ
ہی چھُو لینے دے اور جتنوں نے چھُوا، بالکل تندرست ہو گئے۔

پاک اور ناپاک

۱۵ تب بعض فریسی اور شریعت کے عالم یروشلیمؔ سے
یسُوعؔ کے پاس آئے اور کہنے لگے: ۲تیرے
شاگرد بزرگوں کی روایت کے خلاف کیوں چلتے ہیں اور کھانے
سے پہلے اپنے ہاتھ نہیں دھوتے؟
۳یسُوعؔ نے جواب دیا: تُم کیوں اپنی روایت سے خدا کے
حکم کی خلاف ورزی کرتے ہو؟ ۴کیونکہ خدا نے فرمایا ہے کہ اپنے
ماں باپ کی عزّت کرو اور جو کوئی ماں باپ کو بُرا کہے وہ ضرور مار ڈالا
جائے۔ ۵مگر تُم کہتے ہو کہ اگر کوئی ماں باپ سے کہے کہ میری
جس چیز سے تمہیں فائدہ پہنچ سکتا تھا وہ خدا کی نذر ہو چُکی ۶تو اُس
پر اپنے ماں باپ کی عزّت کرنا فرض نہیں ہے۔ یوں تُم نے اپنی
روایت سے خدا کا کلام ردّ کر دیا۔ ۷اَے ریاکارو! یسعیاہ نبی نے
تمہارے بارے میں کیا خوب نبوّت کی ہے کہ

۸یہ لوگ زبان سے تو میری عزّت کرتے ہیں،
لیکن اُن کا دل مجھ سے بہت دُور ہے۔
۹یہ لوگ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں؛
کیونکہ آدمیوں کے حکموں کی تعلیم دیتے ہیں۔

۱۰یسُوعؔ نے لوگوں کو اپنے پاس بلا کر کہا: سُنو اور سمجھو! ۱۱جو
چیز آدمی کے مُنہ میں جاتی ہے اُسے ناپاک نہیں کرتی بلکہ جو اُس

کے مُنہ سے نکلتی ہے وہی اُسے ناپاک کرتی ہے۔
۱۲ تب شاگردوں نے اُس کے پاس آ کر اُس سے کہا: کیا
تُو جانتا ہے کہ فریسیوں نے یہ بات سُن کر ٹھوکر کھائی؟
۱۳ یسُوع نے جواب دیا: جو پودا میرے آسمانی باپ نے
نہیں لگایا، جڑ سے اُکھاڑ ڈالا جائے گا۔ ۱۴ اُن کی پرواہ نہ کرو، وہ
اندھے رہنما ہیں۔ اگر ایک اندھا دوسرے اندھے کی رہنمائی
کرنے لگے تو وہ دونوں گڑھے میں جا گریں گے۔
۱۵ پطرس نے کہا: یہ تمثیل ہمیں سمجھا دے۔
۱۶ یسُوع نے کہا: کیا تُم ابھی تک ناسمجھ ہو؟ ۱۷ کیا تُم
نہیں جانتے کہ جو کچھ مُنہ میں جاتا ہے وہ پیٹ میں پڑتا ہے
اور پھر بدن سے خارج ہو جاتا ہے؟ ۱۸ لیکن جو باتیں مُنہ
سے نکلتی ہیں، دل سے آتی ہیں اور وہی آدمی کو ناپاک کرتی ہیں۔
۱۹ کیونکہ بُرے خیال، قتل، زنا، بدچلنی، چوری، جھوٹی گواہی،
بدگوئیاں، دل ہی سے نکلتی ہیں۔ ۲۰ یہ ایسی باتیں ہیں جو آدمی کو
ناپاک کرتی ہیں لیکن ہاتھ دھوئے بغیر کھانا کھا لینا آدمی کو ناپاک
نہیں کرتا۔

کنعانی عورت کا ایمان

۲۱ یسُوع وہاں سے روانہ ہو کر صُور اور صَیدا کے علاقے میں
چلا گیا۔ ۲۲ اُس علاقے کی ایک کنعانی عورت اُس کے پاس آئی
اور پُکار کر کہنے لگی: اَے خداوند، ابنِ داؤد، مجھ پر رحم کر۔ میری بیٹی
میں بدرُوح ہے جو اُسے بہت ستاتی ہے۔
۲۳ مگر اُس نے جواب نہ دیا لہٰذا اُس کے شاگرد پاس آ کر
اُس کی منّت کرنے لگے کہ اُسے رخصت کر دے کیونکہ وہ چلّائے
جاتی ہے اور ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتی۔
۲۴ اُس نے جواب دیا: میں صرف اِسرائیل کے گھرانے
کی کھوئی ہُوئی بھیڑوں کے پاس بھیجا گیا ہُوں۔
۲۵ لیکن وہ آئی اور اُسے سجدہ کر کے کہنے لگی: خداوند! میری
مدد کر۔
۲۶ یسُوع نے جواب دیا: بچّوں کی روٹی لے کر پِلّوں کو ڈال
دینا مناسب نہیں ہے۔
۲۷ عورت نے کہا: خداوند یہ تو ٹھیک ہے لیکن جو ٹکڑے
مالکوں کی میز سے نیچے گرتے ہیں، پِلّے اُنہیں بھی کھا لیتے ہیں۔
۲۸ اس پر یسُوع نے جواب دیا: اَے عورت، تیرا ایمان
بہت بڑا ہے۔ تیری اِلتجا قبول ہُوئی اور اُس کی بیٹی نے اُسی وقت
شفا پائی۔

خداوند یسُوع کا چار ہزار کو کھلانا

۲۹ یسُوع وہاں سے نکلا اور گلیل کی جھیل کے نزدیک پہنچا۔
تب وہ پہاڑ پر چڑھا اور وہیں بیٹھ گیا۔ ۳۰ بے شمار لوگ، اندھوں،
لنگڑوں، لُولوں، گُونگوں اور کئی دوسروں کو ساتھ لے کر آئے اور
اُنہیں اُس کے قدموں میں ڈال دیا اور اُس نے اُنہیں شفا بخشی۔
۳۱ جب لوگوں نے دیکھا کہ گُونگے بولتے ہیں، لُولے تندرست
ہوتے ہیں، لنگڑے چلتے ہیں اور اندھے دیکھتے ہیں تو بڑے حیران
ہُوئے اور اِسرائیل کے خدا کی تمجید کرنے لگے۔
۳۲ یسُوع نے اپنے شاگردوں کو پاس بلایا اور اُن سے کہا:
مجھے اِن لوگوں پر ترس آتا ہے۔ یہ تین دِن سے برابر میرے ساتھ
ہیں اور اُن کے پاس کھانے کو کچھ بھی نہیں اور میں اُنہیں بھوکا
رخصت کرنا نہیں چاہتا۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ راستے ہی میں پڑے رہ
جائیں۔
۳۳ اُس کے شاگردوں نے جواب دیا: ہم اِس بیابان میں
اتنے زیادہ لوگوں کے لیے روٹیاں کہاں سے لائیں جو سب کے
لیے کافی ہوں؟
۳۴ یسُوع نے پُوچھا: تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟
اُنہوں نے کہا: سات ہیں اور تھوڑی سی چھوٹی چھوٹی
مچھلیاں بھی ہیں۔
۳۵ اُس نے لوگوں کو زمین پر بیٹھ جانے کا حکم دیا۔ ۳۶ تب
اُس نے وہ سات روٹیاں اور مچھلیاں لیں اور خدا کا شکر ادا کیا، اُن
کے ٹکڑے کیے اور شاگردوں کو دیئے اور شاگردوں نے اُنہیں لوگوں
کو دیا۔ ۳۷ سب نے سیر ہو کر کھایا اور بعد میں شاگردوں نے بچے
ہُوئے ٹکڑوں سے بھری ہُوئی سات ٹوکریاں اُٹھائیں۔ ۳۸ کھانے
والوں کی تعداد عورتوں اور بچّوں کے علاوہ چار ہزار تھی۔
۳۹ لوگوں کو رخصت کرنے کے بعد یسُوع کشتی میں سوار ہُوا
اور مگدن کے علاقہ کو روانہ ہو گیا۔

فریسیوں کا خداوند یسُوع سے نشانِ طلب کرنا

۱۶ بعض فریسی اور صدُوقی یسُوع کے پاس آئے
اور اُسے آزمانے کی غرض سے کوئی آسمانی نشان
دکھانے کو کہا۔
۲ یسُوع نے جواب دیا: جب شام ہوتی ہے تو تُم کہتے ہو کہ
موسم اچھا رہے گا کیونکہ آسمان سُرخ ہے ۳ اور صبح کے وقت کہتے
ہو کہ آج آندھی آئے گی کیونکہ آسمان سُرخ ہے اور بادل چھائے
ہُوئے ہیں۔ تُم آسمان کا رنگ دیکھ کر موسم کا اندازہ لگانا تو جانتے ہو

لیکن زمانوں کی علامتیں نہیں پہچان سکتے۔ ۴اِس زمانہ کے بدکار
اور زِناکار لوگ نشان طلب کرتے ہیں لیکن اُنہیں یُوناہ نبی کے نشان
کے سِوا کوئی اور نشان نہ دیا جائے گا اور وہ اُنہیں چھوڑ کر چلا گیا۔

فریسیوں اور صدوقیوں کا خمیر

۵یسُوع کے شاگرد جھیل کے پار پہنچ گئے لیکن روٹی ساتھ لینا
بھول گئے تھے۔ ۶یسُوع نے اُن سے کہا: خبردار، فریسیوں اور
صدوقیوں کے خمیر سے ہوشیار رہنا۔
۷اور وہ آپس میں بحث کرنے لگے کہ دیکھا ہم روٹی نہیں
لائے۔
۸یسُوع کو یہ بات معلوم تھی لہذا اُس نے کہا: اَے
کم اعتقادو! کیوں آپس میں بحث کرتے ہو کہ ہمارے پاس روٹی
نہیں۔ ۹کیا تُم اب تک نہیں سمجھ پائے؟ تمہیں پانچ ہزار آدمیوں
کے لیے وہ پانچ روٹیاں یاد نہیں اور یہ بھی کہ تُم نے کتنی ٹوکریاں بھر
کر اُٹھائی تھیں؟ ۱۰اور نہ چار ہزار کے لیے وہ سات روٹیاں اور نہ
یہ کہ تُم نے کتنی ٹوکریاں اُٹھائی تھیں؟ ۱۱تُم کیوں نہیں سمجھتے کہ جب
میں نے فریسیوں اور صدوقیوں کے خمیر سے خبردار رہنے کو کہا تھا تو
روٹی کی بات نہیں کی تھی؟ ۱۲تب اُن کی سمجھ میں آیا کہ اُس نے
روٹی کے خمیر سے نہیں بلکہ فریسیوں اور صدوقیوں کی تعلیم سے
خبردار رہنے کو کہا تھا۔

پطرس کا اقرار

۱۳جب یسُوع قیصریہ فلپّی کے علاقہ میں آیا تو اُس نے
اپنے شاگردوں سے پُوچھا: ابنِ آدم کون ہے، لوگ اِس بارے میں
کیا کہتے ہیں؟
۱۴اُنہوں نے کہا: بعض کہتے ہیں وہ یوحنّا بپتسمہ دینے والا
ہے، بعض ایلیّاہ، بعض یرمیاہ یا نبیوں میں سے کوئی۔
۱۵اُس نے اُن سے پُوچھا: مگر تُم مجھے کیا کہتے ہو؟
۱۶شمعون پطرس نے جواب دیا: تُو زندہ خدا کا بیٹا ''مسیح'' ہے۔
۱۷یسُوع نے کہا: اَے یُوناہ کے بیٹے شمعُون! تُو مبارک ہے
کیونکہ یہ بات کسی اِنسان نے نہیں بلکہ میرے آسمانی باپ نے تجھ
پر ظاہر کی ہے۔ ۱۸اور میں تجھ سے کہتا ہُوں کہ تُو پطرس ہے اور میں
اِس چٹان پر اپنی کلیسیا قائم کروں گا اور مَوت بھی اُس پر غالب نہ
آنے پائے گی۔ ۱۹میں آسمانی بادشاہی کی چابیاں تجھے دوں گا۔ جو
کچھ تُو زمین پر باندھے گا وہ آسمان پر باندھا جائے گا اور جو کچھ تُو
زمین پر کھولے گا وہ آسمان پر کھولا جائے گا۔ ۲۰تب یسُوع نے
شاگردوں کو حکم دیا کہ کسی کو مت بتانا کہ میں ہی ''مسیح'' ہُوں۔

خداوند یسُوع کا اپنی موت کی پیش گوئی کرنا

۲۱اُس کے بعد یسُوع نے اپنے شاگردوں پر ظاہر کرنا شروع
کر دیا کہ اُس کا یروشلیم جانا لازمی ہے تاکہ وہ بزرگوں، سردار کاہنوں
اور شریعت کے عالموں کے ہاتھوں بہت دکھ اُٹھائے، قتل کیا جائے
اور تیسرے دِن جی اُٹھے۔
۲۲پطرس اُسے الگ لے گیا اور ملامت کرنے لگا کہ
خداوند! ہرگز نہیں، تیرے ساتھ ایسا کبھی نہ ہوگا۔
۲۳یسُوع نے مُڑ کر پطرس سے کہا: اَے شیطان! میرے
سامنے سے دُور ہو جا، تُو میرے راستے میں رکاوٹ بن رہا ہے۔
تجھے خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال ہے۔
۲۴تب یسُوع نے اپنے شاگردوں سے کہا: اگر کوئی میری
پیروی کرنا چاہتا ہے تو اُس کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی خودی کا
اِنکار کرے اور اپنی صلیب اُٹھائے اور میرے پیچھے ہو لے۔
۲۵کیونکہ جو کوئی اپنی جان کو محفوظ رکھنا چاہے گا اُسے کھوئے گا
اور جو اُسے میری خاطر کھوئے گا پھر سے پا لے گا۔ ۲۶اگر کوئی
آدمی ساری دنیا حاصل کر لے لیکن اپنی جان کا نقصان اُٹھائے تو
اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ یا آدمی اپنی جان کے بدلے میں کیا دے گا؟
۲۷کیونکہ جب ابنِ آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں
کے ساتھ آئے گا تب وہ ہر ایک کو اُس کے کاموں کے مطابق اجر
دے گا۔ ۲۸میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ بعض لوگ جو یہاں کھڑے
ہیں جب تک ابنِ آدم کو اپنی بادشاہی میں آتے ہُوئے نہ دیکھ لیں
مَوت کا مزہ نہیں چکھیں گے۔

خداوند یسُوع کی صورت کا بدل جانا

۱۷ چھ دِن کے بعد یسُوع نے پطرس، یعقوب اور
یعقوب کے بھائی یوحنّا کو ہمراہ لیا اور اُنہیں ایک
اونچے پہاڑ پر الگ لے گیا۔ ۲وہاں اُن کے سامنے اُس کی صورت
بدل گئی۔ اُس کا چہرہ سورج کی طرح چمکنے لگا اور اُس کے کپڑے نُور
کی مانند سفید ہو گئے۔ ۳تب مُوسیٰ اور ایلیّاہ اُنہیں یسُوع سے
باتیں کرتے ہُوئے نظر آئے۔
۴پطرس نے یسُوع سے کہا: خداوند! ہمارا یہاں رہنا اچھا
ہے۔ اگر تُو چاہے تو میں تین ڈیرے کھڑے کرُوں، ایک تیرے
لیے اور ایک ایک مُوسیٰ اور ایلیّاہ کے لیے۔
۵وہ یہ کہہ ہی رہا تھا کہ ایک نُورانی بادل نے اُن پر سایہ کر لیا
اور اُس بادل میں سے آواز آئی: یہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں
خوش ہُوں، اُس کی سُنو۔

۶ جب شاگردوں نے یہ سُنا تو ڈر کے مارے مُنہ کے بل گر
گئے۔ ۷ لیکن یسُوعؔ نے پاس آ کر اُنہیں چھُوا اور کہا: اُٹھو، ڈرو
مت۔ ۸ جب اُنہوں نے نظریں اُٹھائیں تو یسُوعؔ کے سوا اور کسی کو
نہ دیکھا۔
۹ جب وہ پہاڑ سے نیچے آ رہے تھے تو یسُوعؔ نے اُنہیں تاکید
کی کہ جو کچھ تُم نے دیکھا ہے ابنِ آدم کے مُردوں میں سے جی اُٹھنے
تک اُس کا ذکر کسی سے نہ کرنا۔
۱۰ شاگردوں نے اُس سے پُوچھا کہ شریعت کے عالم یہ
کیوں کہتے ہیں کہ ایلیّاہ کا پہلے آنا ضروری ہے؟
۱۱ یسُوعؔ نے جواب دیا: ایلیّاہ ضرور آئے گا اور سب کچھ
بحال کرے گا۔ ۱۲ لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ ایلیّاہ تو پہلے ہی آ چُکا
ہے اور وہ اُسے پہچان نہیں سکے بلکہ جیسا چاہا ویسا اُس کے ساتھ
کیا۔ اُسی طرح ابنِ آدم بھی اُن کے ہاتھوں دکھ اُٹھائے گا۔
۱۳ تب شاگرد سمجھ گئے کہ وہ اُن سے یوحنّا بپتسمہ دینے والے کے
بارے میں کہہ رہا ہے۔

ایک لڑکے میں سے بدرُوح کا نکالا جانا

۱۴ جب وہ ہجوم کے پاس پہنچے تو ایک آدمی یسُوعؔ کے پاس
آیا اور اُس کے سامنے گھُٹنے ٹیک کر کہنے لگا: ۱۵ اَے خداوند!
میرے بیٹے پر رحم کر۔ اُسے مِرگی کی وجہ سے ایسے سخت دورے
پڑتے ہیں کہ وہ اکثر آگ یا پانی میں گر پڑتا ہے۔ ۱۶ میں اُسے
تیرے شاگردوں کے پاس لایا تھا لیکن وہ اُسے شفا نہ دے سکے۔
۱۷ یسُوعؔ نے جواب میں کہا: اَے بے اعتقاد اور گمراہ لوگو!
میں کب تک تمہارے ساتھ رہُوں گا؟ میں کب تک تمہاری برداشت
کرتا رہُوں گا؟ لڑکے کو یہاں میرے پاس لاؤ۔ ۱۸ یسُوعؔ نے
بدرُوح کو ڈانٹا اور وہ لڑکے میں سے نکل گئی اور وہ اُسی وقت اچھا ہو
گیا۔
۱۹ تب شاگردوں نے تنہائی میں یسُوعؔ کے پاس آ کر پُوچھا:
ہم اُسے کیوں نہ نکال سکے؟
۲۰ اُس نے جواب دیا: اِس لیے کہ تمہارا ایمان کم ہے، میں
تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اگر تُم میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان
ہوگا تو تُم اِس پہاڑ سے کہہ سکو گے کہ یہاں سے وہاں سرک جا تو وہ
سرک جائے گا اور تمہارے لیے کوئی کام بھی ناممکن نہ ہوگا ۲۱ لیکن
اِس قسم کی بدرُوح دعا اور روزے کے بغیر نہیں نکلتی۔
۲۲ جب وہ گلیلؔ میں جمع ہُوئے تو یسُوعؔ نے اُن سے
کہا: ابنِ آدم آدمیوں کے حوالہ کیا جائے گا۔ ۲۳ وہ اُسے قتل کر
ڈالیں گے اور وہ تیسرے دِن جی اُٹھے گا۔ شاگرد یہ سُن کر نہایت
ہی غمگین ہُوئے۔

ہیکل کا محصول

۲۴ جب وہ کفرنحُومؔ پہنچے تو دو درہم والا محصول لینے والے
پطرسؔ کے پاس آ کر پُوچھنے لگے کہ کیا تمہارا اُستاد دو درہم والا
محصول ادا نہیں کرتا؟
۲۵ اُس نے جواب دیا: ہاں، ادا کرتا ہے۔
جب پطرسؔ گھر میں داخل ہُوا تو یسُوعؔ نے پہلے یہی کہا:
شمعُونؔ! تیرا کیا خیال ہے؟ دنیا کے بادشاہ کن لوگوں سے محصول یا
جزیہ لیتے ہیں؟ اپنے بیٹوں سے یا غیروں سے؟
۲۶ جب اُس نے کہا کہ غیروں سے تو یسُوعؔ نے کہا: پھر تو
بیٹے بَری ہُوئے۔ ۲۷ لیکن اُنہیں شکایت کا موقع نہ ملے، تُو جھیل
پر جا کر کانٹا ڈال اور جو مچھلی پہلے ہاتھ آئے اُس کا مُنہ کھولنا تو تجھے
چار درہم کا سکّہ ملے گا۔ اُسے لے جانا اور ہم دونوں کے لیے محصول
ادا کر دینا۔

آسمان کی بادشاہی میں بڑا کون ہے؟

۱۸ اُس وقت شاگرد یسُوعؔ کے پاس آئے اور پُوچھنے
لگے کہ آسمان کی بادشاہی میں سب سے بڑا کون ہے؟
۲ اُس نے ایک بچّے کو پاس بلایا اور اُسے اُن کے بیچ میں
کھڑا کر دیا ۳ اور کہنے لگا: سچّی بات تو یہ ہے کہ اگر تُم تبدیل ہو کر
چھوٹے بچّوں کی مانند نہ بنو، تُم آسمان کی بادشاہی میں ہرگز داخل نہ
ہو گے۔ ۴ لہٰذا جو کوئی اپنے آپ کو اِس بچّے کی مانند چھوٹا بنائے گا
وہی آسمان کی بادشاہی میں سب سے بڑا ہوگا۔
۵ اور جو کوئی ایسے بچّے کو میرے نام پر قبول کرتا ہے وہ مجھے
قبول کرتا ہے۔ ۶ لیکن جو کوئی اِن چھوٹوں میں سے جو مجھ پر ایمان
لائے ہیں کسی کے ٹھوکر کھانے کا باعث بنتا ہے تو اُس کے لیے یہی
بہتر ہے کہ چکّی کا بھاری سا پاٹ اُس کی گردن سے لٹکا کر اُسے
گہرے سمندر میں ڈبو دیا جائے۔
۷ ٹھوکروں کی وجہ سے افسوس ہے اِس دنیا پر۔ ٹھوکریں تو
ضرور لگیں گی لیکن اُس پر افسوس ہے جس کی وجہ سے ٹھوکر لگے۔
۸ اگر تیرا ہاتھ یا تیرا پاؤں تیرے لیے گناہ کا باعث بنتا ہے تو اُسے
کاٹ کر پھینک دے۔ تیرا ٹُنڈا یا لنگڑا ہو کر زندگی میں داخل ہونا
تیرے دونوں ہاتھوں یا دونوں پاؤں سمیت ہمیشہ کی آگ میں
ڈالے جانے سے بہتر ہے۔ ۹ اگر تیری آنکھ تیرے لیے گناہ کا
باعث بنتی ہے تو اُسے نکال کر پھینک دے۔ ایک آنکھ کے ساتھ

زندگی میں داخل ہونا دو آنکھیں رکھتے ہُوئے جہنّم کی آگ میں
ڈالے جانے سے بہتر ہے۔

کھوئی ہُوئی بھیڑ کی تمثیل

۱۰ خبردار! اِن چھوٹوں میں سے کسی کو ناچیز نہ سمجھنا کیونکہ میں
تُم سے کہتا ہُوں کہ اُن کے فرشتے آسمان پر ہر وقت میرے آسمانی
باپ کا مُنہ دیکھتے ہیں۔ ۱۱ (کیونکہ ابنِ آدم کھوئے ہُوئے لوگوں کو
ڈھونڈنے اور نجات دینے آیا ہے۔)
۱۲ تمہارا خیال کیا ہے؟ اگر کسی کی سَو بھیڑیں ہوں، اُن میں
سے ایک بھٹک جائے تو کیا وہ ننانوے کو پہاڑیوں پر چھوڑ کر اُس
کھوئی ہُوئی بھیڑ کو ڈھونڈنے نہ نکلے گا؟ ۱۳ اور اگر وہ اُسے ڈھونڈ
لے گا تو میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اُن ننانوے کی نسبت جو بھٹکی
نہیں، اُس ایک کے دوبارہ مل جانے پر زیادہ خوشی محسوس کرے
گا۔ ۱۴ اِسی طرح تمہارا آسمانی باپ یہ نہیں چاہتا کہ اِن چھوٹوں
میں سے ایک بھی ہلاک ہو۔

قصُوروار بھائی

۱۵ اگر تیرا بھائی تجھ سے بُرائی کرے تو جا اور تنہائی میں
اُسے سمجھا۔ اگر وہ تیری سُنے تو سمجھ لے کہ تُو نے اپنے بھائی کو پا
لیا۔ ۱۶ اور اگر وہ نہ سُنے تو اپنے ساتھ ایک دو آدمی اور لے جا، تاکہ
ہر بات کے دو تین آدمی گواہ ہو سکیں۔ ۱۷ اگر وہ اُن کی بھی نہ سُنے تو
کلیسیا کو خبر دے اور وہ کلیسیا کی بھی نہ سُنے تو اُسے محصول لینے
والے اور بُت پرست کے برابر جان۔
۱۸ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو کچھ تُم زمین پر باندھو گے سمجھ
لو کہ آسمان پر باندھ دیا گیا اور جو کچھ تُم زمین پر کھولو گے سمجھ لو کہ
آسمان پر کھول دیا گیا۔
۱۹ میں تُم سے پھر کہتا ہُوں کہ اگر تُم میں سے دو شخص اتّفاق
کر کے جو کچھ چاہیں کہ ہو جائے وہ میرے آسمانی باپ کی طرف
سے اُن کے لیے ہو جائے گا۔ ۲۰ کیونکہ جہاں دو یا تین میرے
نام پر اِکھٹّے ہوتے ہیں وہاں میں اُن کے درمیان موجود ہوتا ہُوں۔

بے رحم نوکر کی تمثیل

۲۱ تب پطرؔس نے یسُوؔع کے پاس آ کر پُوچھا: خداوند! اگر
میرا بھائی میرے ساتھ بُرائی کرتا رہے تو میں اُسے کتنی دفعہ مُعاف
کروں؟ کیا سات بار تک!
۲۲ یسُوؔع نے جواب دیا: میں تجھ سے سات دفعہ نہیں بلکہ
سات کے سترّ بار مُعاف کرنے کے لیے کہتا ہُوں۔
۲۳ پس آسمان کی بادشاہی اُس بادشاہ کی مانند ہے جس نے
چاہا کہ اپنے نوکروں سے حساب لے۔ ۲۴ جب وہ حساب لینے لگا
تو ایک شخص اُس کے سامنے حاضر کیا گیا جو بادشاہ سے لاکھوں روپئے
قرض لے چُکا تھا۔ ۲۵ چونکہ اُس کے پاس قرض چُکانے کے لیے
کچھ نہ تھا اُس کے مالک نے حکم دیا کہ اُسے، اُس کی بیوی اور
بال بچّوں کو اور جو کچھ اُس کا ہے سب کچھ بیچ دیا جائے اور قرض
وصول کر لیا جائے۔
۲۶ مگر اُس نوکر نے مالک کے سامنے سر جھکا کر منّت کی
کہ مجھے کچھ مہلت دے اور میں تیرا سارا قرض چُکا دُوں گا۔
۲۷ مالک نے نوکر پر ترس کھا کر اُسے چھوڑ دیا اور اُس کا
قرض بھی مُعاف کر دیا۔
۲۸ جب وہ نوکر وہاں سے باہر نکلا تو اُسے ایک ایسا نوکر ملا
جو اُس کا ہمخدمت تھا اور جسے اُس نے سَو دینار قرض کے طور پر
دے رکھے تھے۔ اُس نے اُسے گردن سے پکڑ لیا اور کہا: لا، میری
رقم واپس کر۔ ۲۹ اُس کا ہمخدمت اُس کے سامنے گِر کر اُس کی
مِنّت کرنے لگا کہ مجھے مُہلت دے، میں سب ادا کر دُوں گا۔
۳۰ لیکن اُس نے ایک نہ سُنی اور اُس کو قید خانہ میں ڈال دیا
تاکہ قرض ادا کرنے تک وہیں رہے۔ ۳۱ جب دوسرے نوکروں
نے یہ دیکھا تو وہ بہت غمگین ہُوئے اور مالک کے پاس جا کر اُسے
سارا واقعہ کہہ سُنایا۔
۳۲ تب مالک نے اُس نوکر کو بلوا کر کہا: اَے شریر نوکر! میں
نے تیرا سارا قرض اِس لیے بخش دیا تھا کہ تُو نے میری مِنّت
سماجت کی تھی۔ ۳۳ کیا تجھے لازم نہ تھا کہ جیسے میں نے تجھ پر ترس
کھایا تُو بھی اپنے ہمخدمت پر ترس کھاتا؟ ۳۴ اور مالک نے غُصّہ
میں آ کر اُس نوکر کو جلاّدوں کے حوالہ کر دیا تاکہ قرض ادا کرنے تک
اُن کی قید میں رہے۔
۳۵ تب یسُوؔع نے کہا: اگر تُم میں سے ہر ایک اپنے بھائی کو
دل سے مُعاف نہ کرے تو میرا آسمانی باپ بھی تمہارے ساتھ اِسی
طرح پیش آئے گا۔

طلاق

۱۹ جب یسُوؔع یہ باتیں ختم کر چُکا تو وہ گلیلؔ سے روانہ
ہو کر دریائے یردؔن کے پار یہوُدؔیہ کے علاقہ میں چلا
گیا۔ ۲ بے شمار لوگ اُس کے پیچھے ہو لیے اور اُس نے اُنہیں شفا
بخشی۔
۳ بعض فرِیسی یسُوؔع کو آزمانے کے لیے اُس کے پاس آئے
اور کہنے لگے: کیا آدمی کا اپنی بیوی کو کسی بھی سبب سے چھوڑ دینا

جائز ہے؟
۴ اُس نے جواب میں کہا: کیا تُم نے نہیں پڑھا کہ ابتدا میں
خالق نے اُنہیں مرد اور عورت بنایا ۵ اور کہا: اِس سبب سے مرد اپنے
والدین سے جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہے گا اور وہ دونوں ایک
تن ہوں گے؟ ۶ لہٰذا وہ دو نہیں بلکہ ایک تن ہیں۔ اِس لیے جسے خدا
نے جوڑا ہے اُسے اِنسان جدا نہ کرے۔
۷ فرِیسیوں نے اُس سے پُوچھا: پھر مُوسیٰؔ نے یہ حکم کیوں دیا
کہ طلاق نامہ لکھ کر اُسے چھوڑ دو؟
۸ یسُوعؔ نے جواب دیا: مُوسیٰؔ نے تمہاری سخت دلی کی وجہ
سے اپنی بیویوں کو چھوڑ دینے کی اجازت دی تھی لیکن شروع سے
ایسا نہ تھا۔ ۹ لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ جو کوئی اپنی بیوی کو اُس کی
بدکاری کے سِوا کسی اور سبب سے چھوڑ دیتا ہے اور کسی دوسری سے
شادی کر لیتا ہے، زِنا کرتا ہے اور جو کوئی اُس چھوڑی ہُوئی سے
شادی کرتا ہے وہ بھی زِنا کرتا ہے۔
۱۰ شاگردوں نے اُس سے کہا: اگر شوہر اور بیوی کے رشتہ کا
یہ حال ہے تو بہتر یہ ہے کہ بیاہ کیا ہی نہ جائے۔
۱۱ یسُوعؔ نے جواب دیا: یہ بات سب کے نزدیک قابلِ قبول
نہیں۔ ایسا وہی کر سکتے ہیں جنہیں توفیق ملی ہو۔ ۱۲ بعض تو پیدائشی
طور پر ہیجڑے ہوتے ہیں۔ بعض کو لوگ شادی کے ناقابل بنا دیتے
ہیں اور بعض ایسے بھی ہیں جو آسمان کی بادشاہی کی خاطر شادی ہی
نہیں کرتے۔ جو کوئی اسے قبول کر سکتا ہے، کر لے۔

چھوٹے بچّے اور خداوند یسُوع

۱۳ اِس کے بعد لوگ بچّوں کو اُس کے پاس لائے تاکہ وہ
اُن پر ہاتھ رکھے اور اُنہیں دعا دے۔ لیکن شاگردوں نے اُن
لوگوں کو جھڑک دیا۔
۱۴ یسُوعؔ نے کہا: بچّوں کو میرے پاس آنے سے مت روکو
کیونکہ آسمان کی بادشاہی ایسوں ہی کی ہے۔ ۱۵ تب اُس نے اُن
پر ہاتھ رکھے اور پھر وہاں سے روانہ ہو گیا۔

دولتمند نوجوان

۱۶ ایک آدمی یسُوعؔ کے پاس آیا اور پُوچھنے لگا: اَے اُستاد!
میں کون سی نیکی کروں کہ ہمیشہ کی زندگی حاصل کر لُوں؟
۱۷ یسُوعؔ نے جواب دیا: تُو مجھ سے نیکی کے بارے میں
کیوں پُوچھتا ہے؟ نیک تو صرف ایک ہی ہے۔ اگر تُو زندگی میں
داخل ہونا چاہتا ہے تو حکموں پر عمل کر۔
۱۸ اُس نے پُوچھا: کون سے حکموں پر؟
یسُوعؔ نے جواب دیا: خُون نہ کر، زِنا نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی
گواہی نہ دے، ۱۹ اپنے والدین کی عزّت کر اور اپنے پڑوسی سے اپنی
طرح محبّت کر۔
۲۰ اُس نوجوان نے جواب دیا: اِن سب حکموں پر تو میں
عمل کرتا آیا ہُوں۔ اب مجھ میں کس چیز کی کمی ہے؟
۲۱ یسُوعؔ نے جواب دیا: اگر تُو کامل ہونا چاہتا ہے تو جا، اپنا
سب کچھ بیچ کر غریبوں کی مدد کر تو تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا اور آ کر
میرے پیچھے ہو لے۔
۲۲ جب اُس نوجوان نے یہ بات سُنی تو غمگین ہو کر چلا گیا
کیونکہ وہ بہت دولتمند تھا۔
۲۳ تب یسُوعؔ نے اپنے شاگردوں سے کہا: یہ حقیقت ہے کہ
دولتمند کا آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونا مشکل ہے۔ ۲۴ میں پھر
کہتا ہُوں کہ اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا کسی دولتمند
کے آسمان کی بادشاہی میں داخل ہونے سے آسان تر ہے۔
۲۵ جب شاگردوں نے یہ بات سُنی تو نہایت حیران ہُوئے
اور یسُوعؔ سے پُوچھنے لگے کہ پھر کون نجات پا سکتا ہے؟
۲۶ یسُوعؔ نے اُن کی طرف دیکھ کر کہا: آدمی کے لیے تو یہ
ناممکن ہے لیکن خدا کے لیے سب کچھ ممکن ہے۔
۲۷ پطرسؔ اُس سے مخاطب ہو کر کہنے لگا: دیکھ ہم سب کچھ
چھوڑ کر تیرے پیچھے چلے آئے ہیں۔ ہمیں کیا ملے گا؟
۲۸ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ
نئی تخلیق میں جب ابنِ آدم اپنے جلالی تخت پر بیٹھے گا تو تُم بھی جو
میرے پیچھے چلے آئے ہو بارہ تختوں پر بیٹھ کر اِسرائیلؔ کے بارہ
قبیلوں کا اِنصاف کرو گے ۲۹ اور جس کسی نے گھروں، بھائی بہنوں،
ماں، باپ، بچّوں یا کھیتوں کو میری خاطر چھوڑ دیا ہے وہ سَو گُنا پائے گا
اور ہمیشہ کی زندگی کا وارث ہوگا۔ ۳۰ لیکن بہت سے جو اوّل ہیں
آخر ہو جائیں گے اور جو آخر ہیں، اوّل۔

انگُور کا باغ اور مزدور

۲۰ کیونکہ آسمان کی بادشاہی اُس زمیندار کی مانند ہے جو
صبح سویرے باہر نکلا تاکہ اپنے انگُور کے باغ میں
مزدوروں کو کام پر لگائے۔ ۲ اُس نے ایک دینار روزانہ مزدوری
طے کر کے اُنہیں اپنے باغ میں بھیج دیا۔
۳ تقریباً تین گھنٹے بعد وہ پھر باہر نکلا تو اُس نے دیکھا کہ
کچھ مزدور بازار میں بیکار کھڑے ہُوئے ہیں۔ ۴ اُس نے اُن
سے کہا: تُم بھی میرے باغ میں چلے جاؤ اور جو واجب ہے، میں

تمہیں دُوں گا۔ ۵ پس وہ چلے گئے۔
پھر دوپہر اور سہ پہر کے قریب بھی اُس نے باہر جا کر ایسا ہی
کیا۔ ۶ دِن ڈھلنے سے کچھ دیر پہلے وہ پھر باہر نکلا اور چند اور کو
کھڑے پایا۔ اُس نے اُن سے پُوچھا: تُم کیوں صبح سے اب تک
بیکار کھڑے ہُوئے ہو؟
۷ اُنہوں نے جواب دیا: ہمیں کسی نے کام پر لگایا ہی نہیں۔
اُس نے اُن سے کہا: تُم بھی میرے باغ میں چلے جاؤ اور
کام کرو۔
۸ جب شام ہُوئی تو باغ کے مالک نے اپنے مُنیم سے کہا:
آخر میں کام پر لگائے گئے مزدوروں سے لے کر پہلے مزدوروں
تک سب کو اُن کی مزدوری ادا کر دے۔
۹ جو دِن ڈھلے سے کچھ دیر پہلے یعنی آخر میں کام پر لگائے
گئے تھے، اُنہیں ایک ایک دینار ملا۔ ۱۰ جب شروع کے مزدوروں
کی باری آئی تو اُنہوں نے سوچا کہ ہمیں زیادہ مزدوری ملے گی۔
لیکن اُنہیں بھی ایک ایک دینار ملا۔ ۱۱ اُسے لے کر وہ زمیندار پر
بُڑبُڑانے لگے کہ ۱۲ آخر میں کام پر لگائے جانے والوں نے صرف
ایک گھنٹہ کام کیا ہے اور ہم نے دھوپ میں دِن بھر محنت کی لیکن تُو
نے اُنہیں ہمارے برابر کر دیا۔
۱۳ اُس نے اُن میں سے ایک سے کہا: میاں! میں نے
تیرے ساتھ کوئی بے اِنصافی نہیں کی۔ کیا تیرے ساتھ مزدوری
کا ایک دینار طے نہیں ہُوا تھا؟ ۱۴ لہٰذا جو تیرا ہے لے اور چلتا بن!
یہ میری مرضی ہے کہ جتنا تجھے دے رہا ہُوں اُتنا ہی آخر میں کام
پر لگائے جانے والے کو دُوں۔ ۱۵ کیا مجھے یہ حق نہیں کہ اپنے
مال سے جو چاہُوں سو کروں؟ یا تجھے میری سخاوت بُری لگ رہی
ہے؟
۱۶ پس جو آخر ہیں، اوّل اور جو اوّل ہیں، آخر ہو جائیں گے۔

اپنی مَوت کے بارے میں خداوند یسُوؔع کی ایک اور پیش گوئی

۱۷ یروشلیؔم جاتے وقت یسُوؔع نے بارہ شاگردوں کو الگ
لے جا کر راستہ میں اُن سے کہا: ۱۸ دیکھو! ہم یروشلیؔم جا رہے ہیں
جہاں ابنِ آدم سردار کاہنوں اور شریعت کے عالموں کے حوالہ کر دیا
جائے گا۔ وہ اُس کے قتل کا حکم صادر کر کے ۱۹ اُسے غیر یہُودیوں
کے حوالہ کر دیں گے اور وہ ابن آدم کی ہنسی اُڑائیں گے، اُسے
کوڑے ماریں گے اور مصلُوب کر دیں گے لیکن وہ تیسرے دِن
زندہ کیا جائے گا۔

ایک ماں کی درخواست

۲۰ اُس وقت زبدؔی کے بیٹوں کی ماں اپنے بیٹوں کے
ساتھ یسُوؔع کے پاس آئی اور اُسے سجدہ کر کے چاہتی تھی کہ کچھ
عرض کرے۔
۲۱ یسُوؔع نے اُس سے پُوچھا: تُو کیا چاہتی ہے؟
اُس نے جواب دیا: حکم دے کہ تیری بادشاہی میں میرے
بیٹوں میں سے ایک تیری دائیں طرف اور دوسرا تیری بائیں طرف
بیٹھے۔
۲۲ یسُوؔع نے اُنہیں کہا: تُم نہیں جانتے کہ کیا مانگ رہے
ہو۔ کیا تُم وہ پیالہ پی سکتے ہو جو میں پینے والا ہُوں۔
اُنہوں نے جواب دیا: ہاں، ہم پی سکتے ہیں۔
۲۳ یسُوؔع نے اُن سے کہا: تُم میرا پیالہ تو پیو گے لیکن یہ میرا
کام نہیں کہ کسی کو اپنی دائیں طرف یا اپنی بائیں طرف بٹھاؤں۔ یہ
مقام جن کے لیے میرے باپ کی طرف سے مقرّر کیا جا چُکا
ہے، اُنہی کے لیے ہے۔
۲۴ جب باقی دس شاگردوں نے یہ سُنا تو وہ اُن دونوں
بھائیوں پر خفا ہونے لگے۔ ۲۵ مگر یسُوؔع نے اُنہیں پاس بلایا اور
اُن سے کہا: تمہیں معلوم ہے کہ غیر قوموں کے سردار اُن پر حکمرانی
کرتے ہیں اور اُن کے امراء اُن پر اختیار جتاتے ہیں۔ ۲۶ تُم
میں ایسا نہیں ہونا چاہیئے بلکہ تُم میں جو بڑا ہونا چاہے وہ تمہارا خادم
بنے ۲۷ اور جو سب سے اونچا درجہ حاصل کرنا چاہے وہ تمہارا غلام
بنے۔ ۲۸ چنانچہ ابنِ آدم اِس لیے نہیں آیا کہ خدمت لے بلکہ اِس
لیے کہ خدمت کرے اور اپنی جان بہتیروں کے لیے فدیہ میں دے۔

دو اندھوں کا بینائی پانا

۲۹ جب یسُوؔع اور اُس کے شاگرد یریحو سے نکل رہے تھے تو
ایک بڑا ہجوم اُس کے پیچھے ہولیا۔ ۳۰ دو اندھے راہ کے کنارے
بیٹھے ہُوئے تھے۔ جب اُنہوں نے سُنا کہ یسُوؔع وہاں سے گزر رہا
ہے تو وہ چلّانے لگے کہ اَے خداوند، ابنِ داوؔد! ہم پر رحم کر۔
۳۱ لوگوں نے اُنہیں ڈانٹا کہ چُپ رہو۔ لیکن وہ اور بھی
چلّانے لگے کہ اَے خداوند، ابنِ داوؔد! ہم پر رحم کر۔
۳۲ یسُوؔع رُک گیا اور اُنہیں بلا کر پُوچھنے لگا: بتاؤ! میں
تمہارے لیے کیا کروں؟
۳۳ اُنہوں نے جواب دیا: خداوند! ہم چاہتے ہیں کہ ہماری
آنکھیں کھُل جائیں۔ ۳۴ یسُوؔع نے ترس کھا کر اُن کی آنکھوں کو
چھُوا اور وہ فوراً دیکھنے لگے اور یسُوؔع کے پیچھے چل دیئے۔

خداوند یسُوؔع کا یرؔوشلیؔم میں داخل ہونا

۲۱ جب وہ یرؔوشلیؔم کے نزدیک پہنچے تو کوہِ زیتوؔن پر
بیتؔ فگے کے پاس اُس نے اپنے دو شاگردوں کو یہ
کہہ کر آگے بھیجا کہ ۲ سامنے والے گاؤں میں جاؤ۔ وہاں داخل
ہوتے ہی تمہیں ایک گدھی بندھی ہُوئی ملے گی اور اُس کے ساتھ
اُس کا بچّہ بھی ہوگا۔ اُنہیں کھول کر میرے پاس لے آنا ۳ اور اگر
کوئی تُم سے کچھ کہے تو اُسے کہنا کہ خداوند کو اُن کی ضرورت ہے، وہ
فوراً ہی اُنہیں بھیج دے گا۔
۴ یہ اِس لیے ہُوا کہ جو کچھ نبی کی معرفت کہا گیا تھا پُورا ہو
جائے کہ

۵ صیّوؔن کی بیٹی سے کہو کہ
تیرا بادشاہ تیرے پاس آتا ہے،
وہ حلیم ہے اور گدھے پر سوار ہے،
بلکہ گدھی کے بچّے پر۔

۶ چنانچہ شاگرد روانہ ہُوئے اور جیسا یسُوؔع نے حکم دیا تھا ویسا
ہی کیا۔ ۷ وہ گدھی اور اُس کے بچّے کو لے آئے اور اپنے کپڑے
اُن پر ڈال دیئے اور وہ سوار ہو گیا ۸ اور ہجوم میں سے بہت سے
لوگوں نے اپنے کپڑے راستے میں بچھا دیئے اور بعض نے
درختوں کی ڈالیاں کاٹ کاٹ کر پھیلا دیں ۹ اور وہ لوگ جو یسُوؔع
کے آگے آگے اور پیچھے پیچھے چل رہے تھے، نعرے لگانے لگے کہ

ابنِ داؤؔد کو ہوشعنا!

مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے!

عالمِ بالا پر ہوشعنا!

۱۰ جب یسُوؔع یرؔوشلیؔم میں داخل ہُوا تو سارے شہر میں ہلچل
مچ گئی اور لوگ پُوچھنے لگے کہ یہ کون ہے؟
۱۱ ہجوم نے کہا کہ یہ گلیؔل کے شہر ناصرؔت کا نبی یسُوؔع ہے۔

خداوند یسُوع ہیکل کو پاک صاف کرتا ہے

۱۲ یسُوؔع ہیکل میں داخل ہُوا اور اُس نے اُن سب کو جو وہاں
لین دین کر رہے تھے باہر نکال دیا۔ اُس نے صرّافوں کی میزیں اور
کبوتر فروشوں کی چوکیاں اُلٹ دیں۔ ۱۳ اور اُن سے کہا کہ لکھا
ہے کہ میرا گھر دعا کا گھر کہلائے گا لیکن تُم نے اُسے ڈاکوؤں کا اڈّا بنا
رکھا ہے۔
۱۴ تب کئی اندھے اور لنگڑے ہیکل میں اُس کے پاس آئے
اور اُس نے اُنہیں شفا بخشی۔ ۱۵ لیکن جب سردار کاہنوں اور
شریعت کے عالموں نے اُس کے معجزے دیکھے اور ہیکل میں لڑکوں
کو ابنِ داؤؔد کی ہوشعنا پُکارتے دیکھا تو غُصّہ سے بھر گئے۔
۱۶ اُنہوں نے یسُوؔع سے پُوچھا: تُو سُن رہا ہے کہ یہ کیا کہہ
رہے ہیں؟
یسُوؔع نے اُن سے کہا: ہاں میں سُن رہا ہُوں۔ کیا تُم نے
کبھی نہیں پڑھا کہ

بچّوں اور شیر خواروں کے مُنہ سے بھی
تُو نے اپنی پُوری حمد کروائی۔

۱۷ اور تب وہ اُنہیں چھوڑ کر شہر سے باہر چلا گیا اور بیت عنیاؔہ
گاؤں میں جا کر رات وہیں بسر کی۔

انجیر کے درخت کا سُوکھ جانا

۱۸ صبح سویرے جب یسُوؔع شہر کی طرف لَوٹ رہا تھا تو
اُسے بھوک لگی۔ ۱۹ اُس نے راہ کے کنارے انجیر کا درخت دیکھا
اور وہ نزدیک پہنچا تو سِوائے پتّوں کے اُس میں اور کچھ نہ پایا۔ لہٰذا
اُس نے درخت سے کہا: آیندہ تجھ میں کبھی پھل نہ لگے۔ اور اُسی
دم وہ انجیر کا درخت سُوکھ گیا۔
۲۰ شاگردوں نے یہ دیکھا تو حیران ہو کر پُوچھنے لگے کہ یہ
انجیر کا درخت ایک دم کیسے سُوکھ گیا؟
۲۱ یسُوؔع نے جواب دیا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اگر تمہارا
ایمان ہے اور اُس پر تمہیں شک نہیں تو تُم نہ صرف وہ جو انجیر کے
درخت کے ساتھ ہُوا کر سکو گے بلکہ اگر اِس پہاڑ سے بھی کہو گے
کہ اُکھڑ جا اور سمندر میں جا گر تو یہ بھی ہو جائے گا۔ ۲۲ اگر تمہارا
ایمان ہے تو جو کچھ تُم دعا میں مانگو گے وہ تمہیں مل جائے گا۔

خداوند یسُوع کے اختیار کے بارے میں سوال

۲۳ جب یسُوؔع ہیکل میں آ کر تعلیم دے رہا تھا تو سردار
کاہنوں اور یہودی بزرگوں نے اُس کے پاس آ کر پُوچھا: تُو یہ کام
کس اختیار سے کرتا ہے؟ اور تجھے ایسے کام کرنے کا اختیار کس نے
دیا ہے؟

۲۴ یسُوؔع نے جواب دیا: میں بھی تُم سے ایک بات پُوچھتا
ہُوں۔ اگر تُم اُس کا جواب دوگے تو میں بھی بتاؤں گا کہ میں یہ کام
کس اختیار سے کرتا ہُوں۔ ۲۵ جو بپتسمہ یوحؔنّا دیتا تھا وہ کہاں سے
تھا؟ آسمان کی طرف سے یا اِنسان کی طرف سے؟
وہ آپس میں بحث کرنے لگے کہ اگر ہم کہیں کہ آسمان کی
طرف سے تھا تو وہ ہم سے پُوچھے گا کہ پھر تُم نے یوحؔنّا کا یقین
کیوں نہ کیا؟ ۲۶ لیکن اگر ہم کہیں کہ اِنسان کی طرف سے تھا تو
عوام کا ڈر ہے کیونکہ وہ یوحؔنّا کو واقعی نبی مانتے ہیں۔
۲۷ لِہٰذا اُنہوں نے یسُوؔع کو جواب دیا: ہم نہیں جانتے۔
یسُوؔع نے اُن سے کہا: تب میں بھی تمہیں نہیں بتاتا کہ اِن
کاموں کو کس اختیار سے کرتا ہُوں۔

دو بیٹوں کی تمثیل

۲۸ اب تمہاری رائے کیا ہے؟ کسی آدمی کے دو بیٹے تھے۔
اُس نے بڑے کے پاس جا کر کہا: بیٹا، آج انگُور کے باغ میں جا اور
وہاں کام کر۔
۲۹ اُس نے جواب دیا: میں نہیں جاؤں گا لیکن بعد میں
پشیمان ہو کر چلا گیا۔
۳۰ پھر باپ نے دوسرے بیٹے کے پاس جا کر بھی یہی بات
کہی۔ اُس نے جواب دیا: اچھا جناب میں جاتا ہُوں لیکن گیا
نہیں۔
۳۱ اِن دونوں میں سے کس نے اپنے باپ کا حکم مانا؟
اُنہوں نے جواب دیا: بڑے نے۔
یسُوؔع نے اُن سے کہا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ محصول
لینے والے اور فاحشہ عورتیں تُم سے پہلے خدا کی بادشاہی میں داخل
ہوتی ہیں ۳۲ کیونکہ یوحؔنّا تمہیں راستبازی کا راستہ دکھانے آیا اور
تُم نے اُس کا یقین نہ کیا لیکن محصول لینے والوں اور فاحشہ عورتوں
نے کر لیا۔ یہ دیکھ کر بھی تُم پشیمان نہ ہُوئے کہ اُس پر ایمان لے آتے۔

ٹھیکیداروں کی تمثیل

۳۳ ایک اور تمثیل سُنو! ایک زمیندار نے انگُور کا باغ لگایا اور
اُس کے چاروں طرف باڑ کھینچی، انگُوروں کا رس نکالنے کے لیے
حَوض اور نگہبانی کے لیے ایک بُرج بھی بنایا اور پھر اُسے کاشتکاروں
کو ٹھیکے پر دے کر پردیس چلا گیا۔ ۳۴ جب انگُور توڑنے کا موسم
آیا تو اُس نے اپنے نوکروں کو اپنا حِصّہ لینے کے لیے ٹھیکیداروں
کے پاس بھیجا۔
۳۵ ٹھیکیداروں نے اُس کے نوکروں کو پکڑ کر کسی کو پیٹا، کسی
کو قتل کیا اور کسی پر پتھّر برسائے۔ ۳۶ تب اُس نے کچھ اور نوکروں
کو بھیجا جن کی تعداد پہلے نوکروں سے زیادہ تھی لیکن ٹھیکیداروں نے
اُن کے ساتھ بھی وہی سلوک کیا۔ ۳۷ آخرکار اُس نے اپنے بیٹے
کو اُن کے پاس بھیجا اور سوچا کہ وہ میرے بیٹے کا تو لحاظ کریں گے۔
۳۸ مگر جب ٹھیکیداروں نے اُس کے بیٹے کو دیکھا تو وہ
آپس میں کہنے لگے: یہ تو وارث ہے، آؤ اِسے قتل کر کے اُس کی
میراث پر قبضہ کر لیں۔ ۳۹ لِہٰذا اُنہوں نے اُسے پکڑ کر باغ کے
باہر نکالا اور جان سے مار ڈالا۔
۴۰ پس جب باغ کا مالک خود آئے گا تو وہ اُن ٹھیکیداروں
کے ساتھ کیا کرے گا؟
۴۱ اُنہوں نے جواب دیا کہ وہ اُن بدمعاشوں کو بُری طرح
ہلاک کر کے باغ کا ٹھیکہ دوسرے ٹھیکیداروں کو دے گا جو وقت پر
اُسے اُس کا حِصّہ ادا کریں۔
۴۲ یسُوؔع نے اُن سے کہا: کیا تُم نے پاک کلام میں بھی
نہیں پڑھا کہ

جس پتھّر کو معماروں نے ردّ کیا
وہی کونے کے سِرے کا پتھّر ہو گیا؛
یہ کام خداوند نے کیا ہے،
اور ہماری نظر میں تعجب انگیز ہے؟

۴۳ اِس لیے میں تُم سے کہتا ہُوں کہ خدا کی بادشاہی تُم سے
لے لی جائے گی اور اُن لوگوں کو جو پھل لائیں گے، دے دی جائے
گی ۴۴ اور جو کوئی اِس پتھّر پر گرے گا، ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا
لیکن جس پر یہ گرے گا اُسے پیس کر رکھ دے گا۔
۴۵ سردار کاہن اور فرِیسی یسُوؔع کی تمثیلیں سُن کر سمجھ گئے
کہ وہ یہ باتیں اُنہی کے بارے میں کہہ رہا ہے۔ ۴۶ اُنہوں نے
اُسے پکڑنے کی کوشش کی لیکن لوگوں سے ڈرتے تھے کیونکہ وہ اُسے
نبی مانتے تھے۔

شادی کی ضیافت کی تمثیل

۲۲ یسُوؔع پھر سے تمثیلوں میں کہنے لگا: ۲ آسمان کی
بادشاہی ایک بادشاہ کی مانند ہے جس نے اپنے
بیٹے کی شادی کے موقع پر ۳ اپنے غلاموں کو بھیجا کہ وہ اُن لوگوں کو
جنہیں شادی کی دعوت دی گئی تھی بلا لائیں، لیکن وہ نہ آئے۔
۴ تب اُس نے اور غلاموں کو یہ کہہ کر روانہ کیا کہ جنہیں میں

نے دعوت دی ہے اُنہیں کہو کہ کھانا تیّار ہو چُکا ہے، میرے بَیل اور
موٹے موٹے جانور ذبح کیے جا چُکے ہیں اور سب کچھ تیّار ہے۔
شادی کی دعوت میں شریک ہونے کے لیے آ جاؤ۔
۵ لیکن اُنہوں نے کوئی پروا نہ کی اور چل دیئے۔ کوئی اپنے
کھیت میں چلا گیا، کوئی اپنے کاروبار میں لگ گیا، ۶ باقیوں نے
اُس کے غلاموں کو پکڑ کر اُن کی بے عزّتی کی اور جان سے مار بھی
ڈالا۔ ۷ بادشاہ بہت غضبناک ہُوا۔ اُس نے اپنے سپاہی بھیج کر اُن
خونیوں کو ہلاک کر دیا اور اُن کے شہر کو آگ لگوا دی۔
۸ تب اُس نے اپنے غلاموں سے کہا: شادی کی ضیافت
تیّار ہے لیکن جو بلائے گئے تھے وہ اِس کے لائق ثابت نہ ہُوئے۔
۹ اِس لیے چوراہوں پر جاؤ اور جتنے تمہیں ملیں اُن سب کو ضیافت
میں بلا لاؤ۔ ۱۰ لہٰذا وہ غلام گئے اور جتنے بُرے بھلے اُنہیں ملے
سب کو جمع کر کے لے آئے اور شادی خانہ مہمانوں سے بھر گیا۔
۱۱ اور جب بادشاہ مہمانوں کو دیکھنے اندر آیا تو اُس کی نظر
ایک آدمی پر پڑی جو شادی کے لباس میں نہ تھا۔ ۱۲ بادشاہ نے اُس
سے پُوچھا: میاں تُو شادی کا لباس پہنے بغیر یہاں کیسے چلا آیا؟
لیکن اُس کی زبان بند ہو گئی۔
۱۳ اِس پر بادشاہ نے اپنے خادموں سے کہا: اِس کے ہاتھ
پاؤں باندھ کر اُسے باہر اندھیرے میں ڈال دو جہاں وہ روتا اور
دانت پیستا رہے گا۔
۱۴ کیونکہ بُلائے ہُوئے تو بہت ہیں مگر چُنے ہُوئے کم ہیں۔

قیصر کو ٹیکس دینا روا ہے یا نہیں

۱۵ تب فریسی وہاں سے چلے گئے اور آپس میں مشورہ کرنے
لگے کہ اُس کی کوئی بات پکڑنے کے لیے کیا کاروائی کی جائے۔
۱۶ لہٰذا اُنہوں نے اپنے بعض شاگرد اور ہیرودیس کی پارٹی کے کچھ
آدمی یسُوعؔ کے پاس بھیجے۔ اُنہوں نے کہا: اَے اُستاد ہم جانتے
ہیں کہ تُو سچ بولتا ہے اور یہ خیال کیے بغیر کہ کون کیا ہے راستی سے
خدا کی راہ پر چلنے کی تعلیم دیتا ہے۔ ۱۷ اِس لیے ہمیں بتا کہ تیری
رائے میں قیصرؔ کو ٹیکس ادا کرنا روا ہے یا نہیں؟
۱۸ یسُوعؔ اُن کی مکّاری کو سمجھ گیا اور بولا: اَے ریاکارو! مجھے
کیوں آزماتے ہو؟ ۱۹ جو سِکّہ ٹیکس کے طور پر دیتے ہو، مجھے دکھاؤ۔
وہ ایک دینار اُس کے پاس لے آئے۔ ۲۰ اُس نے اُن سے پُوچھا:
اِس پر کس کی تصویر ہے اور کس کا نام لکھا ہُوا ہے؟
۲۱ اُنہوں نے جواب دیا: قیصرؔ کا۔
تب اُس نے اُن سے کہا: جو قیصرؔ کا ہے قیصرؔ کو اور جو خدا کا
ہے، خدا کو ادا کرو۔
۲۲ وہ یہ سُن کر دنگ رہ گئے اور اُسے چھوڑ کر چلے گئے۔

شادی بیاہ اور قیامت

۲۳ اُسی دِن صدوقی جو قیامت کے مُنکر ہیں یسُوعؔ کے پاس
آئے ۲۴ اور اُس سے یہ سوال کیا: اَے اُستاد! مُوسیٰ نے فرمایا ہے
کہ اگر کوئی آدمی بے اولاد مر جائے تو اُس کا بھائی اُس کی بیوہ سے
شادی کر لے تا کہ اپنے بھائی کے لیے نسل پیدا کر سکے۔ ۲۵ ہمارے
یہاں سات بھائی تھے۔ پہلے نے شادی کی اور مر گیا، چونکہ اُس کے
اولاد نہ تھی، وہ اپنی بیوی اپنے بھائی کے لیے چھوڑ گیا تا کہ وہ اُس کی
بیوی بن جائے۔ ۲۶ یہی واقعہ اُس کے دوسرے اور تیسرے بلکہ
ساتویں بھائی تک سب کو پیش آیا۔ ۲۷ آخرکار وہ عورت بھی مر گئی۔
۲۸ اب یہ بتا کہ وہ عورت قیامت کے دِن اُن ساتوں بھائیوں میں
سے کس کی بیوی ہو گی کیونکہ سب نے اُس سے باری باری بیاہ کیا
تھا؟
۲۹ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا: تُم غلطی پر ہو کیونکہ نہ تو پاک
کلام کو جانتے ہو، نہ خدا کی قدرت کو۔ ۳۰ جب قیامت ہو گی تو
لوگ شادی بیاہ نہیں کریں گے بلکہ آسمان پر فرشتوں کی مانند ہوں گے۔
۳۱ اور جہاں تک قیامت یعنی مُردوں کے جی اُٹھنے کا سوال ہے، تو
کیا تُم نے وہ جو خدا نے فرمایا ہے نہیں پڑھا کہ ۳۲ میں ابرہامؔ،
اضحاقؔ اور یعقوبؔ کا خدا ہُوں؟ یعنی وہ مُردوں کا نہیں بلکہ زندوں کا
خدا ہے۔
۳۳ لوگ اُس کی یہ تعلیم سُن کر حیران رہ گئے۔

سب سے بڑا حکم

۳۴ جب فریسیوں نے سُنا کہ یسُوعؔ نے صدوقیوں کا مُنہ
بند کر دیا تو وہ اُس کے پاس جمع ہُوئے۔ ۳۵ اُن میں سے ایک جو
شریعت کا عالم تھا یسُوعؔ کو آزمانے کی غرض سے اُس سے پُوچھنے
لگا: ۳۶ اَے اُستاد! توریت میں سب سے بڑا حکم کون سا ہے؟
۳۷ یسُوعؔ نے جواب دیا: خداوند اپنے خدا سے اپنے
سارے دل، اپنی ساری جان اور اپنی ساری عقل سے محبّت رکھ۔
۳۸ سب سے بڑا اور پہلا حکم یہی ہے۔ ۳۹ اور دوسرا جو اُس کی مانند
ہے، یہ ہے کہ اپنے پڑوسی سے اپنی طرح محبّت رکھ۔ ۴۰ ساری
شریعت اور نبیوں کے صحائف اِنہی دو حکموں پر زور دیتے ہیں۔

مسیح کس کا بیٹا ہے

۴۱ جب اور فریسی بھی وہاں جمع ہو گئے تو یسُوعؔ نے اُن سے
پُوچھا: ۴۲ مسیح کے بارے میں تمہارا کیا خیال ہے؟ وہ کس کا بیٹا ہے؟

اُنہوں نے جواب دیا: داؤد کا۔
۴۳ اُس نے اُن سے کہا: پھر داؤد پاک رُوح کی ہدایت
سے اُسے خداوند کیوں کہتا ہے؟ جیسے

۴۴ خداوند نے میرے خداوند سے کہا:
میری دائیں طرف بیٹھ
جب تک کہ میں تیرے دشمنوں کو
تیرے پاؤں کے نیچے نہ کر دُوں۔

۴۵ پس اگر داؤد اُسے خداوند کہتا ہے تو وہ اُس کا بیٹا کس
طرح ہو سکتا ہے؟ ۴۶ اُن میں سے کوئی ایک لفظ بھی جواب میں نہ
کہہ سکا اور اُس دِن کے بعد نہ ہی کسی کو جرأت ہُوئی کہ اُس سے
مزید سوال کرتا۔

شریعت کے عالموں اور فرِیسیوں پر ملامت

۲۳ اُس وقت یسُوعؔ نے ہجوم سے اور اپنے
شاگردوں سے یہ کہا: ۲ شریعت کے عالم اور
فرِیسی مُوسیٰؔ کی گدّی پر بیٹھے ہیں۔ ۳ لہٰذا جو کچھ یہ تمہیں سکھائیں
اُسے مانو اور اُس پر عمل کرو لیکن اُن کے نمُونے پر مت چلو کیونکہ وہ
کہتے تو ہیں مگر کرتے نہیں۔ ۴ وہ ایسے بھاری بوجھ جن کو اُٹھانا
مشکل ہے باندھ کر لوگوں کے کندھوں پر رکھتے ہیں اور خود اُنہیں
اُنگلی تک نہیں لگاتے۔
۵ وہ جو کچھ کرتے ہیں محض دکھاوے کے طور پر کرتے ہیں
کیونکہ وہ بڑے بڑے تعویذ پہنتے ہیں اور اپنی پوشاک کے کنارے
چوڑے رکھتے ہیں۔ ۶ وہ ضیافتوں میں صدر نشینی چاہتے ہیں اور
عبادتخانوں میں اعلیٰ درجہ کی کرسیاں ۷ اور چاہتے ہیں کہ لوگ
بازاروں میں اُنہیں جھُک جھُک کر سلام کریں اور ربیّ کہہ کر
پُکاریں۔
۸ لیکن تُم ربیّ نہ کہلاؤ کیونکہ تمہارا اُستاد ایک ہی ہے اور تُم
سب بھائی بھائی ہو۔ ۹ اور زمین پر کسی کو باپ کہہ کر نہ پُکارو کیونکہ
تمہارا باپ ایک ہی ہے جو آسمان پر ہے۔ ۱۰ نہ ہی ہادی کہلاؤ
کیونکہ تمہارا ایک ہی ہادی ہے یعنی مسیح۔ ۱۱ لیکن جو تُم میں بڑا ہے
وہ تمہارا خادم بنے ۱۲ اور جو کوئی اپنے آپ کو بڑا سمجھے گا وہ چھوٹا
کر دیا جائے گا اور جو اپنے آپ کو چھوٹا بنائے گا وہ بڑا کر دیا جائے
گا۔
۱۳ اَے شریعت کے عالمو اور فرِیسیو! اَے ریاکارو! تُم پر
افسوس، کیونکہ تُم نے آسمان کی بادشاہی کو لوگوں کے داخلہ کے لیے
بند کر رکھّا ہے، کیونکہ نہ تو خود داخل ہوتے ہو اور نہ اُن کو جو داخل
ہونا چاہتے ہیں، داخل ہونے دیتے ہو۔ ۱۴ اَے شریعت کے عالمو
اور فرِیسیو! اَے ریاکارو! تُم پر افسوس، کیونکہ تُم بیواؤں کے گھروں
پر قبضہ کر لیتے ہو اور دکھاوے کے لیے لمبی لمبی دعائیں کرتے ہو۔
تمہیں زیادہ سزا ملے گی۔
۱۵ اَے شریعت کے عالمو اور فرِیسیو! اَے ریاکارو! تُم پر
افسوس، کیونکہ تُم کسی کو اپنا مُرید بنانے کے لیے تَرّی اور خشکی کا سفر
کرتے ہو اور جب بنا لیتے ہو تو اُسے اپنے سے دوگنا جہنمی بنا دیتے ہو۔
۱۶ اَے اندھے رہنماؤ! تُم پر افسوس! تُم کہتے ہو کہ اگر کوئی
ہیکل کی قسم کھائے تو کوئی ہرج نہیں لیکن اگر ہیکل کے سونے کی قسم
کھائے تو قسم کا پابند ہوگا۔ ۱۷ اَے اندھو اور نادانو! بڑا کیا ہے، سونا
یا ہیکل جس کی وجہ سے سونا پاک سمجھا جاتا ہے؟ ۱۸ تُم کہتے ہو کہ
اگر کوئی قربانگاہ کی قسم کھائے تو کوئی ہرج نہیں لیکن اگر نذر کی جو اُس
پر چڑھائی جاتی ہے، قسم کھائے تو قسم کا پابند ہوگا۔ ۱۹ اَے اندھو!
بڑی چیز کون سی ہے، نذر یا قربانگاہ جس کی وجہ سے نذر کو مُقدّس
سمجھا جاتا ہے؟ ۲۰ چنانچہ جو کوئی قربانگاہ کی قسم کھاتا ہے وہ قربانگاہ
کی اور اُس پر چڑھائی جانے والی سب چیزوں کی قسم کھاتا ہے
۲۱ اور جو کوئی ہیکل کی قسم کھاتا ہے وہ ہیکل کی اور ہیکل میں رہنے
والے کی قسم کھاتا ہے۔ ۲۲ اور جو کوئی آسمان کی قسم کھاتا ہے وہ خدا
کے تخت اور اُس پر بیٹھنے والے کی قسم کھاتا ہے۔
۲۳ اَے شریعت کے عالمو اور فرِیسیو! اَے ریاکارو! تُم پر
افسوس، کیونکہ تُم پودینہ، سونف اور زیرہ کا دسواں حِصّہ تو خدا کے نام
پر دیتے ہو لیکن شریعت کی زیادہ وزنی باتوں یعنی اِنصاف، رحمدلی
اور ایمان کو فراموش کر بیٹھے ہو۔ تمہیں لازم تھا کہ یہ بھی کرتے اور
وہ بھی نہ چھوڑتے۔ ۲۴ اَے اندھے رہنماؤ! تُم مچھّر کو چھانتے ہو
مگر اونٹ کو نگل لیتے ہو۔
۲۵ اَے شریعت کے عالمو اور فرِیسیو! اَے ریاکارو! تُم پر
افسوس، کیونکہ تُم پیالے اور رکابی کو باہر سے تو صاف کرتے ہو مگر
اُن میں لُوٹ اور ناراستی بھری پڑی ہے۔ ۲۶ اَے اندھے فرِیسی!
پہلے پیالے اور رکابی کو اندر سے صاف کر تاکہ وہ باہر سے بھی
صاف ہو جائیں۔
۲۷ اَے شریعت کے عالمو اور فرِیسیو! اَے ریاکارو! تُم پر
افسوس، کیونکہ تُم اُن قبروں کی مانند ہو جن پر سفیدی پھری ہُوئی
ہے۔ وہ باہر سے تو خوبصورت دکھائی دیتی ہیں لیکن اندر مُردوں کی

ہڈّیوں اور ہر طرح کی نجاست سے بھری ہوتی ہیں۔ ۲۸ اِسی طرح
تُم بھی باہر سے تو لوگوں کو راستباز نظر آتے ہو لیکن اندر ریاکاری اور
بے دینی سے بھرے ہُوئے ہو۔
۲۹ اَے شریعت کے عالمو اور فرِیسیو! اَے ریاکارو! تُم پر
افسوس، کیونکہ تُم نبیوں کے لیے مقبرے بناتے ہو اور راستبازوں کی
قبریں آراستہ کرتے ہو ۳۰ اور کہتے ہو کہ اگر ہم اپنے باپ دادا
کے زمانہ میں ہوتے تو نبیوں کو قتل کرنے میں اُن کا ساتھ نہ دیتے۔
۳۱ یوں تُم خود ہی اقرار کرتے ہو کہ تُم نبیوں کو قتل کرنے والوں کی
اولاد ہو، ۳۲ اب اُن کی رہی سہی کسر تُم پُوری کر دو۔
۳۳ اَے سانپو! اَے افعی کے بچّو! تُم جہنّم کی سزا سے کیسے
بچو گے؟ ۳۴ اِس لیے میں نبیوں، داناؤں اور شریعت کے عالموں
کو تمہارے پاس بھیج رہا ہُوں۔ تُم اُن میں سے بعض کو قتل کر
ڈالو گے، بعض کو صلیب پر لٹکا دو گے اور بعض کو اپنے عبادتخانوں
میں کوڑوں سے مارو گے اور شہر بہ شہر اُن کا پیچھا کرتے رہو گے
۳۵ تاکہ تمام راستبازوں کا خون جو زمین پر بہایا گیا ہے، تُم پر
آئے۔ راستباز ہابِلؔ کے خون سے لے کر بَرکیاہ کے بیٹے زکریاہ
کے خون تک جسے تُم نے ہیکل اور قربانگاہ کے درمیان قتل کیا تھا۔
۳۶ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اِس زمانہ کے لوگوں کو اِن ساری
باتوں کا ذمّہ دار ٹھہرایا جائے گا۔
۳۷ اَے یروشلیمؔ، اَے یروشلیمؔ! تُو نے نبیوں کو قتل کیا اور
جو تیرے پاس بھیجے گئے اُنہیں سنگسار کیا۔ میں نے کئی دفعہ چاہا کہ
تیرے بچّوں کو اِس طرح جمع کر لُوں جس طرح مُرغی اپنے چُوزوں
کو اپنے پروں کے نیچے جمع کر لیتی ہے لیکن تُو نے نہ چاہا۔ ۳۸ دیکھو
تمہارا گھر تمہارے لیے ویران چھوڑا جاتا ہے۔ ۳۹ کیونکہ میں تُم
سے کہتا ہُوں کہ تُم مجھے اب سے اُس وقت تک ہرگز نہ دیکھ پاؤ گے
جب تک یہ نہ کہو گے کہ مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام پر آتا ہے۔

آخرت کی نشانیاں

۲۴ یسُوعؔ ہیکل سے نکل کر جا رہا تھا کہ اُس کے
شاگرد اُس کے پاس آئے تاکہ اُسے ہیکل کی
مختلف عمارتیں دکھائیں۔ ۲ یسُوعؔ نے اُن سے کہا: کیا تُم یہ سب
کچھ دیکھ رہے ہو؟ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ یہاں کوئی پتّھر اپنی
جگہ باقی نہ رہے گا بلکہ گرا دیا جائے گا۔
۳ جب وہ کوہِ زیتونؔ پر بیٹھا تھا تو اُس کے شاگرد تنہائی میں
اُس کے پاس آئے اور کہنے لگے: ہمیں بتا کہ یہ باتیں کب ہوں
گی اور تیری آمد اور دنیا کے آخر ہونے کا نشان کیا ہے؟
۴ یسُوعؔ نے جواب میں اُن سے کہا: خبردار! کوئی تمہیں
گمراہ نہ کر دے۔ ۵ کیونکہ بہت سے میرے نام سے آئیں گے اور
کہیں گے کہ میں مسیح ہُوں اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کر دیں گے۔
۶ لڑائیاں ہوں گی اور تُم لڑائیوں کی خبریں اور افواہیں سنو گے۔
خبردار! گھبرانا مت، کیونکہ اِن باتوں کا ہونا ضروری ہے۔ لیکن
ابھی خاتمہ نہ ہوگا۔ ۷ کیونکہ قوم پر قوم اور سلطنت پر سلطنت
چڑھائی کرے گی۔ جگہ جگہ قحط پڑیں گے اور زلزلے آئیں گے۔
۸ مصیبتوں کا آغاز اِنہی باتوں سے ہوگا۔
۹ اُس وقت لوگ تمہیں پکڑ پکڑ کر سخت ایذا دیں گے اور قتل
کریں گے اور ساری قومیں میرے نام کی وجہ سے تُم سے دشمنی
رکھیں گی ۱۰ اُس وقت بہت سے لوگ ایمان سے برگشتہ ہو کر ایک
دوسرے کو پکڑوائیں گے اور آپس میں عداوت رکھیں گے۔ ۱۱ بہت
سے جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور بہت سے لوگوں کو گمراہ کر
دیں گے۔ ۱۲ بے دینی کے بڑھ جانے کے باعث کئی لوگوں کی محبّت
ٹھنڈی پڑ جائے گی۔ ۱۳ لیکن جو کوئی آخر تک برداشت کرے گا وہ
نجات پائے گا۔ ۱۴ اور باشاہی کی خوشخبری ساری دنیا میں سُنائی
جائے گی تاکہ سب قومیں اِس کی گواہ ہوں اور تب خاتمہ ہوگا۔
۱۵ جب تُم اُس اُجاڑ دینے والی مکروہ چیز کو جس کا ذکر
دانی ایلؔ نبی نے کیا ہے مُقدّس مقام پر کھڑا دیکھو (پڑھنے والا سمجھ
لے) ۱۶ تو اُس وقت جو یہوُدیہ میں ہوں وہ پہاڑوں پر بھاگ
جائیں، ۱۷ جو چھت پر ہو وہ نیچے نہ اُترے اور نہ گھر میں سے کچھ
باہر لے جانے کی کوشش کرے۔ ۱۸ جو شخص کھیت میں ہوٗ اپنا کپڑا
لینے کے لیے واپس نہ جائے۔ ۱۹ لیکن افسوس ہے اُن پر جو اُن
دِنوں حاملہ ہوں اور اُن پر بھی جو دودھ پلاتی ہوں۔ ۲۰ دعا کرو کہ
تمہیں سردیوں میں یا سبَت کے دِن بھاگنا نہ پڑے۔ ۲۱ کیونکہ
اُس وقت کی مصیبت ایسی بڑی ہوگی کہ دنیا کے شروع سے نہ تو اب
تک آئی ہے اور نہ پھر کبھی آئے گی۔ ۲۲ اگر اُن دِنوں کی تعداد گھٹائی
نہ جاتی تو کوئی شخص نہ بچتا لیکن چُنے ہُوئے لوگوں کی خاطر اُن دِنوں
کی تعداد کم کر دی جائے گی۔ ۲۳ اُس وقت اگر کوئی تُم سے کہے کہ
مسیح یہاں ہے یا وہاں ہے تو یقین مت کرنا۔ ۲۴ کیونکہ جھوٹے مسیح
اور جھوٹے نبی اُٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے بڑے نشان
اور عجیب عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو چُنے ہُوئے لوگوں کو
بھی گمراہ کر دیں۔ ۲۵ دیکھو! میں نے پہلے ہی تمہیں بتا دیا ہے۔
۲۶ پس اگر کوئی تُم سے کہے کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر
نہ جانا یا یہ کہ وہ اندر کمروں میں ہے تو یقین نہ کرنا۔ ۲۷ کیونکہ جیسے

بجلی مشرق سے چمک کر مغرب تک دکھائی دیتی ہے ویسے ہی
ابنِ آدم کا آنا ہوگا۔ ۲۸ جہاں مرا ہُوا جانور ہوتا ہے وہاں گدھ بھی
جمع ہو جاتے ہیں۔
۲۹ اُن دِنوں کی مصیبت کے بعد

سورج ایک دم تاریک ہو جائے گا،
اور چاند کی روشنی جاتی رہے گی؛
آسمان سے ستارے گرنے لگیں گے،
اور آسمان کی قوّتیں ہلا دی جائیں گی۔

۳۰ اُس وقت ابنِ آدم کا نشان آسمان پر دکھائی دے گا اور
تب دنیا کی سب قومیں چھاتی پیٹیں گی اور ابنِ آدم کو آسمان کے
بادلوں پر عظیم قدرت اور جلال کے ساتھ آتے دیکھیں گی۔ ۳۱ اور
وہ اپنے فرشتوں کو نرسنگے کی تیز آواز کے ساتھ بھیجے گا اور وہ اُس
کے برگزیدہ لوگوں کو چاروں طرف سے یعنی آسمان کے ایک
سِرے سے دوسرے سِرے تک جمع کریں گے۔
۳۲ اب انجیر کے درخت سے یہ سبق سیکھو۔ جوں ہی اُس کی
ڈالیاں نرم ہوتی ہیں اور پتّے نکلتے ہیں، تُم جان لیتے ہو کہ گرمی کا
موسم آنے والا ہے۔ ۳۳ اُسی طرح جب تُم اِن باتوں کو ہوتا
دیکھو گے تو جان لو گے کہ وہ نزدیک ہے بلکہ دروازہ ہی پر ہے۔
۳۴ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جب تک یہ سب کچھ نہ ہو لےٗ اِس
نسل کا خاتمہ نہ ہوگا۔ ۳۵ آسمان اور زمین ٹل جائیں گے لیکن میری
باتیں کبھی نہ ٹلیں گی۔

نا معلوم دِن اور وقت

۳۶ وہ دِن اور گھڑی کب آئے گی یہ کوئی نہیں جانتا۔ نہ تو
آسمان کے فرِشتے جانتے ہیں نہ بیٹا، صرف باپ ہی جانتا ہے۔
۳۷ جیسا نُوحؔ کے دِنوں میں ہُوا تھا ویسا ہی ابنِ آدم کی آمد کے
وقت ہوگا۔ ۳۸ کیونکہ طوفان سے پہلے کے دِنوں میں لوگ
کھاتے پیتے اور شادی بیاہ کرتے کراتے تھے۔ نُوحؔ کے کشتی میں
داخل ہونے کے دِن تک یہ سب کچھ ہوتا رہا۔ ۳۹ اُنہیں خبر تک نہ
تھی کہ کیا ہونے والا ہے، یہاں تک کہ طوفان آیا اور اُن سب کو بہا
لے گیا۔ ابنِ آدم کی آمد بھی ایسی ہی ہوگی۔ ۴۰ اُس وقت دو آدمی
کھیت میں ہوں گے، ایک لے لیا جائے گا اور دوسرا چھوڑ دیا جائے
گا۔ ۴۱ دو عورتیں چکّی پیستی ہوں گی۔ ایک لے لی جائے گی اور
دوسری چھوڑ دی جائے گی۔

۴۲ پس جاگتے رہو کیونکہ تُم نہیں جانتے کہ تمہارا خداوند کس
دِن آئے گا۔ ۴۳ لیکن یاد رکھو کہ اگر گھر کے مالک کو معلوم ہوتا کہ
چور رات کو کس وقت آئے گا تو وہ جاگتا رہتا اور اپنے گھر میں نقب
نہ لگنے دیتا۔ ۴۴ اِس لیے تُم بھی تیّار رہو کیونکہ جس وقت تمہیں
گمان بھی نہ ہوگا اِبنِ آدم آ جائے گا۔
۴۵ پھر وہ وفادار اور ہوشیار خادم کون سا ہے جسے اُس کے
مالک نے اپنے گھر کے نوکر چاکروں پر مقرّر کیا تا کہ اُنہیں وقت پر
کھانا دیا کرے؟ ۴۶ وہ خادم بڑا مبارک ہے اگر اُس کا مالک آ کر
اُسے ایسا ہی کرتے پائے۔ ۴۷ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ وہ اپنی
ساری ملکیّت کی دیکھ بھال کا اختیار اُس کے سپُرد کر دے گا۔
۴۸ لیکن اگر وہ خادم بُرا نکلے اور اپنے دل میں کہنے لگے کہ میرے
مالک کے آنے میں ابھی دیر ہے ۴۹ اور اپنے ساتھیوں کو مارنے
پیٹنے لگے اور شرابیوں کے ساتھ کھانا پینا شروع کر دے ۵۰ اور اُس
کا مالک کسی ایسے دِن جب کہ خادم کو اُس کے آنے کی امید نہ ہو
اور کسی ایسی گھڑی جس کی اُسے خبر نہ ہو واپس آ جائے ۵۱ تو وہ اُسے
کوڑوں سے پِٹوا کر ریا کاروں کے ساتھ بند کر دے گا جہاں وہ روتا
اور دانت پیستا رہے گا۔

دس کنواریوں کی تمثیل

۲۵ اُس وقت آسمان کی بادشاہی اُن دس کنواریوں
کی مانند ہوگی جو اپنے چراغ لے کر دُلہا سے
ملاقات کرنے نکلیں۔ ۲ اُن میں سے پانچ بیوقوف اور پانچ عقلمند
تھیں۔ ۳ جو بیوقوف تھیں اُنہوں نے چراغ تو لے لیے لیکن اپنے
ساتھ تیل نہ لیا۔ ۴ مگر جو عقلمند تھیں اُنہوں نے اپنے چراغوں کے
علاوہ کُپّیوں میں تیل بھی اپنے ساتھ لے لیا۔ ۵ دُلہا کے آنے میں
دیر ہو گئی اور وہ سب کی سب اونگھتے اونگھتے سو گئیں۔
۶ آدھی رات ہُوئی تو شور مچ گیا کہ دُلہا آ گیا ہے اُس سے
ملنے کے لیے آ جاؤ۔
۷ اِس پر سب کنواریاں جاگ اُٹھیں اور اپنے اپنے چراغ
جلانے لگیں۔ ۸ بیوقوف کنواریوں نے عقلمند کنواریوں سے کہا: اپنے
تیل میں سے کچھ ہمیں بھی دے دو کیونکہ ہمارے چراغ بجھے جا رہے
ہیں۔
۹ عقلمند کنواریوں نے جواب دیا: نہیں، شاید یہ تیل ہمارے
اور تمہارے دونوں کے لیے کافی نہ ہو۔ بہتر ہے کہ تُم دُکان پر جا کر
اپنے لیے تیل خرید لو۔
۱۰ جب وہ تیل خریدنے جا رہی تھیں تو دُلہا آ پہنچا۔ جو کنواریاں

تیّار تھیں ُ دلہا کے ساتھ شادی کی ضیافت میں اندر چلی گئیں اور
دروازہ بند کر دیا گیا۔
۱۱ بعد میں باقی کنواریاں بھی آگئیں اور کہنے لگیں: اَے خداوند!
اَے خداوند! ہمارے لیے دروازہ کھول دے۔
۱۲ لیکن اُس نے جواب دیا: سچ تو یہ ہے کہ میں تمہیں جانتا
ہی نہیں۔
۱۳ لہٰذا جاگتے رہو کیونکہ تمہیں نہ تو اُس دِن کا پتا ہے نہ اُس
گھڑی کی خبر ہے۔

توڑوں کی تمثیل

۱۴ یہ اُس آدمی کے حال کی طرح ہوگا جو سفر پر روانہ ہونے کو
تھا۔ اُس نے اپنے نوکروں کو بلایا اور اپنا مال اُن کے سپُرد کر دیا۔
۱۵ اُس نے ہر ایک کو اُس کی لیاقت کے مطابق رقم دی، ایک کو پانچ
توڑے دیئے، دوسرے کو دو اور تیسرے کو ایک اور پھر وہ سفر پر
روانہ ہوگیا۔ ۱۶ جس نوکر کو پانچ توڑے ملے تھے اُس نے فوراً جا کر
کاروبار کیا اور پانچ توڑے اور کمائے۔ ۱۷ اِسی طرح جس کو دو
توڑے ملے تھے اُس نے بھی دو اور کما لیے۔ ۱۸ لیکن جس آدمی کو
ایک توڑا ملا تھا اُس نے جا کر کہیں زمین کھودی اور اپنے مالک کی
رقم چھپا دی۔
۱۹ کافی عرصہ کے بعد اُن کا مالک واپس آیا اور نوکروں سے
حساب لینے لگا۔ ۲۰ جسے پانچ توڑے ملے تھے وہ پانچ توڑے اور
لے کر حاضر ہُوا اور کہنے لگا: اَے خداوند! تُو نے مجھے پانچ توڑے
دیئے تھے، دیکھ! میں نے پانچ اور کما لیے۔
۲۱ اُس کے مالک نے اُس سے کہا: اَے اچھے اور دیانتدار
نوکر، شاباش! تُو نے تھوڑی سی رقم کو دیانتداری سے اِستعمال کیا
ہے۔ میں تجھے بہت سی چیزوں کا مُختار بناؤں گا۔ آ اور اپنے مالک
کی خوشی میں شامل ہو۔
۲۲ جسے دو توڑے ملے تھے وہ بھی حاضر ہُوا اور کہنے لگا:
خداوند! تُو نے مجھے دو توڑے دیئے تھے۔ دیکھ! میں نے دو اور کما لیے۔
۲۳ اُس کے مالک نے اُس سے کہا: اَے اچھے اور
دیانتدار نوکر، شاباش! تُو نے تھوڑی سی رقم کو دیانتداری سے
اِستعمال کیا ہے، میں تجھے بہت سی چیزوں کا مختار بناؤں گا۔ آ اور
اپنے مالک کی خوشی میں شامل ہو۔
۲۴ جسے ایک توڑا ملا تھا وہ بھی حاضر ہُوا اور کہنے لگا: خداوند!
میں جانتا تھا کہ تُو سخت آدمی ہے۔ جہاں بویا نہیں وہاں سے کاٹتا
ہے اور جہاں بکھیرا نہیں وہاں سے جمع کرتا ہے۔ ۲۵ اِس لیے میں
نے ڈر کے مارے تیری رقم زمین میں گاڑ دی تھی۔ دیکھ، یہ رہی
تیری رقم۔
۲۶ اُس کے مالک نے جواب دیا: اَے شریر اور سُست
نوکر! اگر تجھے معلوم تھا کہ جہاں بویا نہیں، میں وہاں سے کاٹتا ہُوں
اور جہاں بکھیرا نہیں وہاں سے جمع کرتا ہُوں۔ ۲۷ تو تجھے چاہئے تھا
کہ میری رقم ساہوکاروں کے حوالہ کرتا تاکہ میں واپس آ کر اپنی رقم
سُود سمیت لے لیتا۔
۲۸ اب ایسا کرو کہ اِس سے وہ توڑا لے لو اور اُسے دے دو
جس کے پاس دس توڑے ہیں۔ ۲۹ اِس لیے کہ جس کے پاس ہے
اُسے اور بھی دیا جائے گا اور اُس کے پاس زیادہ ہو جائے گا اور
جس کے پاس نہ ہونے کے برابر ہے اُس سے وہ بھی جو اُس کے
پاس ہے لے لیا جائے گا۔ ۳۰ اور اِس نکمّے نوکر کو باہر اندھیرے
میں ڈال دو جہاں وہ روتا اور دانت پیستا رہے گا۔

قوموں کی عدالت

۳۱ جب اِبنِ آدم جلال کے ساتھ فرشتوں کو ہمراہ لے کر آئے
گا تو اپنے جلالی تخت پر بیٹھے گا۔ ۳۲ اور ساری قومیں اُس کے
حُضور میں جمع کی جائیں گی اور وہ لوگوں کو ایک دوسرے سے اِس
طرح جدا کرے گا جس طرح چرواہا بھیڑوں کو بکریوں سے جدا کرتا
ہے۔ ۳۳ وہ بھیڑوں کو اپنی دائیں طرف اور بکریوں کو بائیں طرف
کھڑا کرے گا۔
۳۴ تب بادشاہ اپنی دائیں طرف کے لوگوں سے کہے گا: آؤ
میرے باپ کے مبارک لوگو! اِس بادشاہی کو جو دنیا کے بنائے
جانے کے وقت سے تمہارے لیے تیّار کی گئی ہے ُ میراث میں لو۔
۳۵ کیونکہ میں بھوکا تھا اور تُم نے مجھے کھانا کھلایا، پیاسا تھا اور تُم
نے مجھے پانی پلایا، پردیسی تھا اور تُم نے گھر میں جگہ دی، ۳۶ ننگا تھا
تو مجھے کپڑے پہنائے، بیمار تھا تو تُم نے میری دیکھ بھال کی، قید
میں تھا تو تُم مجھے ملنے آئے۔
۳۷ تب وہ راستباز جواب میں کہیں گے: خداوند! ہم نے
کب تجھے بھوکا دیکھ کر کھانا کھلایا یا پیاسا دیکھ کر پانی پلایا؟ ۳۸ ہم
نے کب تجھے پردیسی دیکھ کر گھر میں جگہ دی یا ننگا دیکھ کر تجھے کپڑے
پہنائے؟ ۳۹ اور ہم کب تجھے بیمار یا قید میں دیکھ کر تجھ سے ملنے
آئے؟
۴۰ اِس پر بادشاہ جواب دے گا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ
جب تُم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے کسی
ایک کے ساتھ یہ سلوک کیا تو گویا میرے ہی ساتھ کیا۔

۴۱ تب وہ اپنی بائیں طرف والوں سے کہے گا: اَے لعنتی
لوگو! میرے سامنے سے دُور ہو جاؤ اور اُس ہمیشہ جلتی رہنے والی
آگ میں چلے جاؤ جو ابلیس اور اُس کے فرشتوں کے لیے تیّار کی
گئی ہے۔ ۴۲ اِس لیے کہ جب میں بھوکا تھا تو تُم نے مجھے کھانا نہ
کھلایا، پیاسا تھا تو تُم نے مجھے پانی نہ پلایا۔ ۴۳ پردیسی تھا تو تُم
نے مجھے اپنے گھر میں جگہ نہ دی۔ننگا تھا تو مجھے کپڑے نہ
پہنائے، بیمار اور قید میں تھا تو تُم مجھے ملنے نہ آئے۔
۴۴ اِس پر وہ لوگ بھی کہیں گے: اَے خداوند ہم نے کب
تجھے بھوکا یا پیاسا، پردیسی یا ننگا، بیمار یا قید میں دیکھا اور تیری مدد نہ
کی؟
۴۵ تب وہ اُنہیں یہ جواب دے گا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں
کہ جب تُم نے میرے اِن سب سے چھوٹے بھائیوں میں سے
کسی ایک کے ساتھ یہ سلوک نہ کیا تو گویا میرے ساتھ بھی نہ کیا۔
۴۶ چنانچہ یہ لوگ ہمیشہ کی سزا پائیں گے مگر راستباز ہمیشہ کی
زندگی۔

خداوند یسُوعؔ کے خلاف سازش

۲۶ جب یسُوعؔ یہ باتیں کر چُکا تو اُس نے اپنے
شاگردوں سے کہا: ۲ تمہیں پتہ ہے کہ دو دِن
کے بعد عیدِ فسح ہے اور ابنِ آدم کو پکڑوا دیا جائے گا تاکہ وہ مصلوُب
کیا جائے
۳ تب سردار کاہنوں اور قوم کے بزرگوں نے سردار کاہن
کائفاؔ کی حویلی میں جمع ہو کر ۴ مشورہ کیا کہ یسُوعؔ کو فریب سے پکڑ
کر ٹھکانے لگا دیں۔ ۵ لیکن کہنے لگے کہ عید کے دوران نہیں، کہیں
ایسا نہ ہو کہ لوگوں میں ہنگامہ برپا ہو جائے۔

بیت عنیاہ میں خداوند یسُوعؔ کا عطر سے مسح کیا جانا

۶ جس وقت یسُوعؔ بیت عنیاہ میں شمعوُنؔ کوڑھی کے گھر میں
تھا ۷ تو ایک عورت سنگِ مرمر کے عطردان میں قیمتی عطر لے کر اُس
کے پاس پہنچی اور جب وہ کھانا کھانے بیٹھا تو اُس کے سر پر اُنڈیل
دیا۔
۸ شاگرد یہ دیکھ کر بہت خفا ہُوئے اور کہنے لگے: عطر کو ضائع
کرنے کی کیا ضرورت تھی؟ ۹ اگر اُسے بیچا جاتا تو بڑی قیمت ہاتھ
آتی جسے غریبوں میں تقسیم کیا جا سکتا تھا۔
۱۰ یسُوعؔ نے یہ جان کر اُن سے کہا: تُم اِس عورت کو کس لیے
پریشان کر رہے ہو؟ اُس نے تو میرے ساتھ بھلائی کی ہے۔
۱۱ غریب، غربا تو ہمیشہ تمہارے پاس ہیں لیکن میں تمہارے پاس
ہمیشہ نہیں رہُوں گا۔ ۱۲ اُس نے پہلے ہی سے میری تدفین کے لیے
میرے بدن کو عطر سے مسح کر دیا۔ ۱۳ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ
ساری دنیا میں جہاں کہیں اِنجیل کی منادی کی جائے گی وہاں اُس
کی یادگاری میں اُس کے اِس کام کا ذکر بھی کیا جائے گا۔

یہُوداہ کی غدّاری

۱۴ پھر بارہ شاگردوں میں سے ایک جس کا نام یہُوداہؔ
اسکریوتی تھا، سردار کاہنوں کے پاس گیا ۱۵ اور اُن سے کہنے لگا: اگر
میں یسُوعؔ کو تمہارے حوالہ کر دُوں تو تُم مجھے کیا دو گے؟ اُنہوں نے
چاندی کے تیس سکّے گِن کر اُسے دے دیئے ۱۶ اور وہ اُس وقت سے
یسُوعؔ کو پکڑوانے کا مناسب موقع ڈھونڈنے لگا۔

عَشائے ربّانی

۱۷ عیدِ فطیر کے پہلے دِن شاگردوں نے یسُوعؔ کے پاس
آ کر پُوچھا: تُو عیدِ فسح کا کھانا کہاں کھانا چاہتا ہے تاکہ ہم جا کر
تیّاری کریں۔
۱۸ اُس نے جواب دیا: شہر میں فُلاں شخص کے پاس جاؤ اور
کہو: اُستاد کہتا ہے کہ میرا وقت نزدیک ہے۔ میں اپنے شاگردوں
کے ساتھ تیرے گھر میں عیدِ فسح مناؤں گا۔ ۱۹ پس جیسا یسُوعؔ نے
شاگردوں کو حکم دیا تھا اُنہوں نے ویسا ہی کیا اور عیدِ فسح کا کھانا
تیّار کیا۔
۲۰ جب شام ہُوئی تو یسُوعؔ اپنے بارہ شاگردوں کے ساتھ
کھانا کھانے بیٹھا۔ ۲۱ اور کھاتے وقت اُس نے کہا: میں تُم سے سچ
کہتا ہُوں کہ تُم میں سے ایک مجھے پکڑوائے گا۔
۲۲ شاگردوں کو بڑا رنج پہنچا اور وہ باری باری اُس سے
پُوچھنے لگے: خداوند! کیا میں تو نہیں؟
۲۳ اُس نے جواب دیا: جو شخص میرے ساتھ تھالی میں کھا
رہا ہے وہی مجھے پکڑوائے گا۔ ۲۴ ابنِ آدم تو جیسا اُس کے حق میں
لکھا ہے جاتا ہی ہے لیکن اُس آدمی پر افسوس جس کے وسیلہ سے
ابنِ آدم پکڑوایا جا رہا ہے۔ اُس کے لیے بہتر تھا کہ وہ پیدا ہی نہ
ہوتا۔
۲۵ تب یہُوداہؔ جو اُسے پکڑوانے کو تھا بول اُٹھا: ربّی! کیا
میں تو نہیں؟
یسُوعؔ نے جواب دیا: تُو نے خود ہی کہہ دیا۔
۲۶ کھانا کھاتے وقت یسُوعؔ نے روٹی لی اور برکت دے
کر اُس کے ٹکڑے کیے اور شاگردوں کو دے کر کہا: لو اور کھاؤ۔ یہ

میرا بدن ہے۔
۲۷ پھر اُس نے پیالہ لیا، خدا کا شکر ادا کیا اور اُنہیں دے کر
کہا: تُم سب اِس میں سے پیو، ۲۸ کیونکہ یہ نئے عہد کا میرا وہ خون
ہے جو بہتیروں کے گناہوں کی معافی کے لیے بہایا جاتا ہے۔
۲۹ میں تُم سے کہتا ہُوں کہ میں انگُور کا یہ رس پھر کبھی نہ پیوں گا جب
تک کہ خدا کی بادشاہی میں تمہارے ساتھ نیا نہ پی لوں۔
۳۰ تب اُنہوں نے ایک گیت گایا اور وہاں سے کوہِ زیتونؔ
پر چلے گئے۔

پطرسؔ کے انکار کی پیش گوئی

۳۱ تب یسُوعؔ نے اُن سے کہا: تُم اُسی رات میری وجہ سے
ڈگمگا جاؤ گے کیونکہ لکھا ہے:

میں چرواہے کو ماروں گا،
اور گلّے کی بھیڑیں تِتّر بِتّر ہو جائیں گی۔

۳۲ مگر میں اپنے جی اُٹھنے کے بعد تُم سے پہلے گلیلؔ پہنچ
جاؤں گا۔
۳۳ پطرسؔ نے جواب دیا: خواہ تیری وجہ سے سب لڑکھڑا
جائیں، میں نہیں لڑکھڑاؤں گا۔
۳۴ یسُوعؔ نے کہا: میں تجھ سے سچ کہتا ہُوں کہ آج اِسی رات
مُرغ کے بانگ دینے سے پہلے تُو تین بار میرا اِنکار کرے گا۔
۳۵ لیکن پطرسؔ نے کہا: اگر تیرے ساتھ مجھے مرنا بھی پڑے
تب بھی تیرا اِنکار نہ کروں گا اور سارے شاگردوں نے بھی یہی کہا۔

باغ گتسمنیؔ

۳۶ تب یسُوعؔ اپنے شاگروں کے ساتھ ایک جگہ پہنچا جس
کا نام گتسمنیؔ تھا۔ اُس نے اُن سے کہا: تُم یہاں بیٹھو اور میں وہاں
آگے جا کر دعا کرتا ہُوں۔ ۳۷ وہ پطرسؔ اور زبدیؔ کے دونوں
بیٹوں کو ساتھ لے گیا اور افسردہ اور بیقرار ہونے لگا۔ ۳۸ پھر اُس
نے اُن سے کہا: غم کی شدّت سے میری جان نکلی جا رہی ہے۔ یہاں
ٹھہرو اور جاگتے رہو۔
۳۹ پھر ذرا آگے جا کر وہ زمین پر سجدہ میں گر پڑا اور دعا
کرنے لگا کہ اَے باپ! اگر ممکن ہو تو یہ پیالہ مجھ سے ٹل جائے،
پھر بھی جو میں چاہتا ہُوں وہ نہیں بلکہ جو تُو چاہتا ہے وہی ہو۔
۴۰ جب وہ شاگردوں کے پاس واپس آیا اور اُنہیں سوتے
پایا تو پطرسؔ سے کہا: کیا تُم گھنٹہ بھر بھی میرے ساتھ بیدار نہ رہ سکے؟
۴۱ جاگتے اور دعا کرتے رہو تاکہ آزمایش میں نہ پڑو، رُوح تو
آمادہ ہے مگر جسم کمزور ہے۔ ۴۲ وہ پھر چلا گیا اور دعا کرنے لگا:
اَے میرے باپ! اگر یہ پیالہ میرے پیے بغیر ٹل نہیں سکتا تو تیری
مرضی پُوری ہو۔
۴۳ جب واپس آیا تو شاگردوں کو پھر سے سوتے پایا کیونکہ
اُن کی آنکھیں نیند سے بوجھل ہو چُکی تھیں۔ ۴۴ لہٰذا وہ اُنہیں
چھوڑ کر چلا گیا اور تیسری دفعہ وہی دعا کی جو پہلے کی تھی۔
۴۵ اُس کے بعد شاگردوں کے پاس واپس آ کر اُن سے
کہنے لگا: تُم ابھی تک راحت کی نیند سو رہے ہو؟ بس کرو، دیکھو! وہ
وقت آ پہنچا ہے کہ ابنِ آدم گنہگاروں کے حوالہ کیا جائے۔ ۴۶ اُٹھو،
چلو، دیکھو میرا پکڑوانے والا نزدیک آ پہنچا ہے۔

خداوند یسُوعؔ کی گرفتاری

۴۷ وہ یہ باتیں کہہ ہی رہا تھا کہ یہوُداہؔ جو بارہ شاگردوں
میں سے تھا وہاں آ پہنچا۔ اُس کے ہمراہ بہت سے آدمی تھے جو
تلواریں اور لاٹھیاں لیے ہُوئے تھے اور جنہیں سردار کاہنوں اور
قوم کے بزرگوں نے بھیجا تھا۔ ۴۸ اُس کے پکڑوانے والے نے
اُنہیں یہ نشان دیا تھا کہ جس کا میں بوسہ لُوں وہی یسُوعؔ ہے۔ تُم
اُسے پکڑ لینا۔ ۴۹ اُس نے یسُوعؔ کے پاس آتے ہی کہا: ربّیؔ،
سلام، اور اُس کے بوسے لیے۔
۵۰ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: میاں! جس کام کے لیے تُو آیا
ہے، کر لے۔
چنانچہ لوگوں نے آگے بڑھ کر یسُوعؔ کو پکڑا اور قبضہ میں لے
لیا۔ ۵۱ یسُوعؔ کے ساتھیوں میں سے ایک نے اپنی تلوار کھینچی اور
سردار کاہن کے نوکر پر چلائی اور اُس کا کان اُڑا دیا۔
۵۲ یسُوعؔ نے اُس سے کہا: تلوار کو نیام میں رکھ لے کیونکہ جو
تلوار چلاتے ہیں تلوار ہی سے ہلاک ہوں گے۔ ۵۳ تجھے پتہ نہیں
کہ اگر میں اپنے باپ سے مدد مانگوں تو وہ اِسی وقت فرشتوں کے
بارہ لشکر بلکہ اُن سے بھی زیادہ میرے پاس بھیج دے گا۔ ۵۴ لیکن
پھر پاک کلام کی وہ باتیں جن کا پُورا ہونا ضروری ہے کیسے پُوری
ہوں گی؟
۵۵ پھر یسُوعؔ نے ہجوم سے کہا: کیا میں کوئی ڈاکُو ہُوں کہ تُم
تلواریں اور لاٹھیاں لے کر مجھے پکڑنے آئے ہو؟ میں ہر روز ہیکل میں
بیٹھ کر تعلیم دیا کرتا تھا، تب تو تُم نے مجھے گرفتار نہیں کیا؟ ۵۶ لیکن
یہ سب کچھ اِس لیے ہُوا کہ پاک کلام میں نبیوں کی لکھی ہُوئی باتیں
پُوری ہو جائیں۔ تب سارے شاگرد اُسے چھوڑ کر بھاگ نکلے۔

عدالتِ عالیہ میں پیشی

۵۷ جن لوگوں نے یسُوع کو گرفتار کیا تھا وہ اُسے سردار کاہن
کائفا کے پاس لے گئے جہاں شریعت کے عالم اور بزرگ لوگ جمع
تھے۔ ۵۸ اور پطرس بھی دُور سے یسُوع کا پیچھا کرتے کرتے
سردار کاہن کی حویلی کے اندر صحن تک جا پہنچا۔ وہ وہاں پہرہ داروں
کے ساتھ بیٹھ کر نتیجہ کا انتظار کرنے لگا۔

۵۹ سردار کاہن اور عدالتِ عالیہ کے سب ارکان ایسی جھوٹی
گواہی ڈھونڈنے لگے جس کی بِنا پر یسُوع کو قتل کیا جا سکے ۶۰ لیکن
نہ پا سکے حالانکہ کئی جھوٹے گواہ پیش بھی ہُوئے۔

آخر میں دو گواہ آئے ۶۱ اور کہنے لگے کہ اِس نے کہا تھا کہ
میں خدا کے مَقدِس کو ڈھا کر تین دِن میں پھر سے کھڑا کر سکتا ہُوں۔

۶۲ اِس پر سردار کاہن کھڑا ہو کر یسُوع سے پُوچھنے لگا: تیرے
پاس اِس اِلزام کا کیا جواب ہے؟ ۶۳ مگر یسُوع خاموش رہا۔

سردار کاہن نے پھر پُوچھا: تجھے زندہ خدا کی قسم، ہمیں بتا کہ
کیا تُو خدا کا بیٹا مسیح ہے؟

۶۴ یسُوع نے اُسے جواب دیا: تُو نے خود ہی کہہ دیا ہے پھر
بھی میں تمہیں بتاتا ہُوں کہ آیندہ تُم ابنِ آدم کو قادرِ مطلق کی دائیں
طرف بیٹھا اور آسمان کے بادلوں پر آتا دیکھو گے۔

۶۵ تب سردار کاہن نے اپنے کپڑے پھاڑ کر کہا: اُس نے
کفر بکا ہے، اب ہمیں گواہوں کی کیا ضرورت ہے؟ تُم نے ابھی
ابھی اُس کا کفر سُنا ہے۔ ۶۶ تمہاری کیا رائے ہے؟

اُنہوں نے جواب دیا: وہ قتل کے لائق ہے۔

۶۷ اِس پر اُنہوں نے اُس کے مُنہ پر تھُوکا، اُسے مُکّے
مارے اور بعض نے طمانچے مار کر کہا: ۶۸ اَے مسیح: اگر تُو نبی ہے تو
بتا کہ کس نے تجھے مارا ہے؟

پطرس کا اِنکار

۶۹ پطرس باہر صحن میں بیٹھا ہُوا تھا کہ ایک کنیز وہاں آئی اور
کہنے لگی: تُو بھی تو یسُوع گلیلی کے ساتھ تھا۔

۷۰ لیکن اُس نے سب کے سامنے اِنکار کیا اور کہا: پتا نہیں
تُو کیا کہہ رہی ہے؟

۷۱ تب وہ باہر پھاٹک کی طرف گیا تو ایک اور کنیز نے اُسے
دیکھ کر اُن سے جو وہاں تھے کہا: یہ آدمی بھی یسُوع ناصری کے
ساتھ تھا۔

۷۲ اُس نے قسم کھا کر پھر اِنکار کیا کہ میں تو اِس آدمی کو
جانتا تک نہیں۔

۷۳ کچھ دیر بعد وہ لوگ جو وہاں کھڑے تھے پطرس کے
پاس آئے اور کہنے لگے: بے شک تُو بھی اُن ہی میں سے ہے
کیونکہ تیری بولی سے بھی یہی ظاہر ہوتا ہے۔

۷۴ اِس پر وہ خود پر لعنت کرنے لگا اور قسمیں کھا کھا کر کہنے
لگا کہ میں اِس آدمی سے واقف نہیں ہُوں۔

اُسی وقت مُرغ نے بانگ دی۔ ۷۵ تب پطرس کو یسُوع کی
وہ بات یاد آئی جو اُس نے کہی تھی کہ مُرغ کے بانگ دینے سے
پہلے تُو تین بار میرا اِنکار کرے گا اور وہ باہر جا کر پھُوٹ پھُوٹ کر
رونے لگا۔

یہُوداہ کی خُودکُشی

۲۷ صبح ہوتے ہی سارے سردار کاہنوں اور قوم کے
بزرگوں نے مشورہ کر کے یسُوع کے قتل کا فیصلہ
کر لیا۔ ۲ اور اُسے باندھ کر لے گئے اور رُومی حاکم پیلاطُس کے
حوالہ کر دیا۔

۳ جب یہُوداہ نے جس نے یسُوع کو پکڑوایا تھا، دیکھا کہ
یسُوع کو مجرم ٹھہرایا گیا ہے تو بہت پچھتایا اور چاندی کے وہ تیس
سِکّے سردار کاہنوں اور بزرگوں کے پاس واپس لایا ۴ اور کہنے لگا:
میں نے گناہ کیا کہ ایک بے قصُور کو قتل کے لیے پکڑوایا۔

وہ کہنے لگے: ہمیں کیا؟ تُو جانے اور تیرا کام۔

۵ اِس پر یہُوداہ اُن تیس سِکّوں کو ہیکل میں پھینک کر چلا گیا
اور پھانسی لے لی۔

۶ سردار کاہنوں نے وہ سِکّے اُٹھا لیے اور کہنے لگے: یہ رقم تو
خُون کی قیمت ہے، اِسے ہیکل کے خزانہ میں ڈالنا جائز نہیں۔
۷ چنانچہ صلاح مشورہ کرنے کے بعد اُنہوں نے اُس رقم سے کمہار کا
کھیت خرید لیا تاکہ وہاں پردیسیوں کے لیے قبرستان بنایا جائے۔
۸ یہی وجہ ہے کہ وہ کھیت آج تک خُون کا کھیت کہلاتا
ہے۔ ۹ تب وہ بات پُوری ہوگئی جو یرمیاہ نبی کی معرفت کہی گئی تھی
کہ اُنہوں نے اُس کی مقرّرہ قیمت کے طور پر چاندی کے تیس سِکّے
لے لیے۔ (یہ قیمت بنی اِسرائیل کے بعض لوگوں نے اُس کے لیے
ٹھہرائی تھی) ۱۰ اور اُن سِکّوں کو کمہار کے کھیت کے لیے دے دیا۔
جیسا خداوند نے مجھے حکم دیا تھا۔

پیلاطُس کی عدالت میں خداوند یسُوع کی پیشی

۱۱ یسُوع حاکم کے سامنے کھڑا تھا اور حاکم اُس سے پُوچھنے
لگا: کیا تُو یہُودیوں کا بادشاہ ہے؟

یسُوع نے جواب دیا: یہ تُو خود ہی کہہ رہا ہے۔

۱۲ اور جب سردار کاہن اور بزرگ اُس پر اِلزام لگانے لگے
تو اُس نے کوئی جواب نہ دیا۔ ۱۳ اِس پر پیلاطُسؔ نے اُس سے کہا:
دیکھ! یہ تیرے خلاف کیا کیا کہہ رہے ہیں، کیا تُو سُن نہیں رہا؟
۱۴ لیکن یسُوعؔ نے جواب میں ایک لفظ بھی نہ کہا اور پیلاطُسؔ کو بڑا
تعجب ہُوا۔

۱۵ حاکم کا دستُور تھا کہ وہ عید پر ایک قیدی کو جسے لوگ چاہتے
تھے چھوڑ دیا کرتا تھا۔ ۱۶ اُس وقت اُن کا ایک آدمی قید میں تھا جو
براؔبا کے نام سے مشہور تھا۔ ۱۷ جب وہ لوگ پیلاطُسؔ کے
حُضور میں جمع ہُوئے تو پیلاطُسؔ نے اُن سے پُوچھا: تُم کیا چاہتے
ہو، میں کِسے تمہاری خاطر رِہا کروں؟ براؔبا کو یا یسُوعؔ کو جو مسیح کہلاتا
ہے؟ ۱۸ کیونکہ اُسے بخوبی علم تھا کہ اُنہوں نے محض حسد کی وجہ
سے اُسے پکڑوایا ہے۔

۱۹ جب پیلاطُسؔ عدالت کی کرسی پر بیٹھا تو اُس کی بیوی نے
اُسے یہ پیغام بھیجا کہ اِس نیک آدمی کے خلاف کچھ مت کرنا کیونکہ
میں نے آج خواب میں اِس کے سبب سے بہت دُکھ اُٹھایا ہے۔

۲۰ لیکن سردار کاہنوں اور بزرگوں نے لوگوں کو اُبھارا کہ وہ
پیلاطُسؔ سے براؔبا کی رہائی کا مطالبہ کریں اور یسُوعؔ کو مروا ڈالیں۔
۲۱ جب حاکم نے اُن سے پُوچھا: تُم اِن دونوں میں سے کِسے
چاہتے ہو کہ میں تمہارے لیے چھوڑ دُوں تو اُنہوں نے کہا: براؔبا کو۔
۲۲ پیلاطُسؔ نے اُن سے کہا: پھر میں یسُوعؔ کو جو مسیح کہلاتا
ہے کیا کروں؟

سب بول اُٹھے کہ اُسے صلیب دی جائے۔
۲۳ حاکم نے کہا: کیوں؟ اُس نے کیا بُرائی کی ہے؟
لیکن وہ اور بھی چلّا چلّا کر کہنے لگے کہ اُسے صلیب دی جائے۔
۲۴ جب پیلاطُسؔ نے دیکھا کہ کچھ بن نہیں پڑ رہا بلکہ اُلٹا
بلوا شروع ہونے کو ہے تو اُس نے پانی لے کر لوگوں کے سامنے
اپنے ہاتھ دھوئے اور کہا: میں اِس راستباز کے خُون سے بری ہوتا
ہُوں۔ تُم جانو اور تمہارا کام۔
۲۵ اور تمام لوگوں نے جواب دیا: اِس کا خُون ہم پر اور
ہماری اولاد کی گردن پر۔
۲۶ اِس پر پیلاطُسؔ نے اُن کی خاطر براؔبا کو رِہا کر دیا اور یسُوعؔ
کو کوڑے لگوا کر اُن کے حوالہ کیا تا کہ اُسے صلیب پر چڑھایا جائے۔

سپاہی خداوند یسُوعؔ کی ہنسی اُڑاتے ہیں

۲۷ تب پیلاطُسؔ کے سپاہیوں نے یسُوعؔ کو شاہی قلعہ کے
اندرونی صحن میں لے جا کر فوجی دستہ کے سارے سپاہیوں کو اُس
کے اردگرد جمع کیا۔ ۲۸ اُنہوں نے اُس کے کپڑے اُتار ڈالے اور
ایک قرمزی چوغہ پہنا دیا۔ ۲۹ پھر کانٹوں کا تاج بنا کر اُس کے سر
پر رکھا اور اُس کے داہنے ہاتھ میں ایک سرکنڈا تھما دیا اور اُس کے
سامنے گھٹنے ٹیک ٹیک کر اُس کی ہنسی اُڑانے لگے کہ اَے یہُودیوں
کے بادشاہ، آداب! ۳۰ وہ اُس پر تھُوکتے تھے اور سرکنڈا لے کر اُس
کے سر پر مارتے تھے۔
۳۱ جب اُس کی ہنسی اُڑا چُکے تو چوغہ اُتار کر اُس کے اپنے
کپڑے اُسے پہنائے اور وہاں سے لے کر چل دیئے تا کہ اُسے
صلیب دیں۔

خداوند یسُوعؔ کا صلیب پر چڑھایا جانا

۳۲ جب وہ وہاں سے نکل رہے تھے تو اُنہیں کُرینؔ کا ایک
آدمی ملا جس کا نام شمعُون تھا۔ اُنہوں نے اُسے بیگار میں پکڑا تا کہ
وہ یسُوعؔ کی صلیب اُٹھا لے چلے ۳۳ اور گُلگُتؔا نام کے مقام پر پہنچے،
جس کا مطلب ہے کھوپڑی کی جگہ۔ ۳۴ وہاں اُنہوں نے یسُوع کو
مُر ملی ہُوئی مَے پینے کے لیے دی لیکن اُس نے چکھ کر اُسے پینے سے
اِنکار کر دیا۔ ۳۵ جب وہ اُسے صلیب پر چڑھا چُکے تو قُرعہ ڈال کر اُس
کے کپڑوں کو آپس میں بانٹ لیا ۳۶ اور وہیں بیٹھ کر اُس کی نگہبانی
کرنے لگے ۳۷ اور اُنہوں نے اُس کا اِلزام ایک تختی پر لکھ کر اُس
کے سر کے اوپر کی جگہ پر لگا دیا کہ یہ "**یہُودیوں کا بادشاہ**
یسُوعؔ" ہے۔ ۳۸ اُس وقت اُس کے ساتھ دو ڈاکُو بھی مصلوُب
ہُوئے۔ ایک اُس کی دائیں اور دوسرا بائیں طرف۔ ۳۹ وہاں سے
گزرنے والے سب لوگ سر ہلا ہلا کر یسُوعؔ کو لعن طعن کرتے تھے اور
کہتے تھے: ۴۰ اَے ہیکل کے ڈھانے والے اور تین دِن میں بنانے
والے! اپنے آپ کو بچا۔ اگر تُو خدا کا بیٹا ہے تو صلیب پر سے اُتر آ۔
۴۱ اِسی طرح سردار کاہن، شریعت کے عالم اور بزرگ بھی
اُس کی ہنسی اُڑاتے تھے اور کہتے تھے: ۴۲ اِس نے اوروں کو بچایا
لیکن اپنے آپ کو نہیں بچا سکا، یہ تو اِسرائیلؔ کا بادشاہ ہے! اگر اب بھی
صلیب پر سے اُتر آئے تو ہم اُس پر ایمان لے آئیں گے۔ ۴۳ اِس کا
توکّل خدا پر ہے۔ اگر خدا اِسے چاہتا ہے تو اب بھی اِسے بچا لے۔
کیونکہ اِس نے کہا تھا کہ میں خدا کا بیٹا ہُوں۔ ۴۴ اِسی طرح وہ ڈاکو
بھی جو اُس کے ساتھ مصلوُب ہُوئے تھے اُسے بُرا بھلا کہتے تھے۔

خداوند یسُوعؔ کی مَوت

۴۵ بارہ بجے سے لے کر تین بجے تک سارے ملک میں
اندھیرا چھایا رہا ۴۶ اور تین بجے کے قریب یسُوعؔ بڑی اونچی آواز
سے چلّایا: ایلی، ایلی، لما شبقتنی، جس کا مطلب ہے: اَے میرے

خدا! اَے میرے خدا! تُو نے مجھے کیوں چھوڑ دیا؟
۴۷ جو لوگ پاس کھڑے تھے اُن میں سے بعض نے یہ سُنا تو
کہنے لگے کہ یہ تو ایلیّاہ کو پُکارتا ہے۔
۴۸ تب ایک آدمی دوڑ کر گیا اور اسفنج کو سرکہ میں ڈبو کر لایا
اور اُسے ایک سرکنڈے پر رکھ کر یسُوعؔ کو پلانا چاہا۔ ۴۹ بعضوں
نے کہا: ذرا ٹھہرو، دیکھیں کہ ایلیاہ اُسے بچانے آتا ہے یا نہیں؟
۵۰ اور یسُوعؔ پھر زور سے چلّایا اور اُس نے جان دے دی۔
۵۱ اور ہیکل کا پردہ اوپر سے نیچے تک پھٹ کر دو ٹکڑے ہو گیا۔
زمین لرز اُٹھی اور چٹانیں تڑخ گئیں، ۵۲ قبریں کھُل گئیں اور خدا
کے بہت سے مُقدّس لوگ جو مَوت کی نیند سو چکے تھے، زندہ ہو
گئے۔ ۵۳ اور قبروں سے نکل کر یسُوعؔ کے جی اُٹھنے کے بعد مُقدّس
شہر میں داخل ہُوئے اور وہاں بہت سے لوگوں کو دکھائی دیئے۔
۵۴ تب اُس فوجی افسر نے اور اُس کے ساتھیوں نے جو
یسُوعؔ کی نگہبانی کر رہے تھے زلزلہ اور سارا واقعہ دیکھا تو خوفزدہ ہو
گئے اور کہنے لگے: یہ شخص یقیناً خدا کا بیٹا تھا۔
۵۵ وہاں بہت سی عورتیں جو گلیلؔ سے یسُوعؔ کی خدمت
کرتی ہُوئی اُس کے پیچھے پیچھے چلی آئی تھیں ُدور سے دیکھ رہی
تھیں۔ ۵۶ اُن میں مریمؔ مگدلینی، یعقوبؔ اور یوسیسؔ کی ماں مریم
اور زبدیؔ کے بیٹوں کی ماں شامِل تھیں۔

خداوند یسُوعؔ کا دفن کیا جانا

۵۷ جب شام ہُوئی تو ارِمتیاہ کا ایک دولتمند آدمی یُوسُفؔ نام
آیا جو خود بھی یسُوعؔ کا شاگرد تھا۔ ۵۸ اُس نے پیلاطُسؔ کے پاس
جا کر یسُوعؔ کی لاش مانگی۔ اِس پر پیلاطُسؔ نے حکم دیا کہ لاش اُس
کے حوالہ کر دی جائے۔ ۵۹ یُوسُفؔ نے لاش کو لے کر ایک مہین
سُوتی چادر میں لپیٹا ۶۰ اور اُسے اپنی نئی قبر میں جو اُس نے چٹان
میں کھُدوائی تھی رکھ دیا۔ پھر وہ ایک بڑا سا پتّھر قبر کے مُنہ پر لُڑھکا
کر چلا گیا۔ ۶۱ اور مریمؔ مگدلینی اور دوسری مریمؔ وہاں قبر کے سامنے
بیٹھی ہُوئی تھیں۔

قبر کے نگہبان

۶۲ اگلے دِن یعنی تیّاری کے دِن کے بعد سردار کاہن
اور فرِیسی مل کر پیلاطُسؔ کے پاس پہنچے ۶۳ اور کہنے لگے: خداوند!
ہمیں یاد ہے کہ اُس دھوکے باز نے اپنے جیتے جی کہا تھا کہ میں تین
دِن کے بعد زندہ ہو جاؤں گا۔ ۶۴ لہٰذا حکم دے کہ تیسرے دِن
تک قبر کی نگرانی کی جائے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اُس کے شاگرد آ کر
لاش کو چُرا لے جائیں اور لوگوں سے کہہ دیں کہ وہ مُردوں میں سے
زندہ ہو گیا ہے۔ یہ بعد کا فریب پہلے والے فریب سے بھی بُرا
ہو گا۔
۶۵ پیلاطُسؔ نے جواب دیا: تمہارے پاس پہرہ دار موجود
ہیں اُنہیں لے جاؤ اور جہاں تک ہو سکے قبر کی نگہبانی کرو۔ ۶۶ چنانچہ
اُنہوں نے جا کر پتّھر پر مُہر لگا دی اور قبر کی نگرانی کے لیے پہرہ بٹھا دیا۔

خداوند یسُوعؔ کا زندہ ہو جانا

۲۸ سبَت کے بعد یعنی ہفتہ کے پہلے دِن پَو پھٹتے ہی
مریمؔ مگدلینی اور دوسری مریم قبر کو دیکھنے آئیں۔
۲ اچانک ایک بڑا زلزلہ آیا کیونکہ خداوند کا فرشتہ آسمان سے
اُترا اور قبر کے پاس جا کر پتّھر کو لُڑھکا دیا اور اُس پر بیٹھ گیا۔
۳ اُس کی صورت بجلی کی مانند تھی اور اُس کے کپڑے برف
کی طرح سفید تھے۔ ۴ پہرہ دار ڈر کے مارے کانپ اُٹھے اور مُردہ
سے ہو گئے۔
۵ فرشتہ نے عورتوں سے کہا: ڈرو مت، میں جانتا ہُوں کہ تُم
یسُوعؔ کو ڈھونڈ رہی ہو جو مصلوُب ہُوا تھا۔ ۶ وہ یہاں نہیں ہے بلکہ
جیسا اُس نے کہا تھا، جی اُٹھا ہے۔ آؤ، وہ جگہ دیکھو جہاں وہ پڑا
ہُوا تھا ۷ اور جلد جا کر اُس کے شاگردوں کو خبر دو کہ وہ مُردوں میں
سے جی اُٹھا ہے اور تُم سے پہلے گلیل پہنچ رہا ہے۔ تُم اُسے وہاں
دیکھو گے۔ دیکھو، میں نے تمہیں بتا دیا ہے۔
۸ اِس پر وہ عورتیں خوف اور بڑی خُوشی کے ساتھ قبر سے فوراً
باہر آئیں اور دوڑی گئیں تا کہ شاگردوں کو خبر دے سکیں۔
۹ اچانک یسُوعؔ اُن سے ملا اور کہا: سلام! اُنہوں نے پاس آ کر
اُس کے پاؤں پکڑ لیے اور اُسے سجدہ کیا۔ ۱۰ تب یسُوعؔ نے اُن
سے کہا: ڈرو مت، جاؤ اور میرے بھائیوں سے کہو کہ گلیلؔ کے لیے
روانہ ہو جائیں۔ وہ مجھے وہاں دیکھیں گے۔

پہرہ داروں کا بیان

۱۱ ابھی وہ عورتیں راستے ہی میں تھیں کہ پہرہ داروں میں سے
بعض شہر گئے اور سردار کاہنوں سے سارا ماجرا کہہ سُنایا۔ ۱۲ اس پر
سردار کاہنوں نے بزرگوں سے مل کر مشورہ کیا اور سپاہیوں کو ایک بڑی
رقم ادا کی ۱۳ اور کہا: تُم یہ کہنا کہ رات کے وقت جب ہم سو رہے تھے
تو اُس کے شاگرد آئے اور اُسے چُرا لے گئے۔ ۱۴ اگر یہ بات حاکم
کے کان تک پہنچی تو ہم اُسے مطمئن کر دیں گے اور تمہیں خطرہ سے
بچا لیں گے۔ ۱۵ چنانچہ سپاہیوں نے رقم لے لی اور جیسا اُنہیں
سکھایا گیا تھا ویسا ہی کیا اور یہ بات آج تک یہُودیوں میں مشہور
ہے۔

ساری دنیا میں منادی کرنے کا حکم

۱۶ تب گیارہ شاگرد گلیل گئے اور اُس پہاڑ پر جمع ہُوئے
جہاں یسُوع نے اُنہیں جانے کی ہدایت کی تھی۔ ۱۷ جب اُنہوں
نے یسُوع کو دیکھا تو اُسے سجدہ کیا لیکن بعض کو ابھی تک شک تھا۔
۱۸ چنانچہ یسُوع اُن کے پاس آیا اور اُن سے کہنے لگا: مجھے آسمان
اور زمین پر پورا اختیار دے دیا گیا ہے۔ ۱۹ اِس لیے تُم جاؤ اور
ساری قوموں کو شاگرد بناؤ اور اُنہیں باپ، بیٹے اور پاک رُوح
کے نام سے بپتسمہ دو، ۲۰ اور اُنہیں یہ تعلیم دو کہ اُن سب باتوں پر
عمل کریں جن کا میں نے تمہیں حکم دیا ہے اور دیکھو! میں دنیا کے
آخر تک ہمیشہ تمہارے ساتھ ہُوں۔

مرقُس کی اِنجیل

پیش لفظ

مرقُس کا پُورا نام یوحنّا مرقُس تھا۔ وہ پولُس رسول کا ساتھی تھا۔ اُس نے اپنی عمر کا آخری حِصّہ رُوم میں گزارا اور وہیں اُس نے پطرس رسُول کی اُن باتوں کو جو اُسے یاد تھیں ۶۰ تا ۶۵ عیسوی کے درمیان تحریر کیا۔ اِس اِنجیل میں جن واقعات کو قلمبند کیا گیا ہے اُن میں ہمیں ایک چشم دید گواہ کے بیان کی جھلک دکھائی دیتی ہے۔

خداوند یسُوع مسیح کے کلام کی بہ نسبت آپ کے کام اِس اِنجیل میں زیادہ مرکزی حیثیت رکھتے ہیں۔ اِس اِنجیل کا آخری حِصّہ خداوند یسُوع کی زندگی کے آخری ہفتہ کے واقعات پر مبنی مواد کے لیے وقف کر دیا گیا ہے۔ یہ اِنجیل خداوند یسُوع کی عوامی خدمت اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری کی منادی سے شروع ہوتی ہے۔ آپ کی مَوت کی کئی واضح پیش گوئیاں (باب ۸:۳۱؛ ۹:۳۱؛ ۱۰:۳۳، ۳۴ اور ۴۵) درج کی گئی ہیں اور آپ کے دنیا کے گناہوں کی خاطر مصلوب ہونے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

مرقُس خداوند یسُوع کو خدا کے ایسے خادم کے طور پر پیش کرتا ہے جو خدا کی مرضی کو پُورا کرنے کے لیے آیا تھا۔ آپ کا بیماروں کو شفا دینا، بدروحوں پر فتح پانا اور آپ کا اختیار اور آپ کے معجزات یہ ظاہر کرتے ہیں کہ آپ کوئی معمولی خادم نہیں تھے بلکہ حقیقت میں اِبنِ خدا تھے (باب ۱۵:۳۹)۔ آپ کا مُردوں میں سے جی اُٹھنا آپ کے اِبنِ خدا ہونے کا ثبوت ہے۔ اب ہم لوگ آپ کے آسمان سے جلال کے ساتھ واپس آنے کا اِنتظار کر رہے ہیں۔

مرقُس کا اِس اِنجیل کی تصنیف سے یہ بھی مقصد تھا کہ رُومی مسیحیوں کی اُن کی ایذا رسانی کے دِنوں میں ہمّت بندھے۔

یوحنّا بپتسمہ دینے والا خداوند یسُوع کی راہ تیّار کرتا ہے

۱ یسُوع مسیح، خدا کے بیٹے کی خُوشخبری اِس طرح شروع
ہوتی ہے:
۲ یسعیاہ نبی کی کتاب میں لکھا ہُوا ہے:

تجھ سے پہلے میں اپنا پیغمبر بھیجوں گا،
جو تیری راہ تیّار کرے گا۔
۳ بیابان میں کوئی پکار رہا ہے،
خداوند کے لیے راہ تیّار کرو،
اُس کے لیے سیدھے راستے بناؤ۔

۴ لہٰذا یوحنّا آیا اور بیابان میں بپتسمہ دینے اور منادی
کرنے لگا کہ توبہ کرو تو خدا تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ ۵ تب
یہُودیہ کے سارے علاقوں میں اور یروشلیم شہر کے سب لوگوں نے
یوحنّا کے پاس جا کر اپنے گناہوں کا اقرار کیا اور یوحنّا نے اُنہیں
دریائے یردن میں بپتسمہ دیا۔ ۶ یوحنّا اونٹ کے بالوں سے بُنے
ہُوئے کپڑے پہنتا تھا، اُس کا کمر بند چمڑے کا تھا۔ وہ ٹِڈّیاں اور

جنگلی شہد کھاتا تھا۔ ۷ اُس کا پیغام یہ تھا کہ میرے بعد مجھ سے بھی
زیادہ زورآور شخص آنے والا ہے، میں اِس لائق بھی نہیں کہ جھُک کر
اُس کی جوتیوں کے تسمے کھول سکوں۔ ۸ میں تو تمہیں پانی سے
بپتسمہ دیتا ہُوں لیکن وہ تمہیں پاک رُوح سے بپتسمہ دے گا۔

خداوند یسُوؔع کا بپتسمہ اور آزمایش

۹ اُس وقت یسُوؔع گلیلؔ کے شہر ناصرتؔ سے آیا اور یوحنّاؔ
نے اُسے دریائے یردنؔ میں بپتسمہ دیا۔ ۱۰ جب یسُوؔع پانی سے
باہر نکل رہا تھا تو اُس نے دیکھا کہ آسمان کھُل گیا ہے اور پاک
رُوح کبُوتر کی طرح اُس پر اُتر رہا ہے۔ ۱۱ ساتھ ہی آسمان سے یہ
آواز آئی کہ تُو میرا پیارا بیٹا ہے، میں تجھ سے بہت ہی خوش ہُوں۔
۱۲ اس پر پاک رُوح نے یسُوؔع کو فوراً بیابان بھیج دیا۔ ۱۳ اور
وہ چالیس دِن تک وہاں رہا اور شیطان اُسے آزماتا رہا۔ وہ جنگلی
جانوروں کے درمیان رہا اور فرشتے اُس کی خدمت میں لگے رہے۔

خداوند یسُوع کے شاگرد

۱۴ یوحنّاؔ کے جیل میں ڈالے جانے کے بعد یسُوؔع گلیلؔ
میں آیا اور خدا کی بادشاہی کی خوشخبری سُنانے لگا کہ ۱۵ وقت پُورا ہو
گیا ہے اور خدا کی بادشاہی نزدیک ہے۔ توبہ کرو اور اِس خوشخبری پر
ایمان لاؤ۔
۱۶ گلیلؔ کی جھیل کے کنارے جاتے جاتے یسُوؔع کی نظر
شمعُوؔن اور اُس کے بھائی اندریاسؔ پر پڑی جو جھیل میں جال ڈال
رہے تھے کیونکہ اُن کا پیشہ ہی مچھلی پکڑنا تھا۔ ۱۷ یسُوؔع نے اُن سے
کہا: میرے پیچھے چلے آؤ اور میں تمہیں اِنسانوں کے پکڑنے والے
بناؤں گا۔ ۱۸ وہ اُسی وقت اپنے جال چھوڑ کر اُس کے پیچھے ہو لیے۔
۱۹ تھوڑا آگے جا کر یسُوؔع نے زبدیؔ کے بیٹوں یعقوبؔ
اور یوحنّاؔ کو دیکھا جو اپنی کشتی میں جالوں کی مرمّت کر رہے تھے۔
۲۰ یسُوؔع نے اُنہیں دیکھتے ہی بلایا اور وہ اپنے باپ زبدیؔ کو کشتی
میں مزدوروں کے ساتھ چھوڑ کر یسُوؔع کے پیچھے چل دیئے۔

ایک بدروح کا نکالا جانا

۲۱ وہ کفرنحومؔ میں داخل ہُوئے اور جونہی سبَت کا دِن آیا یسُوؔع
عبادت خانہ میں گیا اور تعلیم دینے لگا۔ ۲۲ لوگ اُس کی تعلیم سُن کر
دنگ رہ گئے کیونکہ وہ اُنہیں شریعت کے عالموں کی طرح نہیں بلکہ
کسی صاحبِ اختیار کی طرح تعلیم دیتا تھا۔ ۲۳ اُس وقت عبادت
خانہ میں ایک شخص جس میں بدرُوح تھی چلّانے لگا: ۲۴ اَے
یسُوؔع ناصری! تجھے ہم سے کیا کام؟ کیا تُو ہمیں ہلاک کرنے آیا
ہے؟ میں جانتا ہُوں کہ تُو کون ہے؟ تُو خدا کا قدّوس ہے۔

۲۵ یسُوؔع نے بدرُوح کو ڈانٹا اور کہا چُپ رہ اور اِس آدمی
میں سے نکل جا۔ ۲۶ اِس پر بدرُوح نے اُس آدمی کو خوب جھنجھوڑا
اور بڑے زور سے چیخ مار کر اُس میں سے نکل گئی۔
۲۷ سب لوگ اتنے حیران ہُوئے کہ ایک دوسرے سے
کہنے لگے کہ یہ کیا ہے؟ یہ تو نئی تعلیم ہے! یہ بدرُوحوں کو اختیار کے
ساتھ حکم دیتا ہے اور وہ اُس کا کہا مانتی ہیں۔ ۲۸ اور یسُوؔع کی
شہرت بڑی تیزی سے گلیلؔ کے اطراف ہر جگہ پھیل گئی۔

بیماروں کو اچھا کرنا

۲۹ عبادت خانہ سے باہر نکلتے ہی وہ یعقوبؔ اور یوحنّاؔ کے
ساتھ سیدھے شمعُوؔن اور اندریاسؔ کے گھر گئے۔ ۳۰ اُس وقت
شمعُوؔن کی ساس تیز بخار میں مبتلا تھی۔ جونہی یسُوؔع وہاں پہنچا
لوگوں نے اُسے اُس کے بارے میں بتایا۔ ۳۱ اُس نے پاس جا کر
اُس کا ہاتھ پکڑا اور اُسے اُٹھایا۔ اُس کا بخار اُسی دم اُتر گیا اور وہ اُن
کی خدمت میں لگ گئی۔
۳۲ شام کے وقت سورج کے ڈوبتے ہی لوگ وہاں کے
سب بیماروں کو اور اُنہیں جن میں بدروحیں تھیں یسُوؔع کے پاس
لانے لگے۔ ۳۳ یہاں تک کہ سارا شہر دروازہ کے پاس جمع ہو
گیا۔ ۳۴ اور یسُوؔع نے بہت سے لوگوں کو اُن کی مختلف بیماریوں
سے شفا بخشی اور بہت سی بدروحوں کو نکالا، مگر اُس نے بدروحوں کو
بولنے نہ دیا کیونکہ وہ جانتی تھیں کہ وہ کون ہے۔

خداوند یسُوع کا تنہائی میں دعا کرنا

۳۵ اگلے دِن صبح سویرے جب کہ اندھیرا ہی تھا یسُوؔع اُٹھا
اور گھر سے باہر ایک ویران جگہ میں جا کر دعا کرنے لگا۔ ۳۶ شمعُوؔن
اور اُس کے ساتھی یسُوؔع کی تلاش میں نکلے ۳۷ اور جب وہ اُنہیں
مل گیا تو وہ کہنے لگے کہ سب لوگ تجھے ڈھونڈ رہے ہیں۔
۳۸ مگر یسُوؔع نے کہا: آؤ! ہم کہیں آس پاس کے قصبوں
میں چلیں تاکہ میں وہاں بھی منادی کروں کیونکہ میں اِسی مقصد کے
لیے نکلا ہُوں۔ ۳۹ چنانچہ وہ سارے گلیلؔ میں گھوم پھر کر اُس کے
عبادت خانوں میں منادی کرتا اور بدروحوں کو نکالتا رہا۔

ایک کوڑھی کا شفا پانا

۴۰ ایک کوڑھی یسُوؔع کے پاس آیا اور گھٹنے ٹیک کر اُس سے
منّت کرنے لگا کہ اگر تُو چاہے تو مجھے کوڑھ سے پاک صاف کر سکتا
ہے۔
۴۱ یسُوؔع نے اُس پر ترس کھا کر اپنا ہاتھ بڑھایا، کوڑھی کو چھوا
اور کہا: میں چاہتا ہُوں کہ تُو پاک صاف ہو جائے۔ ۴۲ اُسی دم

اُس کا کوڑھ جاتا رہا اور وہ پاک صاف ہو گیا۔
۴۳ یسُوعؔ نے اُسے فوراً وہاں سے بھیج دیا اور تاکید کی:
۴۴ خبردار، اِس کا ذکر کسی سے نہ کرنا بلکہ سیدھا کاہن کے پاس جا
کر اپنے آپ کو دکھا اور اپنے ساتھ وہ نذریں بھی لے جا جو مُوسیٰؔ
نے مقرّر کی ہیں تاکہ سب پر ثابت ہو جائے کہ تُو پاک صاف ہو گیا
ہے۔ ۴۵ لیکن وہ وہاں سے نکل کر ہر کسی کو بتانے لگا اور اِس
بات کو اتنا مشہور کر دیا کہ آیندہ یسُوعؔ کسی شہر میں ظاہراطور پر داخل
نہ ہو سکا بلکہ غیر آباد مقاموں میں رہنے لگا اور لوگ چاروں طرف
سے اُس کے پاس آتے رہتے تھے۔

ایک مفلوج کا شفا پانا

۲ کچھ دِنوں بعد جب یسُوعؔ پھر سے کفرنحُومؔ میں آیا تو خبر
پھیل گئی کہ اب وہ گھر میں ہے۔ ۲ چنانچہ اتنے لوگ جمع
ہو گئے کہ ساری جگہ اُن سے بھر گئی یہاں تک کہ دروازے کے آس
پاس بھی جگہ نہ رہی۔ یسُوعؔ اُنہیں کلام سُنا رہا تھا کہ ۳ کچھ لوگ
ایک مفلوج کو لائے جسے چار آدمی اُٹھائے ہُوئے تھے۔ ۴ جب وہ
اُس بیمار کو بھیڑ کے باعث یسُوعؔ کے پاس نہ لا سکے تو چھت پر
چڑھ گئے اور اُنہوں نے چھت کا وہ حِصّہ اُدھیڑ ڈالا جس کے نیچے
یسُوعؔ بیٹھا ہُوا تھا اور مفلوج کو چارپائی سمیت جس پر وہ لیٹا
تھا، شگاف میں سے نیچے اُتار دیا۔ ۵ یسُوعؔ نے اُن لوگوں کا ایمان
دیکھ کر مفلوج سے کہا: بیٹا! تیرے گناہ معاف ہُوئے۔
۶ شریعت کے بعض عالم وہاں بیٹھے تھے۔ وہ دل میں سوچنے
لگے کہ ۷ یہ شخص ایسا کیوں کہتا ہے؟ یہ تو کفر ہے۔ خدا کے سوا کون
گناہ معاف کر سکتا ہے؟
۸ یسُوعؔ نے رُوح میں فوراً جان لیا کہ وہ اپنے دلوں میں کیا
کچھ سوچ رہے ہیں۔ لہٰذا اُس نے اُن سے کہا: تمہارے دلوں
میں ایسا سوال کیوں اُٹھ رہا ہے؟ ۹ کیا مفلوج سے یہ کہنا آسان
ہے کہ تیرے گناہ معاف ہُوئے یا یہ کہنا کہ اُٹھ، اپنی چارپائی اُٹھا
کر چل پھر؟ ۱۰ لیکن تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ اِبنِ آدم کو زمین پر
گناہ معاف کرنے کا اختیار ہے (اُس نے مفلوج سے کہا) ۱۱ میں
تجھ سے کہتا ہُوں کہ اُٹھ اور اپنی چارپائی اُٹھا اور گھر چلا جا۔ ۱۲ وہ
آدمی اُٹھا اور اُسی گھڑی اپنی چارپائی اُٹھا کر سب کے سامنے وہاں
سے چلا گیا۔ چنانچہ وہ سب حیران رہ گئے اور خدا کی تعریف کر کے
کہنے لگے: ہم نے ایسا ہوتے کبھی نہیں دیکھا تھا۔

لاوی کا بلایا جانا

۱۳ یسُوعؔ پھر سے جھیل کے کنارے گیا اور کئی لوگ اُس کے
گِرد جمع ہو گئے اور وہ اُنہیں تعلیم دینے لگا۔ ۱۴ چلتے چلتے اُس نے
حلفئیؔ کے بیٹے لاویؔ کو محصُول کی چوکی پر بیٹھے دیکھا اور اُس سے کہا:
میرے پیچھے ہو لے اور وہ اُٹھ کر یسُوعؔ کے پیچھے ہو لیا۔
۱۵ جب یسُوعؔ لاویؔ کے گھر میں کھانا کھا رہا تھا تو کئی محصُول
لینے والے اور گنہگار لوگ یسُوعؔ اور اُس کے شاگردوں کے ساتھ
کھانے میں شریک ہو گئے۔ ایسے بہت سے لوگ یسُوعؔ کے پیچھے
ہو لیے تھے۔ ۱۶ شریعت کے بعض عالموں نے جو فرِیسی فرقہ سے
تھے، یسُوعؔ کو گنہگاروں اور محصُول لینے والوں کے ساتھ کھاتے دیکھا
تو اُس کے شاگردوں سے کہا: یہ محصُول لینے والوں اور گنہگاروں
کے ساتھ کیوں کھاتا پیتا ہے؟
۱۷ یسُوعؔ نے یہ سُن کر اُن سے کہا: بیماروں کو طبیب کی
ضرورت ہوتی ہے، تندرستوں کو نہیں۔ میں راستبازوں کو نہیں بلکہ
گنہگاروں کو بلانے آیا ہُوں۔

روزہ رکھنے کے بارے میں سوال

۱۸ ایک دفعہ یوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کے شاگرد اور فرِیسی
روزہ سے تھے۔ کچھ لوگوں نے آ کر یسُوعؔ سے پُوچھا: کیا وجہ ہے
کہ یوحنّاؔ کے شاگرد اور فرِیسیوں کے شاگرد تو روزہ رکھتے ہیں مگر
تیرے شاگرد نہیں رکھتے؟
۱۹ یسُوعؔ نے اُنہیں جواب دیا: کیا براتی دُلہا کی موجودگی
میں روزہ رکھ سکتے ہیں؟ ہرگز نہیں؟ کیونکہ جب تک دُلہا اُن کے
ساتھ ہے وہ روزے نہیں رکھ سکتے۔ ۲۰ لیکن وہ دِن آئیں گے کہ
دُلہا اُن سے جدا کیا جائے گا، تب وہ روزہ رکھیں گے۔
۲۱ پرانی پوشاک پر نئے کپڑے کا پیوند کوئی نہیں لگاتا اور اگر
ایسا کرتا ہے تو نیا کپڑا اُس پرانی پوشاک میں سے کچھ کھینچ لے گا اور
وہ زیادہ پھٹ جائے گی۔ ۲۲ تازہ مَے کو بھی پرانی مَشکوں میں کوئی
نہیں بھرتا ورنہ مَشکیں اُس مَے سے پھٹ جائیں گی اور مَے کے
ساتھ مَشکیں بھی برباد ہو جائیں گی۔ اِس لیے نئی مَے کو نئی مَشکوں ہی
میں بھرنا چاہئے۔

سبَت کا مالک

۲۳ ایک دفعہ وہ سبَت کے دِن کھیتوں میں سے ہو کر گزر رہا
تھا اور اُس کے شاگرد راستے میں چلتے چلتے بالیں توڑنے لگے۔
۲۴ اِس پر فرِیسیوں نے یسُوعؔ سے کہا: دیکھ! یہ لوگ ایسا کام کیوں
کر رہے ہیں جو سبَت کے دِن جائز نہیں؟
۲۵ اُس نے جواب دیا: کیا تُم نے کبھی نہیں پڑھا کہ جب
داؤدؔ اور اُس کے ساتھیوں کو بھوک کے باعث کھانے کی ضرورت

تھی تو اُس نے کیا کِیا؟ ۲۶ وہ سردار کاہن ابیاتر کے زمانہ میں خدا
کے گھر میں داخل ہُوا اور نذر کی ہُوئی روٹیاں لے کر خود بھی کھائیں
اور اپنے ساتھیوں کو بھی کھلائیں۔ ایسی روٹیوں کا کھانا کاہنوں کے
سِوا کسی اور کو رَوا نہیں تھا۔
۲۷ اور اُس نے اُن سے کہا: سبت اِنسان کے لیے بنایا گیا
تھا نہ کہ اِنسان سبت کے لیے۔ ۲۸ پس اِبنِ آدم سبت کا بھی
مالک ہے۔

سوکھے ہاتھ والے کا شفا پانا

۳ یسُوع پھر سے عبادت خانہ میں داخل ہُوا اور وہاں
ایک آدمی تھا جس کا ایک ہاتھ سوکھا ہُوا تھا۔ ۲ اور
فرِیسی اُس کی تاک میں تھے کہ اگر وہ سبت کے دِن اُسے شفا بخشے گا
تو اُنہیں اُس پر الزام لگانے کا موقع ہاتھ آ جائے گا۔ ۳ یسُوع نے
اُس سوکھے ہاتھ والے آدمی سے کہا: اُٹھ اور آ کر بیچ میں کھڑا ہو جا۔
۴ تب یسُوع نے اُن سے کہا: سبت کے دِن کیا کرنا روا ہے،
نیکی کرنا یا بدی کرنا؟ جان بچانا یا ہلاک کرنا؟ لیکن وہ خاموش رہے۔
۵ وہ اُن کی سخت دلی پر نہایت ہی غمگین ہُوا اور اُن پر غُصّہ
سے نظر دوڑا کر اُس نے اُس آدمی سے کہا: اپنا ہاتھ دراز کر؟ اُس
نے دراز کر دیا کیونکہ اُس کا ہاتھ بالکل ٹھیک ہو چُکا تھا۔ ۶ یہ دیکھ کر
فرِیسی فوراً باہر چلے گئے اور ہیرودیس کے لوگوں کے ساتھ یسُوع کو
ہلاک کرنے کا مشورہ کرنے لگے۔

رسُولوں کا انتخاب

۷ پھر یسُوع اپنے شاگردوں کے ساتھ جھیل کی طرف نکل
گیا اور گلیل سے لوگوں کا ایک ہجوم بھی اُس کے پیچھے ہو لیا۔
۸ یہُودیہ، یروشلیم، ادومیہ، دریائے یردن کے پار اور صور اور صیدا
کے علاقوں کے لوگ بھی آ پہنچے کیونکہ اُنہیں پتہ چلا تھا کہ یسُوع
بہت بڑے بڑے کام کرتا ہے۔ ۹ ہجوم کو دیکھ کر یسُوع نے اپنے
شاگردوں سے کہا: میرے لیے نزدیک ہی ایک چھوٹی کشتی تیّار
رکھو۔ لوگ بہت ہی زیادہ ہیں، کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ مجھے دبا
ڈالیں۔ ۱۰ یسُوع نے کئی لوگوں کو شفا بخشی تھی لہٰذا جتنے لوگ بیمار
تھے اُسے چھُونے کے لیے اُس پر گرے پڑتے تھے۔ ۱۱ بدرُوحیں
بھی جب یسُوع کو دیکھتی تھیں اُس کے سامنے گر کر چلّانے لگتی تھیں
کہ تُو خدا کا بیٹا ہے۔ ۱۲ مگر یسُوع اُنہیں سخت تاکید کر کے کہتا تھا
کہ وہ اُس کے بارے میں لوگوں کو کچھ نہ بتائیں۔
۱۳ پھر وہ ایک پہاڑی پر چڑھ گیا اور جنہیں چاہتا تھا اُنہیں
اپنے پاس بلایا اور وہ اُس کے پاس چلے آئے۔ ۱۴ تب اُس نے
بارہ کو بطور رسُول مقرّر کیا تاکہ وہ اُس کے ساتھ رہیں اور وہ اُنہیں
منادی کرنے کے لیے بھیجے۔ ۱۵ اور بدروحوں کو نکالنے کا اختیار بھی
دے۔ ۱۶ چنانچہ اُس نے اِن بارہ کو مقرّر کیا: شمعُون جسے اُس نے
پطرس کا نام دیا۔ ۱۷ یعقُوب اور اُس کا بھائی یوحنّا جو زبدی کے
بیٹے تھے؛ اُن کا نام اُس نے بُوانرگیس یعنی گرج کے بیٹے رکھا۔
۱۸ اندریاس، فِلپُّس، برتُلمائی، متّی، توما اور حلفئی کا بیٹا
یعقُوب، تدّی اور شمعُون قنانی ۱۹ اور یہوداہ اسکریوتی جس
نے یسُوع کو پکڑوایا تھا۔

یسُوع اور بعلزبُول

۲۰ یسُوع ایک گھر میں داخل ہُوا اور وہاں اِس قدر بھیڑ لگ
گئی کہ وہ اور اُس کے شاگرد کھانا بھی نہ کھا سکے۔ ۲۱ جب اُس کے
عزیزوں کو خبر ہُوئی تو وہ اُسے اپنے ساتھ لے جانے کے لیے آئے
کیونکہ اُن کا کہنا تھا کہ وہ آپے میں نہیں۔
۲۲ شریعت کے عالم جو یروشلیم سے آئے تھے یہ کہتے تھے کہ
اُس میں بعلزبُول ہے اور یہ کہ وہ بدرُوحوں کے سردار کی مدد سے
بدروحوں کو نکالتا ہے۔
۲۳ یسُوع اُنہیں اپنے پاس بلا کر اُن سے تمثیلوں میں کہنے
لگا کہ شیطان کو خود شیطان ہی نکالے یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ ۲۴ اگر کسی
حکومت میں پھُوٹ پڑ جائے تو وہ قائم نہیں رہ سکتی۔ ۲۵ اگر کسی گھر
میں پھُوٹ پڑ جائے تو وہ قائم نہیں رہ سکتا۔ ۲۶ اور اگر شیطان اپنے
ہی خلاف لڑنے لگے اور اُس کے اپنے اندر پھُوٹ پڑ جائے تو وہ
بھی قائم نہیں رہ سکتا بلکہ اُس کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔
۲۷ کوئی شخص کسی زورآور کے گھر میں گھُس کر اُس کا سامان
نہیں لُوٹ سکتا جب تک پہلے وہ اُس زورآور کو باندھ نہ لے۔ تب
ہی وہ اُس کا گھر لُوٹ سکے گا۔ ۲۸ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ اِنسانوں
کے سارے گناہ اور جتنا کفر وہ بکتے ہیں معاف کیا جائے گا ۲۹ لیکن
پاک رُوح کے خلاف کفر بکنے والا ایک ابدی گناہ کا مرتکب ہوتا
ہے اِس لیے اُسے کبھی معاف نہ کیا جائے گا۔
۳۰ (یسُوع کا اشارہ اُن ہی کی طرف تھا) کیونکہ وہ کہتے
تھے کہ اُس میں بدرُوح ہے۔

روحانی رشتہ داری

۳۱ اِس کے بعد اُس کی ماں اور اُس کے بھائی آ گئے اور
اُنہوں نے یسُوع کو باہر بُلوا بھیجا۔ ۳۲ وہ لوگ جو یسُوع کے آس
پاس بیٹھے تھے کہنے لگے: دیکھ! تیری ماں اور تیرے بھائی بہن باہر
کھڑے ہیں اور تجھے بُلا رہے ہیں۔

۳۳ اُس نے جواب دیا: میری ماں اور میرے بھائی کون
ہیں؟
۳۴ تب اُس نے اپنے اِردگرد بیٹھے ہُوئے لوگوں پر نظر ڈالی
اور کہا: یہ ہیں میری ماں اور میرے بھائی! ۳۵ کیونکہ جو کوئی خدا کی
مرضی پر چلتا ہے وہی میرا بھائی، میری بہن اور میری ماں ہے۔

بیج بونے والے کی تمثیل

۴ وہ پھر جھیل کے کنارے تعلیم دینے لگا اور لوگوں کا ایسا
ہجوم ہو گیا کہ وہ جھیل میں کشتی پر جا بیٹھا اور سارا ہجوم
خشکی پر جھیل کے کنارے ہی رہا۔ ۲ تب وہ اُنہیں تمثیلوں کے ذریعہ
بہت سی باتیں سکھانے لگا اور اپنی تعلیم میں اُن سے کہا: ۳ سُنو!
ایک بیج بونے والا بیج بونے نکلا۔ ۴ بوتے وقت کچھ بیج راہ کے
کنارے گرا اور چڑیوں نے آ کر اُسے چُگ لیا۔ ۵ کچھ پتھریلی
زمین پر گرا جہاں مِٹّی کم تھی۔ چونکہ مِٹّی گہری نہ تھی وہ جلد ہی پھُوٹ
پڑا۔ ۶ لیکن جب سورج نکلا تو جل گیا اور جڑ نہ پکڑنے کے باعث
سُوکھ گیا۔ ۷ کچھ بیج جھاڑیوں میں گرا اور جھاڑیوں نے پھیل کر
اُسے دبا لیا اور وہ پھل نہ لایا ۸ مگر کچھ بیج اچھی زمین پر گرا اور اُگا
اور بڑھ کر پھل لایا، کوئی تیس گُنا، کوئی ساٹھ گُنا اور کوئی سَو گُنا۔
۹ تب یسُوعؔ نے کہا: جس کے پاس سُننے والے کان ہیں وہ
سُن لے۔

تمثیلوں کا مقصد

۱۰ جب وہ اکیلا تھا تو اُس کے بارہ شاگرد اور دوسرے ساتھی
اُس سے اِن تمثیلوں کے بارے میں پُوچھنے لگے۔ ۱۱ اُس نے اُن
سے کہا: تُم پر تو خدا کی بادشاہی کا بھید ظاہر کر دیا گیا ہے مگر باہر
والوں کے لیے ساری باتیں تمثیلوں میں کہی جاتی ہیں ۱۲ تا کہ

وہ دیکھنے کو تو دیکھتے رہیں مگر پہچان نہ پائیں،
اور سُننے کو تو سُنتے رہیں مگر سمجھ نہ پائیں؛
ایسا نہ ہو کہ وہ خدا کی طرف پھریں
اور گناہوں کی معافی حاصل کر لیں۔

۱۳ پھر اُس نے اُن سے کہا: اگر تُم یہ تمثیل نہیں سمجھے تو باقی
سب تمثیلیں کیسے سمجھو گے؟ ۱۴ بونے والا خدا کے کلام کا بیج بوتا
ہے۔ ۱۵ کچھ لوگ جنہیں کلام سنایا جاتا ہے راہ کے کنارے والے
ہیں۔ جونہی کلام کا بیج بویا جاتا ہے، شیطان آتا ہے اور اُن کے دل
سے وہ کلام نکال لے جاتا ہے ۱۶ اِسی طرح بعض لوگ اُس پتھریلی
زمین کی طرح ہیں جس پر بیج گرتا ہے۔ وہ خدا کے کلام کو سُنتے ہی
قبول کر لیتے ہیں۔ ۱۷ مگر وہ کلام اُن میں جڑ نہیں پکڑنے پاتا۔
چنانچہ وہ کچھ دِنوں تک ہی قائم رہتے ہیں اور جب اُن پر اِس کلام کی
وجہ سے مصیبت یا ایذا برپا ہوتی ہے تو وہ فوراً گر جاتے ہیں۔
۱۸ جھاڑیوں میں گرنے والے بیج سے مُراد وہ لوگ ہیں جو کلام کو سُنتے
تو ہیں ۱۹ لیکن اِس دنیا کی فکریں، دولت کا فریب اور دوسری
چیزوں کا لالچ آڑے آ کر اِس کلام کو دبا دیتا ہے اور وہ بے پھل رہ
جاتا ہے۔ ۲۰ جو لوگ اُس اچھی زمین کی طرح ہیں جہاں بیج گِرتا
ہے، وہ کلام کو سُنتے ہیں، قبول کرتے ہیں اور پھل لاتے ہیں، بعض
تیس گُنا، بعض ساٹھ گُنا اور بعض سَو گُنا۔

چراغ کی تمثیل

۲۱ تب اُس نے اُن سے کہا: کیا تُم چراغ کو اِس لیے جلا کر
لاتے ہو کہ کسی پیمانہ یا چارپائی کے نیچے چھپا دو اور چراغدان پر نہ
رکھو؟ ۲۲ کیونکہ اگر کوئی چیز چھپی ہُوئی ہے تو اِس لیے ہے کہ ظاہر کی
جائے اور اگر ڈھکی ہُوئی ہے تو اِس لیے ہے کہ اُس پر سے پردہ اُٹھا
دیا جائے۔ ۲۳ جس کے پاس سُننے والے کان ہیں وہ سُن لے!
۲۴ پھر اُس نے اُن سے کہا: جو کچھ تُم سُنتے ہو غور سے
سُنو۔ جس پیمانہ سے تُم ناپتے ہو تمہیں بھی اُسی سے ناپ کر دیا
جائے گا بلکہ کچھ زیادہ ہی۔ ۲۵ جس کے پاس ہے اُسے اور بھی دیا
جائے گا لیکن جس کے پاس نہ ہونے کے برابر ہے اُس سے وہ بھی
جو اُس کے پاس ہے، لے لیا جائے گا۔

بیج کی تمثیل

۲۶ پھر اُس نے کہا: خدا کی بادشاہی اُس آدمی کی مانند ہے
جو زمین میں بیج ڈالتا ہے۔ ۲۷ رات دِن چاہے وہ سوئے یا
جاگے، بیج اُگ کر آہستہ آہستہ بڑھتے رہتے ہیں اور اُسے پتا بھی
نہیں چلتا کہ وہ کیسے اُگتے اور بڑھتے ہیں۔ ۲۸ زمین خود بخود پھل
لاتی ہے۔ پہلے پتّی نکلتی ہے، پھر بالیں پیدا ہوتی ہیں اور پھر اُن
میں دانے بھر جاتے ہیں۔ ۲۹ جس وقت اناج پک چکا ہوتا ہے تو
وہ فوراً درانتی لے آتا ہے کیونکہ فصل کاٹنے کا وقت آ پہنچا۔

رائی کے دانے کی تمثیل

۳۰ پھر اُس نے کہا: ہم خدا کی بادشاہی کو کس چیز کی مانند
کہیں یا کس تمثیل کے ذریعہ اُسے بیان کریں؟ ۳۱ وہ رائی کے
دانے کی طرح ہے جو زمین میں بوئے جانے والے بیجوں میں
سب سے چھوٹا ہوتا ہے۔ ۳۲ مگر بوئے جانے کے بعد اُگتا ہے
تو پودوں میں سب سے بڑا ہو جاتا ہے اور اُس کی ڈالیاں اِس قدر

بڑھ جاتی ہیں کہ ہوا کے پرندے اُس کے سایہ میں بسیرا کر سکتے ہیں۔
۳۳ وہ اِسی قسم کی کئی تمثیلوں کے ذریعہ لوگوں سے اُن کی سمجھ
کے مطابق کلام کرتا تھا ۳۴ اور بغیر تمثیل کے اُنہیں کچھ نہ کہتا
تھا۔لیکن جب وہ اور اُس کے شاگرد تنہا ہوتے تھے تو وہ اُنہیں
تمثیلوں کا مطلب سمجھا دیا کرتا تھا۔

طوفان کا روکا جانا

۳۵ اُسی دِن جب شام ہُوئی تو اُس نے اپنے شاگردوں
سے کہا: آؤ! جھیل کے اُس پار چلیں۔ ۳۶ چنانچہ وہ ہجوم کو رخصت
کر کے اور یسُوعؔ کو جس حال میں وہ کشتی میں تھا ساتھ لے کر
روانہ ہُوئے۔کچھ اور کشتیاں بھی اُن کے ساتھ تھیں۔ ۳۷ اچانک
آندھی آئی اور پانی کی لہریں کشتی سے بُری طرح ٹکرانے لگیں اور
اُس میں پانی بھرنے لگا۔ ۳۸ یسُوعؔ کشتی کے پچھلے حِصّہ میں ایک
گدّی پر سو رہا تھا۔شاگردوں نے اُسے جگایا اور کہا: اُستاد ہم تو
ڈُوبے جا رہے ہیں۔کیا تجھے ہماری کوئی پروا نہیں؟
۳۹ وہ جاگ اُٹھا، اُس نے ہوا کو ڈانٹا اور جھیل سے کہا: خاموش
رہ اور تھم جا! ہوا تھم گئی اور بڑا سکُون ہو گیا۔
۴۰ تب اُس نے شاگردوں سے کہا: تُم اِس قدر ڈرتے کیوں
ہو؟ ایمان کیوں نہیں رکھتے؟
۴۱ مگر وہ حد سے زیادہ ڈر گئے اور ایک دوسرے سے کہنے
لگے یہ کون ہے کہ ہوا اور جھیل بھی اُس کا حکم مانتے ہیں؟

بدروحوں کا نکالا جانا

۵ وہ جھیل کے پار گراسینیوں کے علاقہ میں پہنچے۔ ۲ جونہی
وہ کشتی سے اُترا ایک آدمی جس میں بدروح تھی قبرستان
سے نکل کر اُس کے پاس آیا۔ ۳ وہ قبروں میں رہتا تھا اور اب اُسے
زنجیروں میں جکڑنا بھی ناممکن ہو گیا تھا۔ ۴ کیونکہ پہلے کئی بار وہ
بیڑیوں اور زنجیروں سے جکڑا گیا تھا لیکن وہ زنجیروں کو توڑ ڈالتا اور
بیڑیوں کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتا تھا اور کوئی اُسے قابو میں نہ لا سکتا
تھا۔ ۵ وہ دِن رات قبروں اور پہاڑوں میں برابر چیختا چلّاتا رہتا تھا
اور اپنے آپ کو پتھّروں سے زخمی کر لیتا تھا۔
۶ جب اُس نے یسُوعؔ کو دُور سے دیکھا تو دوڑ کر اُس کے
پاس پہنچا اور اُس کے سامنے سجدہ میں گر کر ۷ زور زور سے چلّانے
لگا: اَے یسُوعؔ! خدا تعالیٰ کے بیٹے! تجھے مجھ سے کیا مطلب؟ تجھے
خدا کی قسم مجھے عذاب میں نہ ڈال۔ ۸ بات دراصل یہ تھی کہ یسُوعؔ
نے اُس سے کہا تھا کہ اَے بدرُوح، اُس آدمی میں سے باہر نکل جا۔
۹ یسُوعؔ نے اُس سے پُوچھا: تیرا نام کیا ہے؟

اُس نے جواب دیا کہ میرا نام لشکر ہے کیونکہ ہماری تعداد
بہت زیادہ ہے۔ ۱۰ تب اُس نے یسُوعؔ کی منّت کی کہ ہمیں اِس
علاقہ سے باہر نہ بھیج
۱۱ وہیں پہاڑی کے پاس سؤروں کا ایک بڑا غول چر رہا تھا۔
۱۲ بدروحیں یسُوعؔ کی منّت کرنے لگیں کہ ہمیں اُن سؤروں میں بھیج
دے تا کہ ہم اُن میں داخل ہو جائیں۔ ۱۳ چنانچہ وہ یسُوعؔ کی اجازت
سے آدمی میں سے نکل کر سؤروں میں داخل ہو گئیں اور اُس غول کے
سارے سؤر جن کی تعداد تقریباً دو ہزار تھی ڈھلوان سے جھیل کی طرف
لپکے اور پانی میں گر کر ڈُوب مرے۔
۱۴ اِس پر سؤر چرانے والے وہاں سے بھاگ کھڑے ہُوئے
اور اُنہوں نے شہر اور دیہات میں اِس بات کی خبر پہنچائی۔لوگ یہ
ماجرا دیکھنے کے لیے دوڑے چلے آئے۔ ۱۵ جب وہ یسُوعؔ کے
پاس پہنچے اور اُس آدمی کو جس میں بدرُوحوں کا لشکر تھا کپڑے پہنے
ہُوئے اور ہوش میں بیٹھے دیکھا تو بہت خوف زدہ ہُوئے۔
۱۶ جنہوں نے یہ واقعہ دیکھا تھا اُنہوں نے بدرُوحوں والے آدمی کا
حال اور سؤروں کا تمام ماجرا اُن سے بیان کیا۔ ۱۷ اِس پر لوگ
یسُوعؔ کی منّت کرنے لگے کہ ہمارے علاقہ سے باہر چلا جا۔
۱۸ جب یسُوعؔ کشتی میں سوار ہونے لگا تو وہ آدمی جو پہلے
بدروحوں کے قبضہ میں تھا، یسُوعؔ کی منّت کرنے لگا کہ مجھے بھی اپنے
ساتھ لے چل ۱۹ مگر یسُوعؔ نے اُسے اجازت نہ دی بلکہ اُس
سے کہا: گھر جا اور اپنے لوگوں کو بتا کہ خداوند نے تیرے لیے کیا
کچھ کِیا ہے اور تجھ پر رحم کھایا ہے اور سب لوگ حیران رہ گئے۔
۲۰ وہ گیا اور دکپُلس میں اِس بات کا چرچا کرنے لگا کہ یسُوعؔ نے
اُس کے لیے کیسے بڑے کام کیے اور سب لوگ تعجب کرتے تھے۔

یائرؔ کی بیٹی اور ایک بیمار عورت

۲۱ پھر یسُوعؔ کشتی کے ذریعہ واپس ہُوا اور جھیل کے پار پہنچتے
ہی ایک بڑی بھیڑ اُس کے پاس کنارے پر جمع ہو گئی۔ ۲۲ تب
یہودیوں کے مقامی عبادت خانہ کا ایک سردار جس کا نام یائرؔ تھا
وہاں پہنچا۔وہ یسُوعؔ کو دیکھ کر اُس کے قدموں پر گر پڑا ۲۳ اور
منّت کر کے کہنے لگا کہ میری چھوٹی بیٹی مرنے کو ہے۔مہربانی سے آ
اور اُس پر اپنے ہاتھ رکھ تا کہ وہ تندرست ہو جائے اور زندہ رہے۔
۲۴ وہ اُس کے ساتھ روانہ ہُوا۔
اور اِتنی بڑی بھیڑ اُس کے پیچھے ہو لی کہ لوگ اُس پر گرے
پڑتے تھے۔ ۲۵ ایک عورت تھی جس کے بارہ برس سے خون جاری
تھا ۲۶ وہ کئی حکیموں سے علاج کراتے کراتے پریشان ہو گئی تھی اور

اپنی ساری پُونجی لُٹا چُکی تھی لیکن تندرست ہونے کی بجائے پہلے
سے بھی زیادہ بیمار ہوگئی تھی۔ ۲۷ اُس نے یسُوؔع کے بارے میں
بہت کچھ سُن رکھا تھا۔ چنانچہ اُس نے ہجوم میں گھس کر پیچھے سے
یسُوؔع کی پوشاک کو چھُولیا ۲۸ کیونکہ وہ کہتی تھی کہ اگر میں یسُوؔع
کے کپڑوں ہی کو چھُولُوں گی تو اچھی ہو جاؤں گی۔ ۲۹ اُسی دم اُس کا
خون بہنا بند ہو گیا اور اُسے اپنے بدن میں محسوس ہُوا کہ اُس کی
ساری تکلیف جاتی رہی ہے۔
۳۰ یسُوؔع نے فوراً جان لیا کہ اُس میں سے قوّت نکلی ہے لہذا وہ
لوگوں کی طرف مُڑا اور پُوچھنے لگا: کس نے میرے کپڑوں کو چھُوا ہے؟
۳۱ شاگردوں نے اُس سے کہا: تُو دیکھ رہا ہے کہ لوگ کس
طرح تجھ پر گرے پڑتے ہیں اور پھر بھی تُو پُوچھتا ہے کہ کس نے
مجھے چھُوا؟
۳۲ مگر اُس نے چاروں طرف نظر دوڑائی تاکہ دیکھے کہ
کس نے ایسا کیا ہے؟ ۳۳ لیکن وہ عورت یہ جانتے ہُوئے کہ اُس
پر (یسُوؔع کو چھُونے کا) کیا اثر ہُوا ہے ڈرتی اور کانپتی ہُوئی آئی اور
اُس کے سامنے گِر کر اُسے ساری حقیقت بتادی۔ ۳۴ یسُوؔع نے
اُس سے کہا: بیٹی! تیرے ایمان نے تجھے اچھا کر دیا ہے۔ سلامت
چلی جا اور اپنی اِس بیماری سے بچی رہ۔
۳۵ یسُوؔع یہ کہہ ہی رہا تھا کہ عبادت خانہ کے سردار کے گھر
سے کچھ لوگ آ پہنچے اور کہنے لگے: تیری بیٹی مر چُکی ہے اب اُستاد کو
تکلیف دینے سے کیا فائدہ!
۳۶ یسُوؔع نے یہ سُن کر عبادت خانہ کے سردار سے کہا: ڈر
مت، صرف ایمان رکھ۔
۳۷ پھر اُس نے پطرؔس، یعقوؔب اور یعقوؔب کے بھائی
یوحنّاؔ کے علاوہ کسی اور کو اپنے ساتھ نہ آنے دیا۔ ۳۸ جس وقت وہ
عبادت خانہ کے سردار کے گھر پہنچے تو اُس نے دیکھا کہ وہاں بڑا
کہرام مچا ہُوا ہے اور لوگ بہت رو پیٹ رہے ہیں۔ ۳۹ جب وہ
اندر پہنچا تو اُن سے کہا: تُم لوگوں نے کیوں اِس قدر رونا پیٹنا مچا رکھا
ہے؟ بچّی مری نہیں بلکہ سو رہی ہے۔ ۴۰ اِس پر وہ یسُوؔع کی ہنسی
اُڑانے لگے۔
لیکن اُس نے اُن سب کو وہاں سے باہر نکلوا دیا اور بچّی کے
ماں باپ اور اپنے ساتھیوں کو لے کر بچّی کے پاس گیا۔ ۴۱ وہاں
بچّی کا ہاتھ پکڑ کر یسُوؔع نے اُس سے کہا تلِیتا قُومی! جس کا مطلب
ہے کہ اَے بچّی! میں تجھ سے کہتا ہُوں: اُٹھ! ۴۲ بچّی ایک دم اُٹھی
اور چلنے پھرنے لگی کیونکہ وہ بارہ سال کی تھی۔ یہ دیکھ کر وہ حیرت زدہ
رہ گئے۔ ۴۳ یسُوؔع نے اُنہیں سخت تاکید کی کہ اِس کی خبر کسی کو نہ
ہونے پائے اور فرمایا کہ لڑکی کو کچھ کھانے کو دیا جائے۔

خداوند یسُوع کا ناصرت میں آنا

۶ پھر یسُوؔع وہاں سے اپنے شہر کو روانہ ہُوا اور اُس کے
شاگرد بھی اُس کے ساتھ گئے۔ ۲ جب سبَت کا دِن آیا
تو وہ مقامی عبادت خانہ میں گیا اور وہاں تعلیم دینے لگا۔ بہت
سے لوگ اُس کی تعلیم سُن کر حیران ہُوئے اور کہنے لگے: اِس نے
یہ ساری باتیں کہاں سے سیکھی ہیں، یہ کیسی حکمت ہے جو اِسے
عطا کی گئی ہے؟ اور اِس کے ہاتھوں کیسے کیسے معجزے ہوتے ہیں؟
۳ کیا یہ بڑھئی نہیں جو مریَم کا بیٹا اور یعقوب، یوسیؔس، یہوداہ اور
شمعُوؔن کا بھائی ہے؟ کیا اِس کی بہنیں ہمارے یہاں نہیں رہتیں؟
اور اُنہوں نے اُس کے سبب سے ٹھوکر کھائی۔ ۴ چنانچہ اُس نے
اُن سے کہا: نبی کی بےقدری اُس کے اپنے شہر، رشتہ داروں اور
گھر والوں میں ہوتی ہے اور کہیں نہیں۔ ۵ اور وہ چند بیماروں پر
ہاتھ رکھ کر اُنہیں شفا دینے کے سِوا کوئی بڑا معجزہ وہاں نہ دکھا
سکا۔ ۶ اُس نے وہاں کے لوگوں کی بےاعتقادی پر تعجب کیا۔

بارہ شاگردوں کا منادی کے لیے بھیجا جانا

اور وہ وہاں سے نکل کر اِردگرد کے گاؤں اور قصبوں میں تعلیم
دینے لگا۔ ۷ اُس نے اپنے بارہ شاگردوں کو بلایا اور اُنہیں دو دو
کر کے روانہ کیا اور اُنہیں بدرُوحوں پر اختیار بخشا۔
۸ اُنہیں یہ بھی ہدایت دی کہ اپنے سفر کے لیے سِوائے
لاٹھی کے اور کچھ نہ لینا، نہ روٹی نہ تھیلا، نہ کمربند میں پیسے۔ ۹ جوتے
تو پہننا مگر دو دو کُرتے نہیں۔ ۱۰ اُس نے اُن سے یہ بھی کہا کہ
جہاں بھی تُم کسی گھر میں قدم رکھو اُسی میں ٹھہرے رہنا جب تک کہ
تمہارے رخصت ہونے کا وقت نہ آ جائے۔ ۱۱ اگر کسی جگہ لوگ
تمہیں قبول نہ کریں اور کلام سُننا نہ چاہیں تو وہاں سے رخصت
ہوتے وقت اپنے پاؤں کی گرد بھی وہاں جھاڑ دینا تاکہ وہ اُن کے
خلاف گواہی دے۔
۱۲ چنانچہ وہ روانہ ہُوئے اور منادی کرنے لگے کہ توبہ کرو۔
۱۳ اُنہوں نے بہت سی بدرُوحوں کو نکالا اور بہت سے بیماروں کو تیل
مل کر شفا دی۔

یوحنّاؔ بپتسمہ دینے والے کا قتل

۱۴ ہیرودیسؔ بادشاہ نے یسُوع کا ذکر سُنا کیونکہ اُس کا نام کافی
مشہور ہو چُکا تھا۔ بعض لوگ کہتے تھے کہ یوحنّاؔ بپتسمہ دینے والا
مُردوں میں سے زندہ ہو گیا ہے، اِسی لیے تو اُس میں معجزے

دکھانے کی قُدرت ہے۔
۱۵ مگر بعض کہتے تھے کہ وہ ایلیّاہ ہے۔
اور بعض لوگوں کا کہنا تھا کہ وہ پرانے نبیوں جیسا ایک نبی ہے۔
۱۶ جب ہیرودیس نے یہ سُنا تو اُس نے کہا: یوحنّا بپتسمہ دینے
والا جس کا میں نے سر قلم کروا دیا تھا ٗ پھر سے جی اُٹھا ہے۔
۱۷ اصل میں ہیرودیس نے یوحنّا کو پکڑوا کر قید خانہ میں
ڈال دیا تھا۔ وجہ یہ تھی کہ ہیرودیس نے اپنے بھائی فلپُّس کی بیوی
ہیرودیاس سے بیاہ کر لیا تھا۔ ۱۸ اور یوحنّا اُس سے کہتا تھا کہ تجھے
اپنے بھائی کی بیوی اپنے پاس رکھنا جائز نہیں۔ ۱۹ ہیرودیاس بھی
یوحنّا سے دشمنی رکھتی تھی اور اُسے قتل کروانا چاہتی تھی لیکن موقع نہیں
ملتا تھا۔ ۲۰ اِس لیے کہ یوحنّا ٗ ہیرودیس بادشاہ کی نظر میں ایک
راستباز اور پاک آدمی تھا۔ وہ اُس کا بڑا احترام کرتا تھا اور اُس کی
حفاظت کرنا اپنا فرض سمجھتا تھا۔ وہ یوحنّا کی باتیں سُن کر پریشان تو
ضرور ہوتا تھا لیکن سُنتا شوق سے تھا۔
۲۱ لیکن ہیرودیاس کو ایک دِن موقع مل ہی گیا۔ جب
ہیرودیس نے اپنی سالگرہ کی خوشی میں اپنے اُمرائے دربار، فوجی
افسروں اور گلیل کے رئیسوں کی دعوت کی ۲۲ اُس وقت
ہیرودیاس کی بیٹی نے محفل میں آ کر رقص کیا اور ہیرودیس بادشاہ
اور اُس کے مہمانوں کو اِس قدر خُوش کر دیا کہ بادشاہ اُس سے
مخاطب ہو کر کہنے لگا:
تُو جو چاہے مجھ سے مانگ لے، میں تجھے دُوں گا۔ ۲۳ بلکہ
اُس نے قسم کھا کر کہا کہ جو کچھ تُو مجھ سے مانگے گی، میں تجھے
دُوں گا چاہے وہ میری آدھی سلطنت ہی کیوں نہ ہو۔
۲۴ لڑکی نے باہر جا کر اپنی ماں سے پُوچھا کہ میں کیا مانگوں؟
اُس کی ماں نے جواب دیا: یوحنّا بپتسمہ دینے والے کا سر۔
۲۵ لڑکی فوراً بادشاہ کے پاس واپس آئی اور کہنے لگی: مجھے
ابھی ایک تھال میں یوحنّا بپتسمہ دینے والے کا سر چاہیے۔
۲۶ بادشاہ کو بہت افسوس ہُوا لیکن وہ مہمانوں کے سامنے
لڑکی کو زبان دے چُکا تھا اِس لیے اِنکار نہ کر سکا۔ ۲۷ چنانچہ اُس
نے اُسی وقت حفاظتی دستہ کے ایک سپاہی کو حکم دیا کہ وہ جائے اور
یوحنّا کا سر لے آئے۔ سپاہی نے قید خانہ میں جا کر یوحنّا کا سر تن
سے جدا کیا ۲۸ اور اُسے ایک تھال میں رکھ کر لایا اور لڑکی کے حوالہ
کر دیا۔ لڑکی نے اُسے لے جا کر اپنی ماں کو دے دیا۔ ۲۹ جب
یوحنّا کے شاگردوں کو پتا چلا تو وہ آئے اور اُس کی لاش اُٹھا کر لے
گئے اور اُسے ایک قبر میں رکھ دیا۔

پانچ ہزار آدمیوں کو کھلانا

۳۰ یسُوعؔ کے شاگرد اُس کے پاس جمع ہُوئے اور جو کچھ
اُنہوں نے کیا اور سکھایا تھا ٗ سب اُسے بتایا۔ ۳۱ اُس نے اُن سے
کہا: آؤ ہم کسی ویران اور الگ جگہ چلیں اور تھوڑی دیر آرام
کریں۔ بات یہ تھی کہ اُس کے پاس لوگوں کی آمد و رفت لگی رہتی
تھی اور اُنہیں کھانے تک کی فرصت نہ ملتی تھی۔
۳۲ اِس لیے وہ کشتی میں بیٹھ کر دُور ایک ویران جگہ چلے
گئے۔ ۳۳ لوگوں نے اُنہیں جاتے دیکھ لیا اور سمجھ گئے کہ وہ کہاں جا
رہے ہیں۔ اِس لیے مختلف شہروں کے لوگ اِکٹھّے ہو کر دَوڑے اور
خشکی کے راستہ اُن سے پہلے وہاں پہنچ گئے۔ ۳۴ جب یسُوعؔ کشتی
سے اُترا تو اُسے ایک بڑا ہجوم دکھائی دیا۔ اُسے اُن پر بڑا ترس آیا
کیونکہ وہ لوگ اُن بھیڑوں کی طرح تھے جن کا کوئی چرواہا نہ
ہو۔ لہٰذا وہ اُنہیں بہت سی باتیں سکھانے لگا۔
۳۵ اُسی دوران شام ہو گئی اور شاگردوں نے اُس کے پاس
آ کر کہا: یہ جگہ ویران ہے اور دِن ڈھل چُکا ہے۔ ۳۶ اِن لوگوں کو
رخصت کر دے تاکہ وہ آس پاس کی بستیوں اور گاؤں میں چلے
جائیں اور خرید کر کچھ کھا پی لیں۔
۳۷ لیکن اُس نے جواب میں کہا: تُم ہی اُنہیں کھانے کو دو۔
شاگردوں نے کہا: کیا ہم جائیں اور اُن کے کھانے کے لیے
دوسَو دینار کی روٹیاں خرید کر لائیں؟
۳۸ اُس نے پُوچھا کہ تمہارے پاس کتنی روٹیاں ہیں؟ جاؤ،
دیکھو۔
اُنہوں نے دریافت کر کے بتایا کہ پانچ روٹیاں ہیں اور دو
مچھلیاں۔
۳۹ تب یسُوعؔ نے لوگوں کو چھوٹے چھوٹے گروہ بنا کر سبز
گھاس پر بیٹھ جانے کا حکم دیا۔ ۴۰ اور وہ سَو سَو اور پچاس پچاس کی
قطاریں بنا کر بیٹھ گئے۔
۴۱ یسُوعؔ نے وہ پانچ روٹیاں اور دو مچھلیاں لیں اور آسمان
کی طرف نظر اُٹھا کر اُن پر برکت چاہی۔ پھر اُس نے روٹیوں کے
ٹکڑے کر کے شاگردوں کو دیئے اور کہا کہ اِنہیں لوگوں کے سامنے
رکھتے جاؤ۔ اِسی طرح اُس نے دو مچھلیاں بھی اُن سب میں تقسیم کر
دیں۔ ۴۲ اور سب لوگ کھا کر سیر ہو گئے۔ ۴۳ بعد میں جب
اُنہوں نے روٹی اور مچھلی کے بچے ہُوئے ٹکڑے جمع کیے تو بارہ
ٹوکریاں بھر گئیں۔ ۴۴ جن آدمیوں نے وہ روٹیاں کھائی تھیں اُن
کی تعداد پانچ ہزار تھی۔

خداوند یسُوؔع کا پانی پر چلنا

۴۵ لوگوں کو رخصت کرنے سے پہلے اُس نے شاگردوں پر
زور دیا: تُم فوراً کشتی پر سوار ہو کر جھیل کے پار بیت صیؔدا چلے جاؤ
تاکہ میں یہاں لوگوں کو رخصت کر سکوں۔ ۴۶ اُنہیں رخصت کرنے
کے بعد وہ دعا کرنے کے لیے پہاڑ پر چلا گیا۔
۴۷ جب شام ہُوئی تو کشتی جھیل کے بیچ میں پہنچ چُکی تھی اور
وہ اکیلا کنارے پر تھا۔ ۴۸ اُس نے وہاں سے دیکھا کہ شاگردوں
کو مخالف ہوا کی وجہ سے کشتی کو کھینے میں بڑی مشکل پیش آ رہی ہے
لہٰذا وہ رات کے پچھلے پہر کے قریب جھیل پر چلتا ہُوا اُن کے پاس
پہنچا اور چاہتا تھا کہ اُن سے آگے نکل جائے۔ ۴۹ لیکن شاگردوں
نے اُسے پانی پر چلتے دیکھا تو اُسے بھوت سمجھ کر خوب چلّانے لگے۔
۵۰ بات یہ تھی کہ اُن سب نے اُسے دیکھ لیا تھا اِس لیے وہ بہت ہی
زیادہ خوف زدہ ہو گئے تھے۔
مگر اُس نے فوراً اُن سے بات کی اور کہا: خاطر جمع رکھو، میں
ہُوں، ڈرو مت۔ ۵۱ تب وہ کشتی میں اُن کے ساتھ بیٹھ گیا اور ہوا
تھم گئی۔ وہ اپنے دلوں میں نہایت ہی حیران ہُوئے بلکہ دنگ رہ
گئے۔ ۵۲ کیونکہ وہ روٹیوں کے معجزہ سے بھی کوئی سبق نہ سیکھ
پائے تھے ؛ اُن کے دل سخت کے سخت ہی رہے۔
۵۳ جھیل کو پار کرنے کے بعد وہ گنیسرؔت کے علاقہ میں پہنچے
اور کشتی کو کنارے سے لگا دیا۔ ۵۴ جب وہ کشتی سے اُترے تو
لوگوں نے یسُوؔع کو ایک دم پہچان لیا۔ ۵۵ پس لوگ اُس کی
موجودگی کی خبر سُن کر ہر طرف سے دَوڑ پڑے اور بیماروں کو
چارپائیوں پر ڈال کر اُس کے پاس لانے لگے۔ ۵۶ اور گاؤں یا
شہروں یا بستیوں میں جہاں کہیں یسُوؔع جاتا تھا لوگ بیماروں کو
بازاروں میں راستوں پر رکھ دیتے تھے اور اُس کی منّت کرتے تھے
کہ اُنہیں صرف اپنی پوشاک کا کنارہ چھُو لینے دے اور جتنے اُسے
چھُو لیتے تھے ؛ شفا پا جاتے تھے۔

باطنی پاکیزگی

۷ ایک دفعہ یروؔشلیم کے بعض فریسی اور شریعت کے
کچھ عالم یسُوؔع کے پاس جمع ہُوئے۔ ۲ اُنہوں نے
دیکھا کہ اُس کے بعض شاگرد ناپاک ہاتھوں سے یعنی اُنہیں
دھوئے بغیر کھانا کھاتے ہیں۔ ۳ اصل میں فریسی بلکہ سب یہودی
اپنے بزرگوں کی روایتوں کے اِس قدر پابند ہوتے ہیں کہ جب
تک اپنے ہاتھوں کو کہنیوں تک دھو نہ لیں کھانا نہیں کھاتے۔ ۴ اور
جب بھی بازار سے آتے ہیں تو غسل کیے بغیر کھانا نہیں کھاتے۔ اسی
طرح اور بھی بہت سی روایتیں ہیں جو بزرگوں سے پہنچی ہیں ؛ جن کی
وہ پابندی کرتے ہیں مثلاً پیالوں، لوٹوں اور تانبے کے برتنوں کو
(خاص طریقہ سے) دھونا۔
۵ لہٰذا فریسیوں اور شریعت کے عالموں نے اُس سے پُوچھا:
کیا وجہ ہے کہ تیرے شاگرد بزرگوں کی روایت پر نہیں چلتے اور
ناپاک ہاتھوں سے کھانا کھاتے ہیں؟
۶ اُس نے اُنہیں جواب دیا: یسعیاؔہ نبی نے تُم ریاکاروں
کے بارے میں کیا خوب نبوّت کی ہے۔ جیسا کہ لکھا ہے:

یہ اُمّت زبان سے تو میری تعظیم کرتی ہے،
مگر اُن کا دل مجھ سے دُور ہے۔
۷ یہ لوگ بے فائدہ میری پرستش کرتے ہیں؛
کیونکہ آدمیوں کے حکموں کی تعلیم دیتے ہیں۔

۸ تُم خدا کے احکام کو چھوڑ کر اِنسانی روایت کو قائم رکھتے ہو۔
۹ پھر یہ کہا: تُم اپنی روایت کو قائم رکھنے کے لیے خدا کے حکم کو
کیسی خوبی کے ساتھ باطل کر دیتے ہو۔ ۱۰ مثلاً مُوسؔیٰ نے فرمایا ہے
کہ اپنے ماں باپ کی عزّت کرو اور جو کوئی باپ یا ماں کو بُرا کہے وہ
جان سے مارا جائے۔ ۱۱ مگر تُم یہ کہتے ہو کہ جو چاہے اپنے
ضرورتمند باپ یا ماں سے کہہ سکتا ہے کہ میری جس چیز سے تجھے
فائدہ پہنچ سکتا تھا وہ تو قربان یعنی خدا کی نذر ہو چُکی۔ ۱۲ تو تُم اُسے
اپنے ماں باپ کی کچھ بھی مدد نہیں کرنے دیتے۔ ۱۳ یوں تُم اپنی
روایت سے جو تُم نے جاری کی ہے ؛ خدا کے کلام کو باطل کر دیتے
ہو۔ تُم اِس قسم کے اور بھی کئی کام کرتے ہو۔
۱۴ پھر اُس نے لوگوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا: تُم سب میری
بات سُنو اور سمجھنے کی کوشش کرو۔ ۱۵ جو چیز باہر سے اِنسان کے اندر
جاتی ہے وہ اُسے ناپاک نہیں کر سکتی بلکہ جو چیزیں اُس میں سے نکلتی
ہیں وہی اُسے ناپاک کرتی ہیں۔ ۱۶ جس کے پاس سُننے والے
کان ہیں وہ سُن لے۔
۱۷ جب وہ ہجوم کے پاس سے گھر میں داخل ہُوا تو اُس کے
شاگردوں نے اِس تمثیل کا مطلب پُوچھا۔ ۱۸ اُس نے اُن سے کہا:
کیا تُم بھی ایسے بے سمجھ ہو! اِتنا بھی نہیں سمجھتے کہ جو چیز باہر سے
اِنسان کے اندر جاتی ہے وہ اُسے ناپاک نہیں کر سکتی؟ ۱۹ اِس لیے
کہ وہ اُس کے دل میں نہیں بلکہ پیٹ میں جاتی ہے اور آخرکار
وہیں سے باہر نکل جاتی ہے (یہ کہہ کر اُس نے تمام کھانے کی

چیزوں کو پاک ٹھہرایا)۔
۲۰ پھر اُس نے کہا: اصل میں جو کچھ اِنسان کے دل سے
باہر نکلتا ہے وہی اُسے ناپاک کرتا ہے۔ ۲۱ کیونکہ اندر سے یعنی
اُس کے دل سے بُرے خیال باہر آتے ہیں جیسے حرامکاری، چوری،
خُونریزی ۲۲ زِنا، لالچ، بدکاری، مکروفریب، شہوت پرستی، بدنظری،
بدگوئی، نخوت اور حماقت۔ ۲۳ یہ سب برائیاں اِنسان کے اندر سے
نکلتی ہیں اور اُسے ناپاک کر دیتی ہیں۔

ایک غیر یہُودی عورت کا ایمان

۲۴ وہ وہاں سے اُٹھ کر صوؔر کے علاقہ میں گیا اور ایک گھر میں
جا داخل ہُوا۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو پتہ چلے لیکن وہ پوشیدہ نہ رہ
سکا۔ ۲۵ کیونکہ ایک عورت جس کی چھوٹی بیٹی میں بدرُوح تھی یہ
سُنتے ہی کہ یسُوؔع وہاں ہے، اُس کے پاس آئی اور اُس کے قدموں
پر گر گئی۔ ۲۶ یہ غیر یہُودی عورت سُوؔرفینیکی قوم کی تھی۔ وہ یسُوؔع کی
منّت کرنے لگی کہ میری لڑکی میں سے بدرُوح کو نکال دے۔
۲۷ یسُوؔع نے اُس سے کہا: پہلے بچّوں کو پیٹ بھر کھا لینے
دے کیونکہ بچّوں کی روٹی لے کر پلّوں کو ڈال دینا اچھا نہیں۔
۲۸ لیکن عورت نے اُسے جواب دیا: ہاں خداوند! مگر پلّے
بھی میز کے نیچے بچّوں کے گرائے ہُوئے ٹکڑے کھا لیتے ہیں۔
۲۹ اِس پر یسُوؔع نے اُس سے کہا: اگر یہ بات ہے تو گھر
جا، بدرُوح تیری بیٹی میں سے نکل گئی ہے۔
۳۰ جب وہ گھر پہنچی تو دیکھا کہ لڑکی چارپائی پر لیٹی ہُوئی ہے
اور بدرُوح اُس میں سے نکل چُکی ہے۔

ایک بہرے اور ہکلے آدمی کا شفا پانا

۳۱ پھر وہ صُوؔر کے علاقہ سے نکلا اور صیدؔا کی راہ سے دِکپُلسؔ
کے علاقے سے ہوتا ہُوا گلیلؔ کی جھیل پر پہنچا۔ ۳۲ کچھ لوگ ایک
بہرے آدمی کو جو ہکلاتا بھی تھا یسُوع کے پاس لائے اور منّت
کرنے لگے کہ اُس پر اپنا ہاتھ رکھ۔
۳۳ یسُوؔع اُس آدمی کو بھیڑ سے الگ لے گیا اور اپنی
اُنگلیاں اُس کے کانوں میں ڈالیں اور تھوک سے اُس کی زبان چھُوئی
۳۴ اور آسمان کی طرف نظر اُٹھا کر آہ بھری اور فرمایا: اِفّتح! یعنی کھل
جا۔ ۳۵ اُسی وقت اُس کے کان کھل گئے اور زبان ٹھیک ہو گئی اور
وہ صاف طور سے بولنے لگا۔
۳۶ یسُوؔع نے لوگوں سے کہا کہ یہ بات کسی کو نہ بتانا۔ لیکن
وہ جتنا منع کرتا تھا لوگ اُتنا ہی زیادہ چرچا کرتے تھے۔ ۳۷ لوگ
سُن کر حیران ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ وہ جو بھی کرتا ہے اچھا کرتا
ہے۔ بہروں کو سُننے اور گُونگوں کو بولنے کی طاقت دیتا ہے۔

چار ہزار آدمیوں کو کھلانا

۸ اُنہی دِنوں ایک بار پھر بہت سے لوگ جمع ہو گئے اور
اُن کے پاس کھانے کو کچھ نہ تھا۔ اِس لیے یسُوؔع نے
اپنے شاگردوں کو اپنے پاس بلایا اور کہا: ۲ مجھے اِن لوگوں پر ترس آتا
ہے کیونکہ یہ تین دِن سے برابر میرے ساتھ ہیں اور اِن کے پاس
کھانے کو کچھ نہیں رہا۔ ۳ اگر میں اِنہیں بھوکا گھر بھیج دُوں تو یہ
راستے میں پڑے رہ جائیں گے کیونکہ اِن میں سے بعض کافی دُور
کے ہیں۔
۴ اُس کے شاگردوں نے اُسے جواب دیا کہ یہاں اِس
بیابان میں اتنے لوگوں کا پیٹ بھرنے کے لیے کوئی کہاں سے
روٹیاں لائے گا؟
۵ یسُوؔع نے شاگردوں سے پُوچھا: تمہارے پاس کتنی روٹیاں
ہیں؟
اُنہوں نے جواب دیا کہ سات ہیں۔
۶ اِس پر یسُوؔع نے لوگوں سے کہا کہ سب زمین پر بیٹھ جائیں
اور اُس نے وہ سات روٹیاں لے کر خدا کا شکر ادا کیا اور اُن کے
ٹکڑے کیے اور اُنہیں لوگوں کے آگے رکھنے کے لیے اپنے
شاگردوں کو دینے لگا اور شاگرد اُنہیں لوگوں کے آگے رکھنے لگے۔
۷ اُن کے پاس کچھ چھوٹی مچھلیاں بھی تھیں۔ یسُوؔع نے اُن
پر بھی برکت چاہی اور شاگردوں سے کہا: اِنہیں بھی لوگوں کے آگے
رکھ دو۔ ۸ سب نے پیٹ بھر کر کھایا اور جب بچے ہُوئے ٹکڑے جمع
کیے گئے تو سات ٹوکریاں بھر گئیں۔ ۹ حالانکہ کھانے والوں کی تعداد
چار ہزار کے قریب تھی۔ اِس کے بعد یسُوؔع نے اُنہیں رخصت کر
دیا ۱۰ اور خود اپنے شاگردوں کے ساتھ کشتی میں سوار ہو کر فوراً
دلمنوتؔہ کے علاقہ کے لیے روانہ ہو گیا۔
۱۱ بعض فریسی یسُوؔع کے پاس آ کر بحث کرنے لگے اور اُسے
آزمانے کی غرض سے اُس سے کوئی آسمانی نشان دکھانے کا مطالبہ
کیا۔ ۱۲ یسُوؔع نے بڑی گہری آہ بھری اور کہا: اِس زمانہ کے لوگ
نشان کیوں دیکھنا چاہتے ہیں؟ میں سچ سچ کہتا ہُوں کہ اِس زمانہ
کے لوگوں کو کوئی نشان نہیں دکھایا جائے گا۔ ۱۳ تب وہ اُنہیں چھوڑ
کر پھر سے کشتی میں جا بیٹھا اور جھیل کے پار چلا گیا۔

فریسیوں اور ہیرودیس کا خمیر

۱۴ ایسا ہُوا کہ شاگرد روٹی لانا بھول گئے اور اُن کے پاس
کشتی میں ایک روٹی سے زیادہ اور کچھ نہ تھا۔ ۱۵ یسُوؔع اُنہیں بڑی

تاکید سے سمجھانے لگا کہ دیکھو! فریسیوں کے خمیر اور ہیرودیس کے
خمیر سے خبردار رہنا!
۱٦ اِس پر اُن میں بحث شروع ہوگئی اور وہ کہنے لگے: دیکھا،
ہم روٹی لانا بھول گئے!
۱۷ یسُوعؔ کو معلوم ہُوا تو اُس نے اُن سے پُوچھا: تُم کیوں
تکرار کرتے ہو کہ ہمارے پاس روٹی نہیں؟ کیا تُم ابھی تک نہیں
جانتے اور سمجھتے؟ کیا تمہارے دل سخت ہو چُکے ہیں؟ ۱۸ کیا تُم
آنکھیں رکھتے ہُوئے بھی نہیں دیکھتے اور کان رکھتے ہُوئے بھی نہیں
سُنتے؟ کیا تمہیں یاد نہیں ۱۹ کہ جس وقت میں نے پانچ ہزار
آدمیوں کے لیے اُن پانچ روٹیوں کے ٹکڑے کیے تھے تو تُم نے
بچے ہُوئے ٹکڑوں کی کتنی ٹوکریاں اُٹھائی تھیں؟
اُنہوں نے جواب دیا: بارہ۔
۲۰ اور جب میں نے چار ہزار آدمیوں کے لیے اُن سات
روٹیوں کے ٹکڑے کیے تھے تو تُم نے باقی ماندہ ٹکڑوں سے کتنی
ٹوکریاں بھری تھیں؟
اُنہوں نے کہا: سات۔
۲۱ تب یسُوعؔ نے اُن سے کہا: کیا تمہاری سمجھ میں ابھی بھی
کچھ نہیں آیا؟

ایک اندھے کا بینائی پانا

۲۲ وہ بیت صیدا پہنچے جہاں کچھ لوگ ایک اندھے کو یسُوعؔ
کے پاس لائے اور منّت کرنے لگے کہ وہ اُسے چھُوئے۔ ۲۳ وہ
اُس اندھے کا ہاتھ پکڑ کر اُسے گاؤں سے باہر لے گیا اور اُس کی
آنکھوں پر تھوک کر اپنے ہاتھ اُس پر رکھے اور پُوچھا: تجھے کچھ دکھائی
دیتا ہے؟
۲۴ اُس آدمی نے نظر اُٹھا کر کہا: مجھے لوگ دکھائی تو دیتے
ہیں لیکن ایسے جیسے درخت چل پھر رہے ہوں۔
۲۵ یسُوعؔ نے پھر اپنے ہاتھ اُس آدمی کی آنکھوں پر رکھے
اور جب اُس نے نظر اُٹھائی تو وہ بینا ہوگیا اور اُسے ہر چیز صاف
دکھائی دینے لگی ۲٦ تب یسُوعؔ نے اُس سے کہا: اِس گاؤں میں کسی
کو یہ بات بتائے بغیر سیدھا اپنے گھر چلا جا۔

پطرسؔ کا اقرار

۲۷ اِس کے بعد یسُوعؔ اور اُس کے شاگرد قیصریہ فِلپّی کے
دیہات کی طرف بڑھے۔ راستے میں اُس نے اپنے شاگردوں
سے پُوچھا: بتاؤ لوگ مجھے کیا کہتے ہیں؟
۲۸ اُنہوں نے جواب دیا: بعض تو تجھے یوحنّا بپتسمہ دینے
والا کہتے ہیں۔ بعض ایلیّاہ اور بعض کہتے ہیں کہ تُو نبیوں میں سے
کوئی نبی ہے۔
۲۹ اُس نے اُن سے پھر پُوچھا: لیکن تُم بتاؤ کہ میں کون ہُوں؟
پطرسؔ نے جواب دیا: تُو مسیح ہے۔
۳۰ اِس پر اُس نے اُنہیں تاکید کی کہ میرے بارے میں کسی
سے یہ نہ کہنا۔

مَوت کی پیش گوئی

۳۱ پھر وہ اپنے شاگردوں کو تعلیم دینے لگا کہ ابنِ آدم کا دکھ
اُٹھانا بہت ضروری ہے اور یہ بھی کہ وہ بزرگوں، بڑے کاہنوں اور
شریعت کے عالموں کی طرف سے ردّ کیا جائے، مروا ڈالا جائے
اور تیسرے دِن پھر زندہ ہو جائے۔ ۳۲ یسُوعؔ نے یہ بات صاف
صاف کہی۔ اِس پر پطرسؔ اُسے الگ لے جا کر ملامت کرنے لگا۔
۳۳ مگر اُس نے مُڑ کر اپنے دوسرے شاگردوں کو دیکھا
اور پطرسؔ کو جِھڑکا اور کہا: اَے شیطان! میری نظر سے دُور ہو جا، تجھے
خدا کی باتوں کا نہیں بلکہ آدمیوں کی باتوں کا خیال ہے۔
۳۴ تب اُس نے سارے لوگوں کو اور اپنے شاگردوں کو
پاس بلایا اور اُن سے کہا: اگر کوئی میری پیروی کرنا چاہے تو وہ
خُود اِنکاری کرے، اپنی صلیب اُٹھالے اور میرے پیچھے چلا آئے
۳۵ کیونکہ جو کوئی اپنی جان کو محفوظ رکھنا چاہتا ہے وہ اُسے کھوئے گا
لیکن جو کوئی میری اور میری اِنجیل کی خاطر اپنی جان گنواتا ہے
وہ اُسے محفوظ رکھے گا۔ ۳٦ آدمی اگر ساری دنیا حاصل کرلے مگر
اپنی جان کھو بیٹھے تو اُسے کیا فائدہ ہوگا؟ ۳۷ یا آدمی اپنی جان
کے بدلے میں کیا دے گا؟ ۳۸ جو کوئی اِس زناکار اور خطاکار قوم
میں مجھ سے اور میرے کلام سے شرماتا ہے تو ابنِ آدم بھی جب وہ
اپنے باپ کے جلال میں پاک فرشتوں کے ساتھ آئے گا اُس سے
شرمائے گا۔

۹ تب اُس نے اُن سے کہا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ بعض
لوگ جو یہاں کھڑے ہیں، جب تک کہ وہ خدا کی
بادشاہی کو قدرت کے ساتھ قائم ہوتا نہ دیکھ لیں، مَوت کا مزہ نہیں
چکھیں گے۔

یسُوعؔ کی صورت کا بدل جانا

۲ چھ دِن بعد یسُوعؔ نے پطرسؔ، یعقوبؔ اور یوحنّاؔ کو ہمراہ لیا
اور اُنہیں الگ ایک اونچے پہاڑ پر لے گیا جہاں کوئی نہ تھا۔ وہاں
شاگردوں کے سامنے اُس کی صُورت بدل گئی۔ ۳ اُس کی پوشاک
چمکنے لگی اور اِس قدر سفید ہوگئی کہ دنیا کا کوئی دھوبی بھی اِس قدر سفید

نہیں کر سکتا۔ ۴ تب ایلیّاہ اور مُوسیٰ شاگردوں کو یسُوؔع کے ساتھ
گفتگو کرتے نظر آئے۔
۵ پطرؔس نے یسُوؔع سے کہا: ربّی! ہمارا یہاں رہنا اچھا ہے۔
کیوں نہ ہم تین ڈیرے کھڑے کریں، ایک تیرے لیے اور ایک
ایک مُوسیٰ اور ایلیّاہ کے لیے۔ ۶ دراصل وہ نہیں جانتا تھا کہ اور کیا
کہے کیونکہ وہ بہت ڈر گئے تھے۔
۷ تب ایک بادل نے اُن پر سایہ کر لیا اور اُس بادل میں
سے آواز آئی کہ یہ میرا پیارا بیٹا ہے، اِس کی سُنو۔
۸ اُنہوں نے جلدی سے چاروں طرف نظر دوڑائی مگر اُنہیں
پھر یسُوؔع کے سِوا اپنے ساتھ کوئی اور دکھائی نہ دیا۔
۹ جس وقت وہ پہاڑ سے نیچے اُتر رہے تھے تو یسُوؔع نے
اُنہیں تاکید کی کہ جب تک ابنِ آدم مُردوں میں سے جی نہ اُٹھے جو
کچھ تُم نے دیکھا ہے، کسی کو نہ بتانا۔ ۱۰ شاگردوں نے یہ بات
اپنے دل میں رکھی لیکن وہ آپس میں بحث کرتے تھے کہ مُردوں میں
سے جی اُٹھنے کا کیا مطلب ہو سکتا ہے؟
۱۱ لہٰذا اُنہوں نے یسُوؔع سے پُوچھا: شریعت کے عالم کیوں
کہتے ہیں کہ ایلیّاہ کا پہلے آنا ضروری ہے؟
۱۲ یسُوؔع نے جواب دیا کہ یہ ضروری ہے کہ پہلے ایلیّاہ آئے
اور سب کچھ بحال کر دے مگر پاک کلام میں ابنِ آدم کے بارے
میں یہ کیوں لکھا ہے کہ وہ بہت دکھ اُٹھائے گا اور ذلیل کیا
جائے گا؟ ۱۳ لیکن میں تُم سے کہتا ہُوں کہ ایلیّاہ تو آ چُکا اور جیسا کہ
اُس کے بارے میں لکھا ہُوا ہے، اُنہوں نے اُس کے ساتھ جیسا چاہا
ویسا کیا۔

ایک لڑکے میں سے بدرُوح کا نکالا جانا

۱۴ جب وہ دوسرے شاگردوں کے پاس واپس آئے تو اُنہوں
نے دیکھا کہ اُن کے اِردگرد کئی لوگ جمع ہیں اور شریعت کے عالم
اُن سے بحث کر رہے ہیں۔ ۱۵ جونہی لوگوں کی نظر یسُوؔع پر پڑی وہ
حیران ہو کر اُس کی طرف دَوڑے اور اُسے سلام کرنے لگے۔
۱۶ یسُوؔع نے اُن سے پُوچھا: تُم میرے شاگردوں سے کیا
بحث کر رہے ہو؟
۱۷ ہجوم میں سے ایک نے جواب دیا: اَے اُستاد! میں اپنے
بیٹے کو تیرے پاس لایا تھا کیونکہ اُس میں بدرُوح ہے جس نے
اُسے گُونگا بنا دیا ہے۔ ۱۸ وہ اُسے دبوچ کر کہیں بھی پٹک دیتی
ہے۔ لڑکے کے مُنہ سے جھاگ نکلنے لگتا ہے، وہ دانت پیستا ہے اور
اُس کا جسم اکڑ جاتا ہے۔ میں نے تیرے شاگردوں سے کہا تھا کہ
وہ بدرُوح کو نکال دیں لیکن وہ نکال نہ سکے۔
۱۹ یسُوؔع نے اُن سے کہا: تُم بڑے بے اعتقاد ہو، میں کب
تک تمہارے ساتھ رہ کر تمہاری بے اعتقادی کو برداشت کرتا
رہُوں گا؟ لڑکے کو میرے پاس لاؤ۔
۲۰ چنانچہ وہ اُسے یسُوؔع کے پاس لائے اور جونہی بدرُوح
نے یسُوؔع کو دیکھا، اُس نے لڑکے کو زور سے دھکّا دیا اور وہ زمین
پر گر پڑا اور لَوٹنے لگا اور اُس کے مُنہ سے جھاگ نکلنے لگا۔
۲۱ یسُوؔع نے لڑکے کے باپ سے پُوچھا: یہ تکلیف اِسے
کب سے ہے؟
وہ بولا بچپن سے۔ ۲۲ بدرُوح کئی دفعہ اُسے آگ اور پانی
میں گرا کر مار ڈالنے کی کوشش کر چُکی ہے۔ اگر تجھ سے کچھ ہو سکے تو
ہم پر ترس کھا اور ہماری مدد کر۔
۲۳ یسُوؔع نے اُسے جواب دیا: ہو سکنے کی کیا بات ہے۔ جو
شخص اعتقاد رکھتا ہے اُس کے لیے سب کچھ ہو سکتا ہے۔
۲۴ لڑکے کا باپ فوراً چلاّ کر بولا: میں اعتقاد رکھتا ہُوں، تُو
میرے اعتقاد کو اور بھی پختہ کر دے۔
۲۵ جب یسُوؔع نے دیکھا کہ لوگ دوڑے چلے آ رہے ہیں
اور بھیڑ بڑھتی جاتی ہے تو اُس نے بدرُوح کو جھڑک کر کہا: اَے
گُونگی اور بہری رُوح! میں تجھے حکم دیتا ہُوں کہ اِس لڑکے میں سے
نکل آ اور آئندہ کبھی اِس میں داخل نہ ہونا۔
۲۶ بدرُوح نے چیخ ماری اور لڑکے کو بُری طرح مروڑ کر اُس
میں سے نکل آئی۔ وہ مُردہ سا ہو کر زمین پر گر پڑا یہاں تک کہ کئی
لوگ کہنے لگے کہ وہ مر چُکا ہے۔ ۲۷ لیکن یسُوؔع نے لڑکے کا ہاتھ
پکڑ کر اُسے اُٹھایا اور وہ اُٹھ کھڑا ہُوا۔
۲۸ جب وہ گھر میں داخل ہُوا تو اُس کے شاگردوں نے
چُپکے سے اُس سے پُوچھا: ہم اُس بدرُوح کو کیوں نہیں نکال سکے؟
۲۹ یسُوؔع نے اُنہیں جواب دیا کہ اِس قسم کی بدرُوح دعا اور
روزہ کے سِوا کسی اور طریقہ سے نہیں نکل سکتی۔
۳۰ پھر وہ وہاں سے روانہ ہو کر گلیلؔ کے علاقے سے
گزرنے لگے۔ یسُوؔع نہیں چاہتا تھا کہ کسی کو خبر ہو۔ ۳۱ کیونکہ
اُسے اپنے شاگردوں کو تعلیم دینے کے لیے فرصت کی ضرورت
تھی۔ جب وہ اُنہیں بتانے لگا کہ ابنِ آدم لوگوں کے حوالہ کیا
جائے گا اور وہ اُسے مار ڈالیں گے۔ لیکن وہ اپنی مَوت کے تین دِن
بعد پھر زندہ ہو جائے گا۔ ۳۲ تو شاگرد یسُوؔع کا مطلب نہ سمجھ سکے
اور اُس سے پُوچھتے بھی ڈرتے تھے۔

سب سے بڑا کون ہے؟

۳۳ وہ کفرنحوم میں آئے اور جب گھر پہنچ گئے تو یسُوع نے
شاگردوں سے پُوچھا کہ تُم راستے میں کیا بحث کر رہے تھے؟ ۳۴ وہ
چُپ رہے کیونکہ راستے میں وہ آپس میں یہ بحث کر رہے تھے کہ اُن
میں بڑا کون ہے۔
۳۵ جب وہ بیٹھ گیا تو اُس نے بارہ شاگردوں کو بلایا اور
کہنے لگا: اگر کوئی اوّل درجہ پانا چاہتا ہے تو پہلے وہ آخری درجہ قبول
کرے اور سب کا خادم بنے۔
۳۶ تب اُس نے ایک بچّے کو لیا اور اُسے اُن کے بیچ میں کھڑا
کر دیا اور پھر اُسے گود میں لے کر اُن سے کہنے لگا: ۳۷ جو کوئی میری
خاطر ایسے بچّے کو قبول کرتا ہے تو وہ مجھے قبول کرتا ہے اور جو کوئی مجھے
قبول کرتا ہے تو وہ مجھے نہیں بلکہ میرے بھیجنے والے کو قبول کرتا ہے۔

جو مخالف نہیں وہ حامی ہے

۳۸ یوحنّا نے اُس سے کہا: اَے اُستاد! ہم نے ایک شخص کو
تیرے نام سے بدروحیں نکالتے دیکھا تو اُسے منع کیا کیونکہ وہ
ہمارے ساتھ نہیں۔
۳۹ یسُوع نے کہا: آئندہ اُسے منع نہ کرنا کیونکہ ایسا کوئی نہیں
جو میرے نام سے معجزہ دکھانے کے فوراً بعد مجھے بُرا بھلا کہنے لگے۔
۴۰ بات یہ ہے کہ جو ہمارے خلاف نہیں وہ ہمارے ساتھ ہے۔
۴۱ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی تمہیں میرے نام پر اِس لیے
کہ تُم مسیح کے ہو، ایک پیالہ پانی پلاتا ہے وہ اپنے اجر سے ہرگز
محروم نہ ہوگا۔

گناہ کا باعث مت بنو

۴۲ اور جو شخص مجھ پر ایمان لانے والے اِن چھوٹے بچّوں
میں سے کسی کے ٹھوکر کھانے کا باعث بنتا ہے تو ایسے شخص کے لیے
یہی بہتر ہے کہ چکّی کا بھاری پاٹ اُس کی گردن سے لٹکا کر اُسے
سمندر میں پھینک دیا جائے۔ ۴۳ چنانچہ اگر تیرا ہاتھ تیرے لیے
گناہ کا باعث ہو تو اُسے کاٹ ڈال کیونکہ تیرا ایک ہاتھ کے ساتھ
بہشت میں داخل ہونا دو ہاتھوں کے ساتھ جہنّم کی اُس آگ میں
ڈالے جانے سے بہتر ہے جو کبھی نہیں بجھتی۔ ۴۴ [جہنّم میں اُن
کا (یعنی اُن کے جسموں کو کھانے والا) کیڑا مرتا نہیں اور آگ بھی
کبھی نہیں بجھتی] ۴۵ اِسی طرح اگر تیرا پاؤں تجھے گمراہ کرے تو
اُسے کاٹ ڈال کیونکہ تیرے لیے ایک ہی پاؤں کے ساتھ بہشت
میں داخل ہونا دو پاؤں کے ساتھ جہنّم میں جانے سے بہتر ہے۔
۴۶ [جہنّم میں اُن کا کیڑا مرتا نہیں اور آگ بھی کبھی نہیں بجھتی]
۴۷ اور اگر تیری آنکھ تیرے لیے گناہ کا باعث بنتی ہے تو اُسے نکال
دے کیونکہ ایک آنکھ کے ساتھ خدا کی بادشاہی میں داخل ہونا دو
آنکھیں رکھتے ہُوئے جہنّم میں جانے سے بہتر ہے۔
۴۸ جہاں اُن کا کیڑا نہیں مرتا اور آگ نہیں بجھتی۔
۴۹ ہر شخص آگ سے نمکین کیا جائے گا۔
۵۰ نمک اچھی چیز ہے لیکن اگر اُس کی نمکینی باقی نہ رہے تو
اُسے کس چیز سے نمکین کرو گے؟ اپنے میں نمک رکھو اور آپس میں
میل ملاپ سے رہو۔

طلاق

۱۰ پھر وہ وہاں سے روانہ ہو کر دریائے یردن کے پار
یہوُدیہ کے علاقہ میں آیا۔ وہاں بھی بے شمار لوگ اُس
کے پاس جمع ہو گئے اور وہ اپنے دستور کے مطابق اُنہیں تعلیم دینے
لگا۔
۲ فِریسی فرقہ کے بعض لوگ اُس کے پاس آئے اور اُسے
آزمانے کی غرض سے پُوچھنے لگے کہ کیا آدمی کا اپنی بیوی کو چھوڑ دینا
جائز ہے؟
۳ یسُوع نے جواب میں کہا اِس بارے میں مُوسیٰ نے تمہیں
کیا حکم دیا ہے؟
۴ وہ بولے کہ مُوسیٰ نے تو یہ اجازت دی ہے کہ آدمی طلاق
نامہ لکھ کر اُسے چھوڑ سکتا ہے۔
۵ یسُوع نے اُن سے کہا: مُوسیٰ نے تمہاری سخت دلی کی وجہ
سے یہ حکم دیا تھا۔ ۶ مگر خلقت کے شروع ہی سے خدا نے اُنہیں
مرد اور عورت بنایا ہے۔ ۷ یہی وجہ ہے کہ آدمی اپنے ماں باپ سے
جدا ہو کر اپنی بیوی کے ساتھ رہتا ہے ۸ اور وہ دونوں ایک تن ہو
جاتے ہیں۔ وہ دو نہیں بلکہ ایک جسم ہیں۔ ۹ پس جنہیں خدا نے
جوڑا ہے اُنہیں کوئی اِنسان جدا نہ کرے۔
۱۰ جب وہ گھر میں آئے تو شاگردوں نے اُس سے اِس بات
کے بارے میں پھر پُوچھا۔ ۱۱ اُس نے اُن سے کہا: اگر کوئی آدمی
اپنی بیوی کو چھوڑ دے اور دوسری عورت کر لے تو وہ اپنی پہلی بیوی
کے خلاف زِنا کرتا ہے۔ ۱۲ اِسی طرح اگر کوئی عورت اپنے شوہر کو
چھوڑ کر کسی دوسرے آدمی سے شادی کر لے تو وہ بھی زِنا کرتی ہے۔

چھوٹے بچّے اور یسُوع

۱۳ پھر بعض لوگ بچّوں کو یسُوع کے پاس لانے لگے تاکہ وہ
اُن پر ہاتھ رکھے۔ لیکن شاگردوں نے اُنہیں جھڑک کر منع کر دیا۔
۱۴ جب یسُوع نے یہ دیکھا تو خفا ہو کر اُن سے کہا: بچّوں کو میرے

پاس آنے دو۔ اُنہیں منع مت کرو کیونکہ خدا کی بادشاہی ایسوں ہی
کی ہے۔ ۱۵ میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جو کوئی خدا کی بادشاہی کو
بچّے کی طرح قبول نہ کرے وہ اُس میں ہرگز داخل نہ ہوگا۔ ۱۶ پھر
اُس نے بچّوں کو گود میں لیا اور اُن پر ہاتھ رکھ کر اُنہیں برکت دی۔

مالدار آدمی

۱۷ یسُوؔع گھر سے نکل کر جا رہا تھا کہ راستہ میں ایک آدمی
دوڑتا ہُوا آیا اور اُس کے سامنے گھٹنے ٹیک کر پُوچھنے لگا: اَے نیک
اُستاد! میں کیا کروں کہ ہمیشہ کی زندگی کا وارث بن سکوں؟
۱۸ یسُوؔع نے اُس سے کہا: تُو مجھے نیک کیوں کہتا ہے؟
نیک تو صرف ایک ہی ہے یعنی خدا۔ ۱۹ تُو اِن حکموں سے تو واقف
ہے کہ خون نہ کر، زِنا نہ کر، چوری نہ کر، جھوٹی گواہی نہ دے، فریب
سے کام مت لے، اپنے ماں باپ کی عزّت کر۔ ۲۰ اُس نے یسُوؔع
سے کہا اُستاد! اِن سب پر تو میں لڑکپن سے عمل کرتا آ رہا ہُوں۔
۲۱ یسُوؔع نے اُسے پیار بھری نظر سے دیکھا اور کہا: ایک
بات پر عمل کرنا ابھی باقی ہے۔ جا اپنا سب کچھ بیچ دے اور رقم
غریبوں میں بانٹ دے، تجھے آسمان پر خزانہ ملے گا۔ پھر آ کر
میرے پیچھے ہو لینا۔
۲۲ یہ سُن کر اُس کے چہرہ پر اُداسی چھا گئی اور وہ غمگین ہو کر
چلا گیا۔ بات یہ تھی کہ وہ بڑا ہی مالدار تھا۔
۲۳ تب یسُوؔع نے لوگوں پر نظر دوڑا کر اپنے شاگردوں سے
یوں کہا: دولتمندوں کا خدا کی بادشاہی میں داخل ہونا کس قدر مشکل
ہے!
۲۴ یہ سُن کر شاگرد حیران رہ گئے۔ لہٰذا یسُوؔع نے پھر سے
کہا: بچّو! دولت پر بھروسہ رکھنے والوں کا خدا کی بادشاہی میں داخل
ہونا کتنا مشکل ہے۔ ۲۵ کسی دولتمند کے خدا کی بادشاہی میں داخل
ہونے سے اونٹ کا سوئی کے ناکے میں سے گزر جانا زیادہ آسان ہے۔
۲۶ شاگرد نہایت ہی حیران ہُوئے اور ایک دوسرے سے
کہنے لگے: پھر کون نجات پا سکتا ہے؟
۲۷ یسُوؔع نے اُن کی طرف دیکھ کر کہا: یہ اِنسانوں کے لیے تو
ناممکن ہے لیکن خدا کے لیے نہیں، کیونکہ خدا سے سب کچھ ہو سکتا ہے۔
۲۸ پطرؔس اُس سے کہنے لگا: دیکھ ہم تو سب کچھ چھوڑ کر
تیرے پیچھے چلے آئے ہیں۔
۲۹ یسُوؔع نے کہا: میں تُم سے سچ کہتا ہُوں کہ جن لوگوں نے
میری اور اِنجیل کی خاطر اپنے گھر یا بھائیوں یا بہنوں یا ماں یا باپ یا
بچّوں یا کھیتوں کو چھوڑ دیا ہے ۳۰ وہ اِسی دنیا میں رنج اور مصیبت کے
باوجود گھر، بھائی، بہنیں، مائیں، بچّے اور کھیت سَو گُنا زیادہ پائیں گے
اور آنے والی دنیا میں ہمیشہ کی زندگی حاصل کریں گے۔ ۳۱ مگر
بہت سے جو اوّل ہیں آخر ہو جائیں گے اور جو آخر ہیں وہ اوّل۔

اپنے مرنے اور جی اُٹھنے کے بارے میں یسُوؔع کی تیسری پیش گوئی

۳۲ یروشلیؔم جاتے وقت راہ میں یسُوؔع اُن کے آگے آگے
چل رہا تھا۔ شاگرد حیران و پریشان تھے اور جو لوگ پیچھے آ رہے تھے
وہ بھی خوف زدہ تھے۔ چنانچہ وہ بارہ شاگردوں کو ساتھ لے کر
اُنہیں بتانے لگا کہ اُس کے ساتھ کیا کچھ ہونے والا ہے۔ ۳۳ اُس
نے کہا: دیکھو ہم یروشلیؔم جا رہے ہیں اور اِبنِ آدم بڑے کاہنوں اور
شریعت کے عالِموں کے حوالہ کیا جائے گا۔ وہ اُس کے قتل کا حکم
صادر کر کے اُسے غیر یہودیوں کے حوالہ کر دیں گے۔ ۳۴ وہ لوگ
اُس کی ہنسی اُڑائیں گے، اُس پر تھوکیں گے، اُسے کوڑوں سے
ماریں گے اور آخرکار قتل کر ڈالیں گے لیکن وہ تین دِن بعد پھر زندہ
ہو جائے گا۔

یعقوؔب اور یوحنّؔا کی درخواست

۳۵ تب زبدؔی کے بیٹے یعقوؔب اور یوحنّؔا یسُوؔع کے پاس
آئے اور کہنے لگے کہ اَے اُستاد! ہم تجھ سے جو بھی کرنے کی
درخواست کریں تُو ہمارے لیے کر دے۔
۳۶ یسُوؔع نے اُن سے پُوچھا: بتاؤ میں تمہارے لیے کیا کروں؟
۳۷ اُنہوں نے کہا: ہم پر یہ مہربانی کر کہ جب تیری بادشاہی
قائم ہو تو ہم میں سے ایک تیرے دائیں ہاتھ اور دوسرا تیرے بائیں
ہاتھ بیٹھے۔
۳۸ یسُوؔع نے اُنہیں جواب دیا: تُم نہیں جانتے کہ کیا مانگ
رہے ہو۔ کیا تُم وہ پیالہ پی سکتے ہو جو میں پینے والا ہُوں اور وہ
بپتسمہ لے سکتے ہو جو میں لینے والا ہُوں؟
۳۹ اُنہوں نے کہا: ہاں ہم اُس کے لیے بھی تیّار ہیں۔
یسُوؔع نے اُن سے کہا: اِس میں تو کوئی شک نہیں کہ جو پیالہ میں
پینے والا ہُوں تُم بھی پیو گے اور جو بپتسمہ میں لینے والا ہُوں، تُم بھی
لو گے ۴۰ لیکن یہ میرا کام نہیں کہ کسی کو اپنی دائیں یا بائیں طرف
بٹھاؤں۔ یہ مقام جن کے لیے مقرّر کیا جا چکا ہے اُن ہی کے لیے ہے۔
۴۱ جب باقی دس شاگردوں نے یہ سُنا تو وہ یعقوؔب اور یوحنّؔا
پر خفا ہونے لگے۔ ۴۲ لیکن یسُوؔع نے اُنہیں پاس بلایا اور اُن
سے کہا کہ تمہیں معلوم ہے کہ غیر قوموں کے سردار اپنے لوگوں پر
حکومت چلاتے ہیں اور اُن کے اُمراء اُن پر اختیار جتاتے ہیں۔

۴۳ مگر تُم میں ایسا نہیں ہونا چاہیے بلکہ تُم میں وہی بڑا ہوگا جو تمہارا
خادم بنے گا ۴۴ اور اگر تُم میں کوئی سب سے اونچا درجہ حاصل کرنا
چاہے تو وہ سب کا غلام بنے۔ ۴۵ کیونکہ ابنِ آدم اِس لیے نہیں آیا
کہ خدمت لے بلکہ اِس لیے کہ خدمت کرے اور اپنی جان فدیہ
میں دے کر بہتیروں کو چھُڑا لے۔

اندھے برتمائی کا بینا ہونا

۴۶ پھر وہ یریحو میں آئے اور جب وہ اور اُس کے شاگرد
لوگوں کی ایک بڑی بھیڑ کے ساتھ یریحو سے باہر نکل رہے تھے تو
ایک اندھا بھکاری برتمائی یعنی تمائی کا بیٹا راہ کے کنارے بیٹھا ہُوا
تھا۔ ۴۷ جوں ہی اُسے پتہ چلا کہ یسُوع ناصری وہاں ہے تو وہ چلّا
چلّا کر کہنے لگا: اَے یسُوع، ابنِ داؤد! مجھ پر رحم کر!
۴۸ لوگ اُسے ڈانٹنے لگے کہ چُپ ہو جا، شور مت مچا! مگر وہ
اور بھی زیادہ چلّانے لگا کہ اَے ابنِ داؤد مجھ پر رحم کر!
۴۹ یسُوع نے رُک کر کہا: اُسے بلاؤ۔
چنانچہ اُنہوں نے اندھے کو آواز دی اور کہا: خوش ہو جا،
اُٹھ، یسُوع تجھے بلا رہا ہے۔ ۵۰ اُس نے اپنی گُدڑی اتار پھینکی
اور اچھل کر کھڑا ہو گیا اور یسُوع کے پاس آ گیا۔
۵۱ یسُوع نے اُس سے پُوچھا: بتا میں تیرے لیے کیا کروں؟
اندھے نے جواب دیا: اَے خداوند! میں چاہتا ہُوں کہ میں
دیکھنے لگوں۔
۵۲ یسُوع نے اُس سے کہا: جا تیرے ایمان نے تجھے اچھا
کر دیا ہے۔ وہ اُسی دم بینا ہو گیا اور راستے پر یسُوع کے پیچھے ہو لیا۔

یسُوع کی یروشلیم میں آمد

۱۱ جب وہ بیت فگے اور بیت عنیاہ کے پاس پہنچے جو
یروشلیم کے باہر کوہِ زیتون پر واقع ہیں تو یسُوع نے اپنے
شاگردوں میں سے دو کو آگے بھیجا ۲ اور اُن سے کہا: سامنے والے
گاؤں میں جاؤ۔ وہاں داخل ہوتے ہی تُم ایک گدھی کا بچّہ بندھا ہُوا
پاؤ گے جس پر اب تک کسی نے سواری نہیں کی۔ اُسے کھول کر یہاں
لے آؤ۔ ۳ اور اگر کوئی تُم سے پُوچھے کہ یہ کیا کرتے ہو تو کہنا کہ
خداوند کو اِس کی ضرورت ہے۔ وہ اُسے جلد ہی واپس بھیج دے گا۔
۴ چنانچہ وہ گئے اور اُنہوں نے گدھی کے بچّے کو سامنے گلی
میں ایک دروازہ کے پاس بندھا ہُوا پایا۔ جب وہ اُسے کھول رہے
تھے ۵ تو کچھ لوگ جو وہاں کھڑے تھے شاگردوں سے پُوچھنے لگے
کہ اِس گدھے کو کیوں کھول رہے ہو؟ ۶ شاگردوں نے وہی کہا جو
یسُوع نے اُنہیں بتایا تھا۔ لہٰذا اُنہوں نے شاگردوں کو جانے
دیا۔ ۷ تب وہ گدھے کو یسُوع کے پاس لائے اور اپنے کپڑے
اُس پر ڈال دیئے اور وہ اُس پر سوار ہو گیا۔
۸ کئی لوگوں نے راستے میں اپنے کپڑے بچھا دیئے اور بعض
نے درختوں سے ہری ڈالیاں کاٹ کر پھیلا دیں۔ ۹ لوگ جو یسُوع
کے آگے آگے اور پیچھے پیچھے چل رہے تھے، نعرے لگانے لگے کہ

ہوشعنا!

مبارک ہے وہ جو خداوند کے نام سے آتا ہے!

۱۰ مبارک ہے ہمارے باپ داؤد کی بادشاہی جو قائم ہونے
والی ہے!

عالمِ بالا پر ہوشعنا!

۱۱ یروشلیم پہنچتے ہی یسُوع ہیکل میں گیا اور وہاں کی ہر چیز کو
اچھی طرح دیکھا۔ چونکہ شام ہو چُکی تھی اِس لیے وہ بارہ شاگردوں
کے ساتھ واپس بیت عنیاہ چلا گیا۔

یسُوع ہیکل کو پاک صاف کرتا ہے

۱۲ اگلے دِن جب وہ بیت عنیاہ سے نکل رہے تھے تو یسُوع کو
بھوک لگی۔ ۱۳ دُور سے انجیر کا ایک سرسبز درخت دیکھ کر وہ اُس کے
پاس گیا تاکہ دیکھے کہ اُس میں انجیر لگے ہیں یا نہیں۔ درخت کے
نزدیک جا کر اُسے صرف پتّے ہی پتّے نظر آئے کیونکہ انجیر کا موسم ابھی
شروع نہیں ہُوا تھا۔ ۱۴ تب اُس نے درخت سے کہا: آیندہ تجھ سے
کوئی شخص کبھی پھل نہ کھائے! اُس کی یہ بات شاگردوں نے بھی سُنی۔
۱۵ جب وہ یروشلیم پہنچے تو یسُوع ہیکل میں داخل ہُوا اور وہاں
سے خرید و فروخت کرنے والوں کو باہر نکالنا شروع کر دیا۔ اُس نے
صرّافوں کی میزیں اور کبوتر فروشوں کی چوکیاں اُلٹ دیں۔ ۱۶ اور
کسی کو کوئی سامان لے کر ہیکل کے احاطہ میں سے گزرنے نہ دیا۔
۱۷ پھر اُس نے تعلیم دیتے ہُوئے کہا: کیا پاک کلام میں یہ نہیں لکھا
کہ:

میرا گھر سب قوموں کے لیے دعا کا گھر کہلائے گا؟
مگر تُم نے اُسے ڈاکوؤں کا اڈّا بنا رکھا ہے۔

۱۸ جب سردار کاہنوں اور شریعت کے عالموں نے یہ باتیں